فہرست مضامین متن تاریخ پٹیالہ بقید صفحہ

فہرست مضامین متعلق متن

فہرست مضامین

صفحہ	مضمون	نمبرشمار
۳۴۶	لڑائی کا خاتمہ	
۳۵۰	لارڈ ہارڈنگ صاحب کا پٹیالہ تشریف لانا اور مہاراج کا محصول راہداری معاف کرنا اور اسکے نتایج اور گورنمنٹ کے ساتھ ایک نئے معاہدہ کا ہونا	۹۰
۳۵۴	نقل سند	۹۱
۳۵۹	نقل اقرارنامہ	۹۲
۳۶۰	مذکورہ بالا معاہدہ کی نسبت مولف کی رائے اور ہندوستان کے رئیسونکی خدمت مین ایک قابل توجہ اور خیرخواہانہ التماس	۹۳
۳۶۵	پنجاب مین مکرر فساد کا ہونا اور اسکے فروکرنیمین ریاست کا سرکار انگریزی کو روپیہ سے مدد دینا	۹۴
۳۶۷	مہاراج کا جوالامکھی اور مہامایا کے درشن کو تشریف لیجانا	۹۵
۳۷۰	جہامی لوگونکا ریاست سے علحدہ ہوجانا اور اسکا سبب	۹۶
۳۷۵	بی بی بسنت کنور صاحبہ کی شادی اور مہاراج کا ہردوار وغیرہ تیرتھون کے اشنان اور درشن کو تشریف لیجانا	۹۷

فہرست مضامین مندرجہ حواشی

تاریخ پٹیالہ

جسکو خلیفہ سیّد مُحمد حسن خان بہادر
وزیر اعظم ریاست موصوف نے ریاست کے دفتر
اور معتبر کتابون اور اپنے چشم دید حالات
کی رُو سے تالیف کیا۔

سنہ ۱۸۷۷ء

مطبوعہ سفیر ہندوستان پریس امرتسر

باہتمام پادری رجب علی صاحب پروپرائٹر

اعلان

چونکہ یہہ کتاب بموجب قانون ۲۵ بابت ۱۸۶۷ء داخل
رجسٹری گورنمنٹ ہوگئی ہے لہذا کوئی صاحب
اہل مطابع وغیرہ سے اسکے چھاپنے کا قصد نکریں

المشتہر
مصنف کتاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انسان کی ھستی پر اگر غور کیجاوے تو اُسمین ایک ایسی صفت پائی جائیگی
جسکے سبب سے وہ اَوْر حیوانات سے ممتاز ہے اگرچہ بظاہر جیسے ہاتھہ
پاؤن آنکھہ ناک اور اَوْر سب اعضا خالق کُل نے انسان کو عطا فرمائے
ہین ویسے ہی اَوْر حیوانات کوبہی دیئے ہین۔ لیکن وہ خاص قوت جسکے
باعث سے یہہ اَوْر حیوانات سے برتری کا دعوی کرسکتا ہے صِرف
اِسیکو بخشی ہے وہ قوّت قوّت ممیّزہ یا عقل انسانی سے تعبیر کیجا سکتی
ہے جسکے ذریعے سے انسان حالت وحشت اور بے تہذیبی سے نکلکر انسانیت
اور شایستگی کے اعلیٰ مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے اور انسان الانسان کہلاتا ہے

برخلاف اور حیوانات کے کہ وہ کسی طرح اپنی حالت کو نہین بدل سکتے اور نہ کچھہ اُسمین ترقی اور اصلاح کرسکتے ھین - دیکھو ابابیل جو گھونسلا پانچہزار برس پہلے بناتی تھی وہی اب بناتی ہے - اور جو گھونسلا باپ دادا تیار کر کے اُسمین رہتے تھے ویسا ہی یہہ تیار کرتا ہے کبوتر پرندونکا گرم لباس جو سردی مین پہننا چاہیئے وہی گرمی مین بہی اُسکے زیب بدن ہے - اور فاختہ جو خاکستری لبادہ خالق نے پہلے دن اُسکو بخشا ہے آج تک وہی لئے ہوئے ہے - غرض تمام چرند و پرند اُسی اپنی ایک حالت پر قایم ھین جو شروع مین قدرت نے اُنکے واسطے پسند کر کے مقرر کردی ھے - مگر انسان اپنی حالت کو بدل سکتا ھے اور قدرت نے یہہ طاقت اُسکو بخشی ھے کہ جب چاہے اپنی حالت کو بدل ڈالے اور پستی اور تنزل سے نکلکر ترقی کے اعلے اور بلند مرتبہ پر پہنچ جاوے - کیا تمنے نہین پڑہا کہ تمہارا باپ آدم ؑ کسیوقت انجیر کے پتّون سے اپنے بدن کو ڈہانپتا تہا اور اب تم طرح طرح کے خوبصورت لباس پہنتے ہو - وہ پہاڑ کی کہوہون اور درختون کے سایہ مین دہوپ اور بارش سے بچنے کے لئے آسرا لیتا تہا اور تم عمدہ عمدہ محل بناتے اور اُنمین رہتے ہو - تم کسیوقت بغیر

پچھے ہوئے جو کے آٹے کی روٹی کہاتے تہے اور اب شیرمال بہی تمہارے
گلے مین اٹکتی ہے۔ کسیوقت درختون کے پہل پہول اور جنگل کا ساگ
پات تمہاری خوراک تھی اور اب مزعفر اور بریانی کو بہی نام دہرتے ہو
۔ تم کبہی سمندر کے کنارے کنارے اپنی کشتیان لیجاتے تہے اور رستہ
بہول جانیکے خوف سے کبہی دور تک پانی کے اندر نجاتے تھے اب تمہارے
جہاز اور کشتیان کنارے سے کوسون دور سمندرون کے اندر بلا خوف و
خطر ترتے پہرتے ہین۔ کبہی تم اپنی کشتیون اور جہازون پر پال چڑہاتے
اور موافق ہوا کے منتظر رہتے تہے۔ اب تم اُنکو پانی کی بہاپ کے زور سے چلاتے
ہو اور ہوا کے موافق یا ناموافق ہونیکی پرواہ نہین کرتے۔ کبہی تم چاند گہن کا
سبب یہہ بتاتے تہے کہ اُسکو قرضخواہون نے پکڑ لیا ہے اور گویا وہ کوئی
زندہ چیز ہے۔ اور اب تم اُن خیالات کو چہوڑ کر اُسکا اصلی سبب زمین کے اُسکے
اور آفتاب کے درمیان مین آجانے اور اُسکے سایہ کے اُسپر پڑنے اور چاند کی روشنی
کے ماند کر دینے کو جان گئے ہو۔ کبہی تم سمجہتے تھے کہ زمین مرکز عالم اور عدیم الحرکت
ہے اور اُسکی حرکت کے ماننے والے کو ملحد* اور کافر بتا کر آگ مین جلاتے تہے آج

* جارڈینو برونو - کی طرف اشارہ ہے جو آملی کا رہنے والا تہا اور سنہ ۱۶۰۰ع مین زندہ جلادیا گیا تہا یہہ شخص ہی

تم ہی اُسکو نظام غیر محدود کا ایک ستارہ کہتے ہو۔ کبھی تمہارے پیغام زبانی لسانی ہوتے تہے پہر خط پتر کی وساطت سے ہونے لگے اب برقی اشارون سے یہہ کام لیتے اور ایک منٹ مین ہزارون کوس کی خبر منگاتے ہو۔ کبھی تم مطلق لکہنا نہ جانتے تہے پہر لکہنے لگے اور اب چھاپہ کے ذریعہ سے اپنے لکہے کی ہزار نقلین بہت آسانی سے تہوڑی دیر مین کر لیتے ہو۔ کبھی جانورونکی چوڑی ہڈی۔ چوڑی پتہریان۔ لکڑی۔ درختون کی چہال پتے اور چمڑا تمہارے لکہنے کے کام مین آتا تہا اب تم نہایت عمدہ اور صاف طرح طرح کے کاغذ بناتے اور اُنپر لکہتے ہو۔ یہی انگلستان جو آج شائستگی اور علم و عقل کے آسمان کا ستارہ ہے کل کی بات ہے کہ محض جاہل کندۂ ناتراش وحشیونکا مسکن تہا اسکے باشندے کپڑونکی جگہہ جسم پر رنگ لگاتے اور جنگلی جانورون کیطرح درختون کے پہل پہول کہاکر زندگی بسر کرتے تہے اور ایسے بیرحم اور ناخداترس تہے کہ ایک مخالف قوم کے ساتہہ لڑائی مین جو انکی شکست ہوئی۔ انہون نے اُسکو اپنے بڑے بُت کی خفگی کے باعث خیال کرکے اُسکے خوش کرنیکو اپنی قوم کے چار سو معصوم بچونکو

گیلیلو کیطرح کوپرنیکس کی تقلید سے نظام غیر محدود شمسی کا معتقد تہا جسکا بڑا مسلہ یہہ ہے کہ آفتاب مرکز عالم ہے اور سب اجرام فلکی اسکے گرد پہرتے ہین اور زمین بہی ایک ستارہ ہے۔ ۱۲ مولف

اُسکے سامنے زندہ جلادیا۔ یہی انگریز جو آج غلامی کی رسم کے دشمن اور انسانیت
اور ہمدردی کے جوش سے اسکی موقوفی کی خاطر غیر قوموں سے لڑتے
پہرتے ہیں تہوڑے ہی دن ہوئے کہ یہہ اُسکے مویّد تہے اور کئی لاکہہ غلام
انکے پاس تہا جنکو انہوں نے کئی کروڑ روپئے اپنی گورنمنٹ سے لیکر آزاد کیا
تہا۔ عرب کبہی ایسے بیحیا اور بیرحم اور جاہل تہے کہ حج کے دنوں میں ہزاروں
عورت مرد کعبہ کا طواف ننگے ہو کر کرتے تہے اور ایک دوسرے کی جورو کو
آپسمیں بدل لیتے تہے۔ لڑکیوں کو خسر ہونیکی شرم سے زندہ زمین میں گاڑدیتے
یا پہاڑ پر سے لڑہکا دیتے تہے۔ تمام مُلک میں کوئی لکہنا پڑہنا نہ جانتا تہا اور
اسیواسطے اُمّی کہلاتے تہے پہر اُنہوں نے ہی اس بیحیائی کی رسم کو موقوف
کیا۔ جوروؤں کے مبادلہ کو مکروہ جانا۔ لڑکیوں کے مارنیکو سخت گناہ سمجہا۔ علم کا
وہ چرچا پہیلایا کہ اہل یورپ اندلس میں جاکر اُنسے پڑہنے اور علوم سیکہنے لگے
اور ابتک بہی وہ اُنکو اپنا اُستاد مانتے ہیں۔ پہر ایک زمانہ ایسا آیا کہ وہی مسلمان
جنکے بڑے بڑے شہر علم و شایستگی کے مرکز اور اُنمیں بڑے بڑے مدرسے
اور مکتب تہے سب کچہہ بہول بہال کر قریب اُسی پرانی حالت پر جا رہے
اور اُنکے علم و فضل کے آفتاب کی روشنی ایک ٹمٹماتے چراغ کی سی رہگئی

اور اب وہی مسلمان ہین کہ اپنی قوم کی ضرورت کے موافق ہندوستان مین پہر ایک مدرستہ العلوم بنانے لگے ہین اور غفلت اور سستی کی گہری نیند سے ذرا چونکے ہیین اور امید ہے کہ اگر اُنہون نے برابر ایسی ہی کوشش رکہی جس عمدہ چیز کو وہ کہو بیٹھے ہیین بہت جلد پا لینگے۔

پس ثابت ہے کہ خالق کل نے انسان کو بے شبہ ایک ایسی قوت بخشی ہے جسکے ذریعہ سے وہ وحشت اور ناشایستگی کی پست اور ذلیل حالت سے نکلکر تہذیب اور ترقی کے اعلے درجہ پر پہنچ سکتا ہے مگر اُسکی اس ترقی کا بڑا ذریعہ علم تاریخ کا جاننا ہے تاکہ وہ اپنی موجودہ حالت کو اپنے بزرگون کی حالت سے مقابلہ کر سکے اور اُنکے حالات کو معلوم کر کے اچھے بُرے کام کا تجربہ اُسکو حاصل ہو اور وہ اُس سے فایدہ اُٹھا سکے اور جو اپنی عمر بہر کی محنتون کا ثمرہ اور معلُومات کا ذخیرہ کالے کالے حرفون اور ٹیڑھی سیدھی لکیرون مین اُس کے واسطے چھوڑ گئے ہیین اُسکا وارث ہو کیا کوئی شخص اپنی اتنی تہوڑی سی زندگی کے محدود زمانے مین علم تاریخ کے جاننے بغیر اُن تمام مفید باتون کو معلوم کر سکتا ہے جو صدہا برس مین قدرت نے اُسکے فایدہ کیواسطے انسان پر ظاہر کی ہیین یا جو مختلف واقعات صدہا ہزارہا برسون مین تقاضاے وقت کے

موافق مختلف لوگون پر گذرے ہین کسی ایک آدمی پر گذر سکتے ہین ہرگز نہین
پس تاریخ ہی ایک ایسا ذریعہ ہے جسکی مدد سے تھوڑی سی مشقت اُٹھاکر ہم
اُن تمام مفید باتون کو معلوم کر لیتے ہین اور جو عمدہ اور بے بہا نتایج مختلف لوگون نے
مختلف وقتون مین اپنے مختلف تجربون سے نکالے ہین تاریخ کو پڑہکر ہم اُنسے
واقف ہوجاتے ہین۔ جب ہم تاریخ مین کسی بہادر اور محب قوم شخص کی بہادرانہ
کوشش اور اُسکو اپنے دشمن کو میدان مین للکارتا دیکھتے ہین تو ہمارے دلمین
بہی بہادری کی اومنگ اور نام آوری کا جوش آجاتا ہے اور ہم چاہتے ہین
کہ ہم بہی اُسیطرح اپنے ملک اور قوم کی حمایت مین اپنے دشمنون کو مارین
اور دنیا مین بہادر اور جوانمرد کہلائین۔ اسیطرح جب ہم کسی سخی کی سخاوت
کا حال پڑھتے ہین ہمارا دل بہی چاہتا ہے کہ اپنے ہاتہ پانون کی محنت کے
صلہ کو اپنے بنی نوع کے فایدہ کے واسطے خرچ کرین اور جہان مین سخی داتا
مشہور ہون۔ عزیز مصر کی بی بی زلیخا کا تعشق اور حضرت یوسف نے اُسکا
ایک مکان محفوظ مین گناہ کا طالب ہونا اور یوسف کا یہہ کہکر رد کیا مین اپنے
آقا کی ناموس مین خیانت کرون اور بے انصافی کر کے نقصان مین پڑون
اُس سے بچنا اور زلیخا کا اُنکے پیراہن کو پیچھے سے کہینچکر پہاڑنا اور پہر خود ہی

اپنے شوہر کے پاس یوسف ؑ کی دست درازی کی شکایت کرنا اور ایک بے زبان شیر خوار بچہ کا اُنکی پاکدامنی پر گواہی دینا سناکر تاریخ ہمکو اپنے شریر اور موہنہ زور نفس کی ناپاک اور نالایق خواہشون سے بچنا اور یوسف ؑ کی سی خالصاً للہ پاکدامنی اختیار کرنا اور بدکارون کی مکّاری اور اُنکی تہمتون سے ڈرنا اور خدا کی طرف سے سچّائی کی تائید کو ہمیشہ یقینی جاننا سکہاتی ہے - انگلستان کے بادشاہ ہنری سوم کے ولیعہد کا اپنے ایک دوست کی حمایت کیواسطے عدالت مین جانا اور خلاف قانون سفارش کے منظور کرنیسے خفا ہوکر جج پر حملہ کرنا اور اُسکا اُسکو حوالات مین بہیجدینا اور بادشاہ کا یہہ سُنکر خوش ہونا بتا کر وہ ہمکو اس بات کی تعلیم کرتی ہے کہ ہم بہی اُس جج کی طرح ایمانداری سے قانون کی تعمیل اور ولیعہد انگلستان کی مانند قانون کی اطاعت اور بادشاہ ہنری کی مثل اُسکی حفاظت کرین جسنے قانون کے مقابلہ مین ایسے بڑے شخص کی پروا نکی اور وہ قانون کے ادب سے بغیر لحاظ اپنے عالی مرتبہ کے سر جہکا کر حوالات مین چلا گیا اور اُسنے قانون کی عزّت اپنے عزیز فرزند کی عزّت سے زیادہ سمجہی جب ہم یوسف کے بہائیون کے اپنے بوڑہے باپ یعقوب ؑ کو بہلا کر یوسف کو جنگل مین لیجانے اور کنوئین مین ڈالکر چلے آنے اور ایک مسافر کے اُسکو وہان سے

نکالنے اور مصر کے بادشاہ کے پاس غلام کہکر بیچڈالنے اور کچھ عرصہ کے بعد اُسکے
مصر کے بادشاہ ہونے اور اُسکے وطن ملک کنعان مین قحط کے پڑنے اور اُسکے
بہائیون کے غلہ کیواسطے مصر مین جانے اور اُسکے پہچان کر اُنکو ایک بہانیسے اٹکا لینے
اور اُنسے جوانمردانہ سلوک کرنیکی کیفیت پڑہتے ہین ہم اول معاً مختلف نصیحتین حاصل کرتا ہے
اُسکو اوّل حسد کی اُس کمینہ خصلت کا خیال آتا ہے جسکے سبب سے کبھی کبھی بہائیون کا
بہی خون سفید ہو جاتا ہے اور جو نکرنا ہو وہ کر بیٹھتے ہین۔ پہر وہ مروّت کی اُس عمدہ
صفت کا دہیان کرتا ہے جو یوسفؑ نے اپنے بہائیون کے بُرے سلوک کے
عوض مین اُنسے برتی تہی۔ پہر خدا تعالی کی قدرت پر غور کرتا ہے جسنے یوسفؑ کے
دشمنون کو اُسکے بادشاہ ہونیکا ایک سبب بنا دیا جو گہر سے لیجا کر اُسکو کنوئین مین ڈال آئے
اور مسافرون نے وہان سے نکالکر اُسکو بادشاہ مصر کے ہاتھ بیچڈالا اور رفتہ رفتہ وہ
بادشاہی کے اعلی مرتبہ کو پہنچگیا اور خدا نے اُسکو اُسکے اُنہین بہائیون پر اختیار بخشا
جنھون نے اُس سے یہہ بدسلوکی کی تہی۔ خدا کے نیک بندہ ایوبؑ کا حال پڑہکر ہمکو مصیبت
کیوقت صبر کرنیکی ہمّت ہوتی ہے اور اپنے اور تمام دنیا کے سچّے ہادی محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی بے غرضانہ اور پاک تعلیم کے عوض مین اُنکی قوم کا اُنکو اور اُنکے نیک اور
برگزیدہ اصحاب کو برسون تک طرح طرح کی تکلیفین دینا اور حضرت اور اُن بزرگوارون

کا اُسپر صبر کرنا اور پہتھور اُنکی تعلیم اور ہدایت مین مصروف رہنا جب ہم پڑھتے
ہین تو ہمکو اپنی قوم کے ساتھہ بلا غرض نیکوئی کرنے اور اُن مصایب اور سختیون
کو جو ہمکو اپنے اس نیک کام مین پیش آئین استقلال کے ساتھہ جہیلنے کی ہدایت
ہوتی ہے۔ تاریخ کبھی ہمکو واعظ بنکر ڈراتی ہے۔ اور خدا کے پاک کلام مین
اُن قومون کا حال پڑہکر جنھون نے نبیونکا کہنا نمانا اور خدا کے قہر مین پڑے
ہمارے رونگٹے کہڑے ہو جاتے ہین اور ہمارا دل اُسکے پاک فرمانون کی
تعمیل کیواسطے نرم ہو جاتا ہے اور کبھی خدا کے نیک اور پاک بندونکا حال
سُنکر ہمکو تسلّی ہوتی ہے اور ہم اپنے رحمٰن اور رحیم خدا کے سچّے وعدون پر یقین
لاکر اُسکی رحمت اور بیحد فضل کی امید پر خوشی خوشی زندگی بسر کرتے ہین کبھی وہ ہمکو
کلمبس کیطرح جسنے ملکہ اسپین کی مدد سے نئی دنیا (امریکہ) کو تلاش کرکے نکالا
تہا کسی عمدہ مقصد کی تلاش کیواسطے گہر سے نکلنے کی ترغیب دیتی اور اُسکے حصول
مین دیر ہونیسے گہبرا کر اُسکی پیروی چہوڑ دینیسے روکتی ہے۔
کبھی سقراط حکیم کا حال سُنا کر جسنے مرتے وقت اپنے ایک دوست کو
اُسکے دیوتا کے مندر پر منّت کی مرغی چڑہانیکی وصیّت کی تہی وہ ہمکو یہہ بتاتی
ہے کہ رسم کی سخت زنجیرون کا توڑنا کسی بہادر ہی کا کام ہے۔ تیمور اور نادر کے

قتل عام کے قصّے سنا کر وہ ہمکو یہہ سجھاتی ہے کہ کبھی کبھی انسان بہی قوت غضب کی تحریک سے وحشی جانورون سے بہی زیادہ خونخوار ہو جاتا ہے - وہ کہتی ہے کہ عیش اور سلطنت مین دشمنی ہے اگر یقین نہو تو عیاش بادشاہون کا حال دیکہہ لو کہ کیسے باتون باتون مین سلطنت کہو بیٹھے - وہ پکار کر کہتی ہے کہ علم تمام برکتون کی جڑ ہے اور اِس سے انسان تمام فضایل اور کمالات کو حاصل کرتا ہی شبہ ہو تو اہل یورپ کو دیکہہ لو کہ اسکی بدولت رفتہ رفتہ شایستگی کی معراج پر پہنچگئے ہین - وہ سمجہاتی ہے کہ نفاق اور خود مطلبی سلطنتون کو غارت اور قومون کو بیعزّت کر دیتی ہے ہندوستان کا حال تم روز پڑہتے اور سُنتے چلے آئے ہو اور اب تازہ قصہ فرانس والون کا سن لو کہ اسی بدخصلت کے سبب سے جرمنون کے مقابلہ مین ہار گئے اور شہنشاہی کہو بیٹھے وہ کہتی ہے کہ اتفاق اور قومی محبّت سب قوتون سے بڑی ہے اور پرو شیہ کا نمونہ ہمکو دکہاتی ہے - یہہ حال تو اُنکا ہے جو تاریخ کو غور کی نظر سے دیکہتے اور عبرت کی آنکہ سے پڑہتے ہین مگر نادان اور سادہ لوح شخص بہی اُسکے فواید سے محروم نہین رہتا اور اَور کچہہ نہین تو چندے تنہائی کیوقت اُسکا اس سے دل ہی بہل جاتا ہے نیند ہی آجاتی ہے - غرض جیسا جسکا مذاق ہو یہہ عمدہ اور شریف فن اُسکی موافق اُسکو فایدہ پہنچاتا ہے دیکہو ملک اٹلی کا مشہور

شاعر اور حکیم پٹیرارک جو چودہوین صدی مین گذرا ہے جبکہ اُسکے ایک دوست
نے اُسکے دنیا سے ترک تعلق کرنے اور رات دن کتابون کے مطالعہ مین مصروف
رہنے پر اُسکو ملامت کی تہی کن پیارے اور ذوی اثر لفظون مین علم تاریخ کی کتابون
کے مطالعہ کے فواید سے اپنے دوست کو مطلع کرتا ہے **قولہ** آپ دنیاوی
خوشیون کو سب سے بڑہکر سمجہتے ہین اور انکا ترک کرنا آپکے نزدیک مناسب نہین
ہے یہان میرے پاس ایک ایسا گروہ سچّے دوستون کا ہے جنکی صحبت مجہے
غایت درجہ پسند ہے وہ ہر زمانہ اور ہر ملک کے رہنے والے ہین بعض اُنمین
سے جنگ مین بعض انتظام سلطنت مین بعض بعض علومین مشہور ہین اُنسے
ملنا کچہہ دشوار نہین ہے وہ ہر وقت میری خدمت کرنیکو مستعد رہتے ہین جب چاہتا
ہون اُنکو بلا لیتا ہون جب چاہتا ہون رخصت کر دیتا ہون وہ کبہی مجہے کسی
قسم کی ایذا نہین پہنچاتے بلکہ میرے کُل سوالون کا جواب بڑے تحمل سے دیا
کرتے ہین اُنمین سے بعض مجہے قدیم زمانہ کا حال اور واقعات بیان کرتے
ہین اور بعض نیچر کے مخفی رازون کو میرے سامنے کہولتے ہین بعض خوشی اور
آرام سے اوقات بسری کی تدبیرین تبلاتے ہین۔ بعض وہی تدبیرین ذہن نشین
کرتے ہین جنسے ہمارا انجام بخیر ہو اور صلح کے ساتہہ دنیا سے رخصت ہون بعض

اپنی دانشمندی اور حسن بیان سے دل کی کُل کلفتون کو دور کرتے ہین بعض وعظ
نیک صلاحین دیتے ہین جنپر عمل کرنیسے مصیبتون کا جہیلنا جو وقتاً فوقتاً
انسان پر پڑا کرتی ہین سہل ہو جاے بعض بڑی فصاحت سے ہمین سمجہاتے ہین کہ
جہانتک ممکن ہو بجز اپنی قوّت بازو کے کسی اَور پر بہروسہ نکرنا چاہیئے۔ بعض کل فنون
اور علمونکی ایک عجیب وغریب نمایشگاہ میری آنکہون کے سامنے کہولدیتے
ہین اُنکے قولون پر مجہے پکّا بہروسہ ہے۔ اور ان خدمات کے عوض وہ بجز
میری جہونپری کے ایک گوشہ کے اور کُچہہ نہین چاہتے جہان وہ صُلح سے
آرام کرتے ہین،، یہی سبب ہے کہ دنیا کے اکثر اہل علم اور ذوی لیاقت لوگون
نے اپنے اور پرایے مُلکون کے حالات اور تاریخین لکہی ہین اور اہل یُورپ نے
تو اس فن مین ہی وہ کمال بہم پہنچایا ہے جسکی تعریف نہین ہوسکتی پس اگرچہ
مجہکو نہ اُنکی سی لیاقت ہی ہے اور نہ اُنکا سا علم کہ جسکی طاقت سے مین کسی بڑے مُلک
یا سلطنت کی تاریخ لکہہ سکون لیکن تو بہی مینے یہہ چاہا کہ اس عمدہ اور شریف فن مین
مین ہی کچہہ لکہون تاکہ میرے ہمجنسونکو اُس سے فایدہ ہو اور چونکہ ریاست پٹیالہ
کی کوئی مفصّل تاریخ اِس سے پہلے نہین لکہی گئی جسکا مین پشتون سے نمکخوار اور
رعیّت ہون۔ پس مناسب معلوم ہوا کہ مین اُسکو لکہون تاکہ پٹیالہ کی رعایا جسکا

حق ہموطنی مجھپر ہے اُس سے فایدہ اُٹھائے ۔ چنانچہ مین اُسکو لکھنا شروع کرتا ہون خدا پورا کرے ۔ آمین ۔



شبیہ مصنف

ریاست پٹیالہ کی اجمالی اور عام کیفیت

پٹیالہ ملک پنجاب مین ایک مشہور و معروف ریاست ہے جسکا عرض شمالی انتیس ۲۹ درجے پندرہ دقیقے سے تیس ۳۰ درجے پینتالیس ۴۵ دقیقے تک اور طول شرقی چوہتر ۷۴ درجے پینتالیس ۴۵ دقیقے سے چہتر ۷۶ درجے پینتالیس ۴۵ دقیقے تک ہے اور جسکا رقبہ بحساب مکسّر پانچ ہزار چار سو بانوے میل اور آبادی قریب سولہ لاکھ آدمی کے ہے۔ اس ریاست کا بڑا حصّہ گو ایک صاف اور مسطح میدان ہے لیکن تھوڑا سا پہاڑی ملک بھی اسکے ماتحت ہی جسکا طول قریب پچاس ۵۰ میل اور عرض قریب پندرہ میل کے ہے۔ ایک حصّہ اسکے ملک کا نینجا دائی علاقہ ریاست جیپور الور اور لوہارو سے ملحق الحدود ہی جو بعد غدر سنہ ۱۸۵۷ع نواب جھجر کے مضبطہ علاقے مین سے سرکار انگریزی سے اسکو خیرخواہی کے عوض مین ملا ہے اور ریاستکا مجمو

تقریباً ایکسو اسی میل کے فاصلہ پر ہے۔ تقریباً تمام ملک اچھا آباد اور زرخیز ہے اور
ہر قسم کی پیداوار ہوتی ہے اور ترقی کی بہت گنجایش ہے۔ بالفعل اسکی آمدنی
مع جاگیر و خالصہ قریب پینتالیس ۴۵ لاکھ اسی ہزار روپیہ کے ہے جسمین سے قریب ایک لاکھ
چوراسی ۸۴ ہزار کے وقف اور معافی اور قریب دو لاکھ کے ایسی جاگیرین ہین جنسے فی
روپیہ دو آنہ سرکار جنگی خدمت کے عوض مین لیتی ہے اور انکی تبلیغ وراثت کیواسطے
یہہ قاعدہ مقرر ہے کہ سنہ ۱۸۰۹ء مین اگر جاگیردار کا مورث اپنی جاگیر پر بطور مستقل قابض
تہا اور اسکی اولاد ذکور مین سے کوئی باقی نہین رہا تو سرکار جاگیر کو خالصہ کرلیتی ہے
اور اگر قابض مستقل تہا تو جاگیر اسکے وارثون مین سے قریب تر وارث کو دیتی ہے
مثلاً زید اور بکر جو خالد کے بیٹے ہین خالد کی وفات کے بعد سنہ ۱۸۰۹ء مین علحدہ علحدہ
اپنے اپنے حصہ جاگیر پر قابض تہے یا قابض ہونیکے مستحق ہوچکے تہے تو اس قاعدہ
کی رو سے قابض مستقل سمجھے جاینگے اور انمین سے کسی ایک کی نسل کے منقطع
ہوجانے پر سرکار جاگیر کو ضبط کرلیگی اور اگر سنہ ۱۸۰۹ء تک خالد خود قابض جاگیر تہا اور زید
اور بکر اسکی وفات کے بعد سنہ ۱۸۱۰ء مین یا بعد اسکے کسی وقت قابض ہوئے ہون
یا قابض ہونیکے مستحق ہوچکے ہون تو انمین سے کسی ایک کے سلسلہ نسب کے منتہی
ہوجانے پر اسکے دوسرے بہائی کی اولاد کو شخص لاولد کے حصہ پر قابض کرتی و

ہے یہہ قاعدہ سرکار انگریزی کا اُسوقت کا اختراع ہے جبکہ جاگیرداران مذکور اُسکے
ماتحت تھے اور ریاستنے بہی اسکو قایم رکہا ہے باقی خالصہ ہے جنمین سے بعد
وضع اُن رقومات کے جو سرکار مالکان زمین کو بنام نہاد ناکار او رانعام وغیرہ کے
دیتی ہے بالفعل اڑتیس ۳۸ لاکہہ روپیہ خزانہ مین داخل ہوتا ہے۔ اسکا دارالحکومت
پٹیالہ تیس ۳۰ درجے چہہ ۶ دقیقے عرض شمالی اور چہتر ۷۶ درجے پچیس ۲۵ دقیقے طول شرقی پر
آباد ہے اور ستر ہزار سے کچہہ زیادہ لوگ اسمین رہتے ہین۔ اسکی قلمرو مین دو
پُرانی عمارتین ایسی ہین جنکا ذکر کیا جانا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ ایک بہٹنڈہ کا
مشہور قلعہ جسکو اکثر مورخون نے راجہ جیپال والی لاہور کی دارالسلطنتون مین سے
بیان کیا ہے اور لکہا ہے کہ سلطان محمود غزنوی نے جب راجہ جیپال کو پشاور
کے مقام پر ۲۷ نحجم اگست ۱۰۰۱ء کو شکست دیکر گرفتار کرلیا تہا دریای ستلج سے اس پار اُترکر
اِس شہر کو بہی لوٹا تہا جو بقول کرنل ٹاڈ صاحب مولف تاریخ راجپوتانہ کے اُسوقت بہت
آباد اور نامی مقام تہا۔ یہہ قلعہ بشکل مربع چودہ ۱۴ ایکڑ کے قریب عرض وطول مین
چونہ اور اینٹ سے بنا ہوا ہے اور سینہ پناہ کی دیوار کے نیچے سے لیکر اُوپر تک
برابر مٹی سے بہر دیا ہے گویا مٹی کا پہاڑ ہے جو چارون طرف پختہ برجون اور
فصیلون سے گہیر لیا گیا ہے اور اسقدر بلند ہے کہ پندرہ ۱۵ میل کے فاصلہ سے بخوبی

نظر آتا ہے۔ اس جگہہ کنوئین اکثر قریب ایکسو پینسٹھہ فٹ کے گہرے ھین جنکا
پانی دوری کے سبب سے تارے کیطرح نظر آتا ہے اور نہایت محنت کے ساتھ
بیلون کے زور اور چرس کے ذریعہ سے نکالا جاتا ہے اور کوئی دریا یا جھیل بھی
یہان نہین ہے ایسی حالت مین اتنی بڑی عمارت کا بنایا جانا عجیب معلوم ہوتا ہے
مگر یہہ تعجب اس روایت کے سُننے کے بعد موقوف ہو جاتا ہے جو یہان کے
لوگون مین مشہور ہے کہ اگلے وقتون مین دریاے ستلج اس شہر کے قریب بہتا
تہا اور قیاس چاہتا ہے کہ بالضرور یہہ عظیم الشان عمارت اُسی کے پانی سے
بنی ہوگی۔ اس روایت کی تائید ڈاکٹر اولڈہم[1] صاحب کے بیان سے بہی ہوتی
ہے جو اُنہون نے اپنے رسالہ موسومہ (صحراے ہندوستان کے غایب شدہ
دریا کا بیان) مین لکہا ہے کہ دریاے مذکور کی شاخ نیول اسکے نیچے بہتی
تہی اور وہ غایب شدہ دریا بہی مشہور معروف دریاے ستلج تہا جو تیرہوین
صدی مسیحی کے اوایل مین اپنا پرانا راستہ چہوڑکر دوسری جگہہ بہنے لگا اور اسی سبب
سے وہ تمام ملک جسمین سے اسکی مختلف شاخین گذرتی اور ملک کو سیراب کرتی تہین
خراب اور برباد ہوگیا جب توب نتہی اور لوگ تیر تلوار سے لڑتے تہے یہہ قلعہ نہایت

---

[1] ڈاکٹر اولڈہم صاحب کا یہہ رسالہ جولائی ۱۸۷۴ء کے کلکتہ ریویو مین چہپا ہے۔ ۱۲ مولف

کارآمد تہا اور اسکا فتح کرنا بہت مشکل تہا۔ لیکن اس ترقی یافتہ زمانہ مین جسمین قلعہ گیری کے فن مین یورپ کے لوگون نے نہایت درجہ کی ہنرمندی ظاہر کی ہے اور انواع و اقسام کی توپین ایجاد ہوئی ہین سوائے نمایش کے اور اس بات کے کہ پچہلے لوگون کے فن تعمیر کی لیاقت کو ظاہر کرتا ہے اور کسی گون کا نہین ہے۔

دوسرا وہ باغ جو دامن کوہ مین پنجور کے مقام نواب فدائی خان نے جو اورنگ زیب کے دربار کے بہت بڑے امیرونمین سے تہا اور یہہ ملک اُسکی جاگیر مین تہا پادشاہ مذکور کے جلوس کے چوتہے برس ۱۰۷۱؁ہ ہجری مین زمین کاٹ کر پست و بلند پانچ درجہ کا بنایا تہا جسکی نسبت صاحب خلاصۃ التواریخ یہہ لکہتا ہے کہ بہار کے موسم مین جب مین اسکی سیر کو گیا تہا اُس روز گلاب کے پہول چالیس من عالمگیری وزن[1] سے اُترے تہے اور روز بروز افزایش تھی ہرچند اس باغ کی وہ حالت جو اُسوقت ہوگی اب نہین رہی مگر تو بہی یہہ ایسا عمدہ اور پر فضا مقام ہے کہ ہندوستان مین اپنا آپ ہی نظیر ہے۔ اور اگرچہ لاہور کا شالامار بہی بہت اچہا ہے اور اسکی وضع قطع بہی اُسکے قریب ہے لیکن جو فضا

[1] انگریزی من مین سے اگر پانچوان حصہ کم کردیا جاے تو عالمگیری من کے برابر ہوجاتا ہے ۱۲ مصنف

اسکی ہے اور جو نہرون اور فوارون کے پانی کی لطافت اور صفائی اسمین ہے
وہ شالامار مین نہین - اُسمین راوی کی نہر ملتی ہے جسکا پانی ذرا گدلا ہے
اور اس سبب سے اسکا لطف کم ہوگیا ہے اور اسمین قدرتی پہاڑی چشمون کا
پانی آتا ہے جو نہایت صاف اور عمدہ ہے اور پہاڑون کے خوشنما منظر اور موقع
کی خوبی نے بھی اسکا حسن دوبالا کردیا ہے - قریب ایکسو نوے برس سے سلطنت مغلیہ
کے خاتمہ کے قریب یہہ ریاست قایم ہوئی ہے اور اسکا تمام مُلک یا تو وہ ہے
جو والیان ریاست نے اپنے اپنے وقت مین بزور شمشیر پیدا کیا ہے - یا وہ
ہے جو سرکار انگریزی نے وقتاً فوقتاً جنگی خدمات کے عوض مین اسکو دیا ہے
مثلاً پرگنہ نارنول - کانوڈ - کہانون - بہدوڑ اور اور متفرق دیہات اور تمام
پہاڑی علاقہ سرکار انگریزی کا بخشیدہ ہے - اسکی حدود جو بالفعل نقشے مین دکھائی
دیتی ہین مہاراج آلا سنگھ بہادر کے عہد مین یہہ نہ تھین بلکہ وہ بہت وسیع تھین
جسکے نشان ابتک بھی قایم ہین مثلاً قصبہ توشام متعلقہ تحصیل ہانسی ضلع
حصار عملداری سرکار انگریزی مین دیوان نانون مل کی بنائی ہوئی گڑہی جو ریاست
کا ایک مشہور سردار تہا اور موضع گوڑہا ضلع سرسہ مین لالہ دیوی سہا کی ہملو
جو ریاست کی طرف سے اُس مُلک کا حاکم تہا موجود ہے شاہ مقیم کا حجرہ

متصل پاک پٹن جہان خواجہ فرید الدین شکر گنج کا مزار ہے اُسوقت اسکی قلمرو
مین تھا۔ فتح آباد۔ رتیہ۔ جمال پور وغیرہ جو بالفعل ضلع حصار مین شامل ہین
اُسوقت اسکے ماتحت تہے۔ مگر انقلاب زمانہ سے یہہ ملک وقتاً فوقتاً اسکے ہاتھ
سے جاتا رہا اور اب سرکار انگریزی کے قبضہ مین ہے۔ یہہ ریاست جبسے قایم ہوئی
ہے خود مختاری کی حالت مین رہی ہے اور اسنے کبہی کسیکو خراج نہین دیا اور
اسیواسطے سرکار انگریزی نے بہی جب سے اُسکے ساتہہ اُسکو پولیٹکل تعلق ہوا ہے
اسکو خراج دینیسے معاف رکہا ہے اور سند (عہدنامہ) مین یہہ شرط لکہدی ہے
- اسکو موت حیات کا اختیار اپنی رعایا پر حاصل ہے اور سرکار انگریزی کی رعایا
پر بہی اسکو ویسا ہی اختیار ہے جبکہ اُنسے کوئی جرم حدود ریاست کے اندر خلاف
قوانین ریاست سرزد ہوا اور وہ حدود ریاست کے اندر پکڑے بہی جائین
لاولدی کی حالت مین خاندان پہول مین سے (پٹیالہ کا خاندان جسکی فرع ہے)
کسیکو متبنے بنا لینے کا بہی اختیار ہے۔ سرکار انگریزی نے اسکو یہہ تحریری وعدہ
دیدیا ہے کہ اُسکی رعایا۔ اُسکے ملازم۔ اُسکے جاگیردار۔ اُسکے ذیلدار وغیرہ کی نالش
اُسکے خلاف کسی حالت مین بہی سماعت نکریگی اور خانگی او خاندانی امور مین کبہی مداخلت
نکریگی بردہ فروشی اور ستی کی دردناک رسم کے امتناع اور تاج انگلستان کی اطاعت

اور فرمان برداری اور ضرورت کیوقت جنگی مدد کرنے کی وہ ذمہ وار ہے عام
شاہراہون اور ریل کی سڑک کیواسطے زمین کا سرکار انگریزی کو بلاقیمت دینا
اسکے ذمہ ہے سنہ ۱۸۵۸ء کے بعد سے رئیس کا خطاب خطاب سابقہ مین اضافہ ہوکر فرزند
خاص دولت انگلشیہ منصور زمان امیر الامرا مہاراجہ دہراج راجیشر
سری مہاراجہ راجگان مہندر بہادر سرکار انگریزی کی
طرف سے مقرر ہے اور سترہ توپ کی سلامی ہوتی ہے۔ سرکار انگریزی سے
اس ریاست کا پولیٹکل تعلق مارچ سنہ ۱۸۰۹ء سے سمجھا جاتا ہے اور جب سے یہ
تعلق قایم ہوا ہے والیان ریاست کی لیاقت اور دانائی سے اُسمین کبھی فرق
نہین آیا اور گورنمنٹ موصوف نے ہمیشہ اُسکی عمدہ خدمات اور علی الاتصال اور بلا
تزلزل دوستی اور خیرخواہی کی قدر و منزلت کی ہے اور بذریعہ مختلف سندون اور
عہدنامونکے اُسکے بہت بڑے اور وسیع اختیارات حکومت کو تسلیم کیا اور بحال رکھا ہے
اور بیّنہ وعدے اُسکی دایمی ترقی اعزاز و احترام اور قیام اختیارات حکومت کے کیے
ہین۔ اس خاندان کا نکاس شہر جیسلمیر سے ہے جو راجپوتانہ مین ایک مشہور
چندربنسی خاندان راجپوت کا دارالحکومت اور ۲۶ چھبیس درجے ۵۵ پچپن دقیقے عرض
شمالی اور ۷۰ ستر درجے ۵۴ چون دقیقے طول شرقی پر ایک لق و دق ریگستان

مین آباد ہے اور بقول محرر بنساولی[۱] یہہ دونون ایک ہی باغ کے پودے اور ایک ھی شاخ کے پہول ھین۔ راول جَیسَل جسکے نام پر جَیسَلمیر کا نام رکہا گیا ہے انکا مورث اعلےٰ ہے جَیسَلمیر والے سالباہن کی اولاد مین ھین جو راول جَیسَل کا بڑا بیٹا تہا اور یہہ راؤ ہیم کی نسل مین سے ھین جو راول موصوف کا تیسرا فرزند اور ہیم ہیل کے لقب سے ملقب تہا۔

ذکر راو ھیم ھیل کے جیسلمیر سے اس ملک مین آنے اور بہٹنیر سرسہ بٹہنڈہ وغیرہ پر مسلط ہونیکا اور اُسکا انجام کار

راو ہیم ہیل ١٢٤٢ب / ١١٨٥ء مین رائے پتہورا کے زمانہ مین اپنے ملک سے نکلکر بہٹیانہ مین آیا جہان بہاتی راؤ نامی اُسکا ایک بزرگ جاگومت کر چکا تہا اور بہٹنیر اور سرسہ کی نواح مین سکونت اختیار کرکے اُسکے متعلقہ علاقون مین لوٹ مار شروع کی اور رفتہ رفتہ بہٹنیر اور بٹہنڈہ کے قلعہ پر جو بقول محرر بنساولی اُسوقت بکرم گڈہ کے نام سے مشہور تہا قابض ہوگیا جب سلطان شہاب الدین غزنی سے آکر ہندوستان پر مسلط ہوا ١٢٥٣ب / ١١٩٦ء مین راؤ موصوف دہلی مین طلب کیا گیا

---

[۱] بنساولی سنسکرت زبان مین نسب نامہ کو کہتے ہین اور یہہ کتاب جس سے ہمنے ترجمہ کرکے اپنی کتاب مین لکہا ہے اِس خاندان کے بہاٹون کی مرتب کی ہوئی ہے جو جیسلمیر کے رہنے والے اور بیاس کے لقب سے ملقب ہین اور اِس وجہ سے بہت اعتبار کے لائق ہے۔ ۱۲ مولف

اور اُسکو کہا گیا کہ اپنا مقبوضہ مُلک جسپر ناجایز طور سے قبضہ کرلیا ہے چھوڑ دیوے لیکن جب اُسنے یہہ دلیل پیش کی کہ اُسکا ایک بزرگ پہلے اس مُلک پر قابض ہوچکا ہے اور یہہ بہی ڈراوا سُنایا کہ اگر اُسکا مُلک اُسکے پاس نرہیگا تو اپنی روزمرّہ کی لوٹ مار اور دہاوون سے تکلیف دیتا رہیگا - بادشاہ نے اُسکی حکومت بٹھنڈہ ۔ سرسہ - اور اُسکے متصلہ مُلک اور نیز مُلک مابین دریاے ستلج و جمن پر قایم رکہی - راؤ نے دہلی سے واپس آکر ۱۳۸۸ء مین جسجگہہ اب فیروز شاہ کا آباد کیا ہوا شہر حصار آباد ہے ایک قلعہ تعمیر کیا اور اُنیس ۱۹ برس ریاست کرکے ۱۴۰۷ء مین اسی قلعہ مین اس جہان سے رحلت کرگیا -

راؤ جوندہر کی مسندنشینی اور بادشاہ دہلی کی فوج سے اُسکی لڑائی وغیرہ حالات

راؤ جوندہر جو اس قلعہ کے سال تعمیر کے قریب پیدا ہوا تہا اپنے باپ کا جانشین ہوا اور اس تقریب مین راجگان جیسلمیر نرور[۵۱] اور سرمور[۵۴] کی طرف

۵۱ یہہ قدیم شہر گوالیار سے چالیس ۴۰ میل جنوب مغرب کیطرف کالی سندہ ندی کے داہنے کنارے پہاڑ کے نیچے آباد ہے اور پہاڑ پر قلعہ بنا ہوا ہے اور بالفعل مہاراجہ گوالیار کی عملداری مین ہے ۱۲ - مولف

۵۴ یہہ ریاست بالفعل ضلع شملہ سے متعلق ہے اسکا دارالحکومت ناہن تیس درجے تیس دقیقے عرض شمالی اور ستتر درجے بیتالیس دقیقے طول شرقی پر سمندر سے تین ہزار فٹ اونچا ہے اور دریاے جمن سے بیس میل اُسکے بایئن کنارے کے جانب آباد ہے ۱۲ مولف

سے تعزیت اور تہنیت کی رسمین ادا ہوئین - راو جوندہر کی تخت نشینی کے بعد
پنوار راجپوت حسد کے مارے بادشاہ دہلی کی فوج چڑہالائے جسنے قلعہ کو آکر
گہیر لیا - چونکہ بادشاہی فوج بہت تہی اور انکین سر دست اُسکے مقابلہ کی طاقت
نہتی راؤ نے اپنے وزرا پروہت ہنس راج اور بیاس رام ناتہہ کے مشورہ سے
اُسکے سردار کے پاس بظاہر صلح کے پیغام بہیجے اور در پردہ فوج جمع کرنی شروع
کی اور اس تدبیر سے اُسکو غافل بناکر کاتک سدی تیتمی ۱۲۲۰ب کو چالیس ہزار
گو ہار اور دس ہزار ملازم فوج کے ساتہہ جو بیاس رام ناتہہ کے زیر حکم تہی دشمن
پر چہاپا مارا جسمین بقول محرر بنساولی (جو مبالغہ سے خالی نہین) چہتر ہزار آدمی بادشاہی
فوج کا مع اُنکے سردار کے مارا گیا اور دس ہزار سپاہ مع پروہت ہنس راج کے
اِنکی کام آئی اور دشمن کو شکست ہوئی - جب لڑائی سے کام نہ نکلا پنواروں نے
صلح اور آشتی کا ڈہنگ ڈالا اور اگرچہ اُسکے دور اندیش وزیر بیاس رام ناتہہ
نے روکا مگر راؤ نے اُنکی بات مان لی اور اُنپر بہروسہ کیا جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ
وہ کچہہ عرصہ کے بعد کسی حیلہ سے اُسکو دہلی لیگئے اور شراب خواری مین مشغول
اور غافل کرکے ملک کا بندوبست اپنے ہاتہہ مین لیلیا اور اسیوہی بس نکسے
زہر دیکر اُسکو مارنا چاہا کسیطرح بیاس رام ناتہہ کے بیٹے پرسوتم کو اس منصوبہ کی

خبر ہوگئی اور وہ دوڑا ہوا اسکی ڈیوڑہی پر آیا اور دو پنوار دربانون کو جنہون نے
مزاحمت کی تہی مار کر اندر چلا گیا اور راؤ کو اس دغا کی اطلاع کی۔ اتنو اسکی بہی
آنکہہ کہلی اور گہوڑے پر سوار ہوکر اپنے خیرخواہ سردار پرسوتم کے ساتہہ نکل جانیکا
قصد کیا۔ جونہین باغ کے دروازہ پر پہنچے جسمین ہتہے تہے ایک پنوار سپاہی نے
تلوار چلا کر روکنا چاہا مگر راؤ کا ہاتہہ اُسپر پہلے پڑگیا اور وہ مارا گیا اور یہہ چلتے بنے اور
کچہہ دور جا کر جب رات ہوگئی گہوڑے چہوڑ دیئے اور برہم اچاری فقیرون کا
بہیس بنا کر وہان سے آگے بڑہے اور جسطرح بنا موضع مان شہر مین جہان اُنکا
پروہت رتن چند بسر سنگہہ راج رہتا تہا پہنچے۔ رتن چند نے انکو برہمن صورت
بنا کر اپنے گہر مین رکہا اور جب پنوارون نے جو تلاش کرتے ہوئے پیچہے پیچہے
آرہے تہے راؤ کو پروہت سے طلب کیا اُسنے اُسکے اپنے پاس ہونیسے انکار
کیا اور یہہ ثابت کرنیکے لئے کہ وہ اُسکی طلب مین بیجا اصرار کرتے اور ناحق تکلیف
دیتے ہین دس برہمنون نے اپنا خون کرلیا۔ پنوار برہمنون کے سر اپنے پڑنے

؎ یہہ وحشیانہ رسم ہندوستان مین بہت عرصہ سے چلی آتی ہے اور قریب ۲۰ برس کے ہوئے کہ اس ریاست مین بہی برہمن لوگ اسکے مرتکب ہوتے تہے لیکن سنہ ۱۹۱۸ مین مہاراج نرندر سنگہہ بہادر نے اقدام خودکشی کو بذریعہ قانون جرم قابل سزا قرار دیا تب سے یہہ رسم موقوف ہوگئی ہے اور اب کوئی برہمن اسطرح نہین مرتا۔ ۱۲ مولف

کے خوف سے ڈر گئے اور یہہ یقین کرکے کہ راؤ جوندہر اُنکے پاس نہین ہے
واپس چلے گئے اور موقع پاکر یہہ پہر اپنے ملک پر قابض ہوگیا اور سَنح پال
پاٹن کے راجہ کی بیٹی سے شادی کی جس سمیت چودہ رانیان اسکے ہوگئین
جنسے چودہ بیٹے پیدا ہوئے جنمین سے بقول محرر بنساولی اسکا تیسرا بیٹا
بٹے راؤ تمام شاخوں سدّہو اور بیراڑ قوم جاٹ کا مورث اعلی ہے جو رفتہ رفتہ
وفورِ اولاد کے باعث سے بہت سے نامون سے مشہور ہوگئی ہین جنکو
ملک کی زبان مین گوت کہتے ہین ۔ چنانچہ خاندان پہول (پٹیالہ کا خاندان جسکی
فرع ہے) ایک شاخ خاندان مہراج کی ہے جو خاندان بیراڑ کا ایک شعبہ ہے
اور بیراڑ خاندان سدہو پر پوتے بٹے راؤ کی اولاد ہے ۔ اگرچہ ان روایات
کی نسبت جو ہمنے کتاب بنساولی سے نقل کی ہین مسٹر گرفن صاحب کا بیان
ہمسے کسیقدر مختلف ہے مگر ہم تاوقتیکہ کوئی معتبر سند اُنکے بیان کے لئے نپائین
محرر بنساولی کے قول کو نامعتبر نہین ٹہرا سکتے ۔

اِس خاندان کے قوم راجپوت سے قوم جاٹ مین منتقل ہونیکا سبب اور ریاست کا زوال اور اسکا طرز معاشرت اور سرداپھول کی نشو و نما جن سے پٹیالہ کا نامور خاندان منسوب ہے

راؤ بٹھے راؤ کے بیٹے انند راؤ تک اس خاندان کا راجپوت خاندان جیسلمیر
سے برادرانہ برتاوہ قایم رہا مگر انند راؤ کے بیٹے کھوٹ نے جب ایک جاٹ
قوم کی عورت سے تعشق کے باعث شادی کر لی رسم ملک کے موافق اسکی
اولاد کی تمام شاخین قوم راجپوت سے قوم جاٹ مین منتقل ہو گئین اور شادی
بیاہ کا تعلق راجپوتون سے نرہا اور زمانہ کے انقلاب سے وہ ریاست بہی
نرہی جو اس سے پہلے اُنکو حاصل تہی - تعجب نہین یہہ امر بہی ایک سبب
زوال ریاست کا ہوا ہو کیونکہ اکثر ایسے باعثون سے وہ اتفاق باہمی جاتا رہتا
ہے جو اکثر حالتون مین ریاست اور حکومت کے قیام کیواسطے ایک عمدہ سبب
ہوتا ہے - کہوٹ کا بیٹا سدہو کثرت اولاد کے باعث سے مشہور ہے اور جاٹونکے
بہت سے گوت اُسکی نسل سے ہین اور اُسکے بڑے بیٹے بہوا کی اولاد مین بیراڑ
کثیر الاولاد ہوا ہے جو مہراج کا چہٹی پشت مین دادا تہا - اسکی اولاد مین کپورا اور جودہ
کوٹ کپورہ والا - ڈلا تلونڈی والا اور جودہ کوٹ سمیر والا سلطنت مغلیہ کے ضعف کے
زمانہ مین اپنے ہمقومون مین کچہہ کچہہ طاقت ور ہوئے ہین - جسوقت مہراج پیدا
ہوا تہا معلوم ہوتا ہے کہ اُسوقت قوم سدہو اور بیراڑ کو بسبب کثرت اور وفور اُنکی
قوم کے لوگون کے بہت زور حاصل ہو گیا تہا اور یہہ لوگ بٹہنڈہ - فیروزپور - اور

فریدکوٹ کے اُس جانب مین رہتے تہے جو ذرا زیادہ ریگستان کی طرف ہی اور
چونکہ اُس زمانہ مین وہ ملک ویرانی اور بے آبی کے باعث سے غیر قومون
یا بادشاہی فوج کے حملون سے محفوظ تہا اسلئے اس قوم کے لوگ جنگلی ریاست
اور حکومت انندراؤ کے زمانہ کے بعد سے جاتی رہی تہی اُس محفوظ او رغیر آباد
جنگل مین غارتگری سے اپنی اوقات بسر کرتے تہے اور زراعت اور آبادی کیطرف
مایل نتھے اور جیساکہ ایسی حالتون مین دستور ہے خانہ بدوشی اس قوم کا طریق
ہوگیا تہا اور کسی مسکن او رمقام کے زیادہ پابند نتھے چنانچہ پایا جاتا ہے کہ مہراج کے
زمانہ تک وہی خانہ بدوشی اور غارتگری سے اوقات بسر کرنیکا طریق اس قوم مین
قایم تہا۔ مگر مہراج نے بیدووالی کو اپنا مسکن قرار دیا جو بٹہنڈہ کے متصل ایک
گانون ہے اور اپنی قوم مین ایک طرح کی سرداری کے ساتھہ بسر کی۔ اُسکا بیٹا
اور پوتا سُتّو اور پکّہو بہی اسیجگہہ رہے لیکن پکّہو کے بیٹے موہن نے بیدووالی
سے نکلکر بہولر قوم کے جاٹون سے اُس زمین کو جہان اب موضع مہراج آباد ہے
لڑ کر چہین لیا اور اس گانون کو اپنے دادا کے نام پر تقریباً عہد شاہجہان بادشاہ
مین (جو ۱۶۲۸ء سے ۱۶۵۸ء تک ہندوستان کا فرمان روا تہا) آباد کیا جسکی زمین
بہ نسبت اُنکے سابق مسکن کے زیادہ زرخیز تہی اور ایک شخص پر انا نام کے ستار

جو مہراج کی آبادی مین حاکم تہا اور موہن کے مقتدا گرو ہرگوبند[۵] صاحب
اور اُنکے مریدون کو تکلیف دیتا تہا ایک سخت لڑائی ہوئی جسمین پرانا موہن
کے بیٹے کالا کے ہاتہہ سے مارا گیا اور انکی فتح ہوئی پہر بادشاہی فوج سے لڑائی
ہوئی جو گرو ہرگوبند صاحب کے تعاقب مین آئی تہی اور بسبب ملک کی ویرانی
کے جو کوسون آبادی کا نام تہا پانی اور رسد کے بہم نہ پہنچنے کے باعث سے
ناکامیاب واپس چلی گئی اور اس سبب سے موہن اور اُسکی قوم کی طاقت
کو اور بھی تقویت ہو گئی لیکن موہن ایک سخت قومی لڑائی مین مع
اپنے شجاع بیٹون رُوپ چند اور کُل چند کے مارا گیا جو اپنے بہائی
کوٹ کپورہ والون کی حمایت مین بہٹی راجپوتون سے جو بہٹنیر[۵ع] کے مالک

[۵] یہہ صاحب سکہون کے چہٹے گرو تہے جو اپنے باپ گرو ارجن صاحب کے بعد سجادہ نشین ہوے اور اکتیس[۳۱]
برس دو مہینے کے بعد چیت سُدی دسمی ۱۶۹۵ بکرمی کو دنیا سے رحلت کر گئے ان سے پہلے
گرو ارجن صاحب گرو رام داس صاحب گرو امرداس صاحب گرو انگد صاحب گرو بابا نانک صاحب بہ ترتیب
نام گذرے ہین ۔ ۱۲ مولف

[۵ع] یہہ شہر بہٹنڈہ سے چہتیس میل کے فاصلہ پر گوشہ جنوب و مغرب مین واقع ہے یہان بہی ویسا ہی
قلعہ بنا ہوا ہے جیسا بہٹنڈہ مین ہے اور بالفعل یہان عملداری مہاراجہ بیکانیر کی ہے۔ آٹہوین صدی
عیسوی کے وسط مین یہہ قلعہ چوہان راجپوتون کے قبضہ مین تہا اور گیارہوین صدی مین

اور حاکم تھے اُسکو نیچا آئی تھی اور اسی سبب سے اس خاندان کا عروج جو شروع
ہوا تہا تہوڑی دیر رک گیا تا انکہ روپ چند خلف موہن کے نامور فرزند سردار
پہول جو تقریباً ۱۶۷۶ب / ۱۶۱۹ء مین علی اختلاف الاقوال بیدو والی یا مہراج مین
پیدا ہوئے تہے اور اپنے باپ کی وفات کیوقت بارہ برس کے تہے جوان ہوئے
اور جب کوٹ کپورہ والون نے بہٹیون سے دوبارہ ایک سخت لڑائی لڑنیکا
ارادہ کیا دیا چند عرف کالا خلف موہن اور سردار پہول جنکو جد و پدر کے انتقام
کے خیال نے بیچین کر رکہا تہا اپنے لوگون کو جمع کرکے اُنکے شریک ہوئے اور بہٹنڈہ
کے قریب موضع بہکر سر کے مقام بہٹیون سے لڑائی ہوئی جسمین کالا اور سردار پہول
نے سخت حملے کرکے راجپوتون کے سردار حیات خان کے کئی رشتہ دارون کو اپنے
ہاتہ سے مارا اور حیات خان کو شکست دیکر بہٹنیر تک اُنکا تعاقب کیا اور سردار

چوہان راجہ اجمیر کا خراج گذار ہونا اسکی تاریخ سے ثابت ہے اُس زمانہ مین دریائے ستودرا
اسکی فصیل کے نیچے بہتا تہا جو ڈاکٹر اولڈہم صاحب کی تحقیقات کے موافق دریائے ستلج
کی ایک دوسری شاخ تہی اب اُسکی جگہہ دریائے گہگرا اسکے نیچے بہتا ہے جو پہاڑون کے
نزدیک ایک بڑا دریا ہے اور یہان آکر ایک چہوٹا سا نالہ بنگیا ہے جو برسات مین کچہہ طغیانی
آجاتا ہے ورنہ باقی اور تمام موسمون مین خشک پڑا رہتا ہے ۱۲-مولف

پھول نے کچھ عرصہ کے بعد ایک گانو پھول[1] نامی اپنے نام پر آباد کیا۔ اِس گانون کو آباد ہوئے تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا کہ عیسیٰ خان راجپوت نے جسنے سلطنت کے ضعف اور سستی اور اپنے بہنوئی نواب حسین خان کی تقویت سے جو قصور کا رہنے والا پٹھان تھا تاخت تاراج کے ذریعہ سے ایک صورت ریاست اور سرداری کی بہم پہنچائی تھی اور اِن روئے دریائے ستلج متصل فیروزپور ایک موضع بنام کوٹ عیسیٰ خان آباد کرکے رئیس بن بیٹھا تھا بغیر کسی حیلہ و بہانہ کے اُنپر حملہ کیا سردار پھول جو اسوقت پوری طاقت اُسکے مقابلہ کی نرکھتے تھے وہان سے ٹل کر اپنے مسکن قدیم بیدوالی کو چلے گئے اور عیسیٰ خان نے موضع پھول کو لوٹ لیا اور ایک شخص مولا سنگھہ نامی قوم جاٹ کو وہانکا زمیندار بناکر واپس چلا گیا اور یہہ صدمہ اُٹھاکر چند روز بیدوالی مین بیٹھے ہوے انتقام کی تدبیرین کرتے رہے اور آخر اپنی قوم کے لوگون کی مدد سے مولا سنگھہ کو خارج کرکے بدستور موضع پھول پر قابض ہوگئے اور عیسیٰ خان کے علاقہ پر چڑہائی کی اور اُسکے باپ دولت خان سے ایک سخت لڑائی لڑکر فتح پائی جسمین بہت سامان و اسباب ہاتھہ آیا۔ اب ایک اور لڑائی بھٹنیر والون سے پیش آئی

[1] یہہ گانون ریاست نابھہ کے قبضہ مین ہے اور بالفعل ریاست موصوف کے ضلع جنگل کی نظامت کا دفتر یہان رہتا ہے۔ ۱۲ مولف

جسمین حیات خان حاکم بہٹنیر کے بھتیجے محبت خان اور محبوب خان مارے
گئے اور کہیت انکے ہاتہہ رہا۔اس لڑائی کا باعث یہہ ہوا تہا کہ بہٹنیر والونے
ڈلّا بیراڑ ساکن تلونڈی کی روزمرّہ کی لوٹ مار اور تکلیف دہی سے تنگ آکر
یہہ ارادہ کیا تہا کہ ڈلا پر چڑہائی کرین۔چونکہ ڈلا انکا ہمقوم تہا اُسنے انسے مدد چاہی
اور یہہ اس خیال سے کہ بیراڑون کی ہار جیت درحقیقت انکی ہار جیت ہے اُسکے
شریک ہوگئے اور بہٹیون کے حملہ کا انتظار نکرکے خود اُنکے ملک پر چڑہ گئے
جسمین فتح کامل انکو نصیب ہوئی اسوقت مین کہ بسبب متواتر فتوحات کے
سردار پہول کی طاقت اور جرات بہت بڑہ گئی تہی اور ایسا زمانہ تہا کہ سلطنت
کو کمزور دیکھکر جابجا لوگ سرکش اور آزاد ہوتے جاتے تہے۔حاکم بادشاہی
متعینہ جگرانون نے ادائے زرخراج کیواسطے اُنپر تقاضا کیا اور جب اُنہونے
بسبب اپنی طاقت کے اسکی کچہہ پروا نہ کی حاکم مذکور موضع پہول پر چکایک
چڑہ آیا اور بہت سے مویشی اور گانون کے لوگون کو گرفتار کرکے لیگیا یہہ اسوقت
کہین باہر گئے ہوئے تہے جب گانون مین آئے اور یہہ حال سنا تو نہایت
سرعت اور چستی سے اُسکا تعاقب کیا اور باہم لڑائی ہوکر حاکم مذکور کو شکست
ہوئی اور وہ پکڑا گیا اور یہہ اُسکو پہول مین لے آئے مگر دور اندیشی کرکے

اسکو نہایت عزت سے رکہا اور کسی طرح کی تکلیف نہونے دی۔

سردار پہول کی وفات کا عجیب سبب

انکی وفات کی نسبت ایک عجیب روایت کی گئی ہے کہتے ہین کہ انہون نے بابا سمیر پوری جوگی سے حبس دم کا عمل سیکہا تہا جس سے جوگیون کے عقیدہ کے موافق تمام جسم کی روح دماغ کے کسی مقام مین جمع ہوکر آدمی مثل مردہ کے ہوجاتا ہے اور جب چاہتا ہے پہر اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے اور جوگیونمین تزکیہ نفس کا یہہ ایک عمدہ طریقہ گنا جاتا ہے اور اس راز سے سوائے انکی ایک زوجہ کے کوئی واقف نہتہا تقریباً ۱۶۵۲ء مین ستر برس کی عمر مین جو وہ کسی شاہی مطالبہ کے سبب سے سرہند مین بلائے گئے اور حاکم نے انکو قید کردیا اور وہان ایک روز حسب عادت حبس دم کا عمل کیا۔ لوگون نے جو اس امر سے واقف نتھے انکو مردہ سمجھکر وہان سے لاکر متصل موضع بہادر پور جو پرگنہ دہنولہ عملداری ریاست نابہہ مین واقع ہے مذہب کی رسم کے موافق آگ مین جلادیا۔ غالباً انکو سکتہ کی بیماری ہوئی ہوگی جس سے حس وحرکت باطل ہوکر انسان مردہ سا ہوجاتا ہے کیونکہ ضعیفی اور قید اور مایوسی کے خیالات نے انکے دل اور دماغ کو بہت ضعیف کردیا ہوگا جس سے ایسی بیماریان انسان کو لاحق ہوجاتی ہین اور لوگون نے

نادانی سے اسکو نہین سمجہا اور یہہ بیہودہ روایت گہڑلی جو علم طب کے قواعد کے موافق شاید ناممکن الوقوع ہے۔

سردار راجچند عرف راما کی ولادت اور رفتہ رفتہ اُنکے اقتدار اور ثروت مین ترقی

اگرچہ سردار پہول کے دو بیبیون سے چہہ بیٹے تہے لیکن ہم صرف سردار راجچند عرف راما کا حال لکہتے ہین جو نامور خاندان پٹیالہ کے مورث ہین یہہ تخمیناً سمت ۱۶۹۶ مین پیدا ہوئے تہے اور اگرچہ ابتدا ہی سے صاحب ہمت و جرات اور اپنے بڑے بہائی تلوک چند عرف تلوکا کے گویا داہنا ہاتہ تہے۔ لیکن جسقدر ثروت تلوک چند کو حاصل تہی شروع مین انکو نہ تہی مگر جب ایک روز لٹیرون کا ایک گروہ جو کسی جگہہ سے بہت سا مال اور گہوڑے اور بیل لوٹ کر لایا تہا اتفاقاً موضع پہول سے قریب ہو کر نکلا انہون نے جرات کر کے تہوڑے سے آدمیون کے ساتہ اُس سے وہ سب مال چہین لیا اور اِس سے انکی جُرات و ہمت کو ایک طرح کی اشتعال ہو گئی اور انہون نے اپنے بزرگون کی قدیمی شکارگاہ یعنی بہٹیون کے ملک پر دہاوے کرنے شروع کردیئے اور حسن خان رئیس بہٹنیر کے ساتہ ایک بڑی لڑائی ہوئی جسمین اُسکو شکست ہوئی اور وہ بہٹنیر کی طرف بہاگ گیا اور

بہت سے گہوڑے اور اسباب اُسکا اُنکے ہاتہہ آیا۔ اب اُنہون نے عیسیٰ خان
سے لڑنیکا ارادہ کیا جو اُن کے باپ کا دشمن تہا اور دونون جانب سے تیاری
ہوکر جنگ عظیم واقع ہوئی۔ اسمین بہی خوش قسمتی سے اُنہین کی جیت رہی اور
بہت سا مال و اسباب ملگیا۔ اس زمانہ مین سلطنت مغلیہ کا زوال شروع ہو گیا
تہا اور اُسکو دریائے جمن کے اُسطرف کے مُلک پر حکومت قایم رکہنی دشوار تہی
۔ پس اُنہون نے اپنی ثروت اور حکومت کو وسعت دینے کیواسطے اس موقع کو
غنیمت سمجہا اور یہہ عمدہ تدبیر اختیار کی کہ حاکم سرہند سے اپنے ایک رشتہ دار
چین سنگہہ نامی کے ذریعہ سے جو اُسکے دربار مین ذی رسوخ ہوگیا تہا قرب وجوار
کے مُلک کی مالگذاری اپنے ذمہ لیلی اور اسکو بہی اپنے ساتہہ رکہا لیکن یہہ شخص
اپنے اُس رسوخ کے گہمنڈ سے اپنے حصّہ پر قناعت نکرکے زیادہ ستانی کرتا تہا
اور بالآخر حاکم مذکور کے پاس لگاؤ بجہاؤ کرکے انکے معاملات مین خلل انداز ہونے
لگا اسواسطے اُنہون نے اپنے بڑے بہائی چودہری تلوک چند کی صلاح
سے اسکو مار ڈالا اور سلطنت کے ضعف کے سبب سے کسی نے اُسکی بات
بہی نپوچہی لیکن یہہ قتل بے انتقام کے نرہا اور تقریباً ۱۷۱۴ء مین جبکہ
اُنکی عمر چہتر برس کی تہی مقتول کے بیٹون نے قابو پاکر کو قتلہ ہالیہ



شبیہ مبارک جناب مُعلی القاب مہاراج بابا آلا سنگھہ صاحب بہادر بانی
ریاست پٹیالہ

کے مقام اِنکے خون سے اپنے باپ کے انتقام کی پیاس بجہائی۔

مہاراج آلا سنگھہ صاحب بہادر کا دشمنون سے اپنے والد ماجد کے خون کا انتقام لینا اور اُنکی ترقی اقبال

سردار رآما کے چہہ بیٹون مین سے مہاراج[1] آلا سنگھہ بہادر جو تقریباً ۱۷۵۲ب ۱۶۹۵ع مین موضع پہول مین پیدا ہوئے تہے اور اِس نامور ریاست کے بانی ہین اِس وقت تیئیس ۲۳ برس کے تہے اور بمقتضائے غیرت اپنے والد کے انتقام کا اُنکو بہت خیال تہا چنانچہ اِس سے دو برس کے بعد جب خبر ملی کہ چین سنگھہ کے تینون بیٹے اگرسین۔ کمالا۔ اور بیرو موضع گمٹی مین بہ جمعیت قلیل موجود ہین مہاراج باتفاق اپنے بہائی تہہا کے چُنے ہوے سپاہی ہمراہ لیکر اُنپر چڑہ گئے اور باہم مقابلہ ہوکر کمالا اور بیرو مارے گئے اور اگرسین اپنے چند ہمراہیون سمیت بہاگ گیا مہاراج کی پیشانی پر بہی نیزہ کا ایک ہلکا سا زخم آیا اور انہون نے جاکر انکے مسکن موضع تیسے کے کو لوٹ کر برباد کردیا۔ اب موضع سنگھیڑہ کے زمیندارون نے اپنے حاکم رائے کلہا رئیس کوٹ وجگراؤن کے ظلم سے ناراض ہوکر مہاراج کا تہانہ اپنے گانون مین بٹہالیا اور اِس سبب سے کئی مرتبہ اُس سے لڑائی ہوئی

[1] یہہ لفظ ہمنے صرف تعظیماً اختیار کیا ہے ۔۱۲۔ مولف

اور مہاراج نے موضع مذکور کے مقدم بہیر بہان کی تحریک سے ۱۱۶۳ھ ۱۷۴۹ع
مین اسکے قریب برنالہ کو آباد کیا (جو اب سرکاری کاغذون مین اناحد گڈہ
لکہا جاتا ہے اور جبتک سرہند وغیرہ قبضہ مین نہین آیا تہا اور پٹیالہ آباد ہوا
تہا یہی اس ریاست کا دار الحکومت تہا) اور بہدوڑ کا رہنا ترک کر کے
اسی جگہہ آ رہے۔

کنور ہردول سنگہہ صاحب بہادر کا حملہ موضع نیمہ پر اور راجپوت سردارون سے لڑائی اور انکی شکست

سنگہیرہ کا تصرف رئیس کوٹ کے ساتہہ خصومت کا باعث ہو ہی چکا تہا اب برنالہ
کی آبادی سے سوندہے خان کے ساتہہ جو رئیس کوٹ کا رشتہ دار اور چند
دیہات متصلہ کا مقتدر زمیندار تہا عداوت کی بنیاد پڑی اور اگرچہ اسکی زندگی
مین کوئی ایسی لڑائی نہین ہوئی جو ذکر کے قابل ہو لیکن جب وہ مرگیا
اور اسکے بیپالک نگاہی خان اور اسکی اولاد مین نزاع برپا ہو کر نگاہی خان
نے مہاراج کی نوکری اختیار کر لی مہاراج کے بڑے صاحبزادے کنور ہردول سنگہہ
صاحب بہادر نے باتفاق اسکے موضع نیمہ پر یورش کی جہان سوندہی خان

---

[1] یہہ برنالہ سی نیدرہ میل جنوب مغرب کیطرف چہوٹا سا قصبہ ہے جسکو مہاراج کے چہوٹے بہائی وتا نے جو جاگیرداران بہدوڑ کا مورث ہے مہاراج کی اعانت سی ۱۱۷۰ھ میں آباد کیا تہا ۱۲ مولف

رہتا تھا اور اسکو بعد از جنگ تاخت و تاراج کرکے سوندھے خان کی اولاد کو وہان سے نکالدیا اور اسکی زمین موضع برنالہ کے شامل کر لی اس سبب سے رائے کلہا رئیس کوٹ اور ولیر خان ہلوارہ والہ اور قطب الدین خان ملسیہان والہ اور اور راجپوت ہمقوم سوندھے خان اور جمال خان[1]

[1] خاندان مالیر کوٹلہ کا مورث اعلی شیخ صدر جہان ایک باخدا بزرگ شخص تہا یہہ شخص جلال آباد کے قریب کا رہنے والا سروانی قوم کا پٹہان تہا جو ۱۴۶۶ء مین عہد سلطان بہلول لودی مین اپنے وطن سے اسملک مین آیا تہا چونکہ سلطان کو اکثر علما و مشایخ کی صحبت پسند تہی اور وہ انکا بہت ادب اور تعظیم کرتا تہا اسنے ہمقوم اور بزرگ سمجہکر اپنی بیٹی کا نکاح شیخصاحب سے کردیا اور چندگانون جاگیر مین مقرر کردیئے جنمین سے ایک گانون بہومنی نامی تہی جگہہ انہون نے قصبہ مالیر کو آباد کیا۔ انکے تین بیٹے تہے جنمین سے شیخ حسن شاہزادی کے پیٹ سے تہا اور باپ کیطرح وہ بہی درویش مسلک تہا اور اسکی اولاد بہی درویشانہ ہی بسر کرتی رہی جو اب شیخصاحب کے مقبرہ کی مجاور ہے۔ مگر دوسرے لڑکون شیخ موسی اور شیخ عیسی کی نسل نوکری پیشہ ہوئی۔ انمین سے ایک شخص بایزید خان نامی نے مالیر کے متصل قصبہ کوٹلہ کو تقریباً ۱۶۵۶ء مین آباد کیا جسکے نام سے اب یہہ ریاست مشہور ہے بایزید خان کے پانچ بیٹے تہے جنمین سے فیروز خان کے بیٹے شیر خان نے شیرپور بسایا اور اسمین ایک قلعہ بنایا جسکو مہاراجہ آلا سنگھ نے پٹہانون سے چہینکر ریاست پٹیالہ مین شامل کرلیا۔ اسی کا بیٹا جمال خان تہا جسکا متن مین ذکر ہے جمال خان اور اسکے بزرگ سلاطین دہلی کے ملازم اور چکلہ سرہند مین معزز عہدون پر ممتاز تہے اور جو علاقہ جو بالفعل انکی اولاد کے قبضہ مین ہے مع اس تمام علاقہ کے جو کچہہ مہاراجہ آلا سنگہہ اور امر سنگہہ صاحب بہادر نے اور کچہہ مہاراجہ آلا سنگہہ بہادر کے چہوٹے بہائی سردار بختمل اور انکے فرزند سردار مان سنگہہ مورث اعلی خاندان بہدوڑ نے مختلف اوقات مین دبالیا انکی جاگیر مین تہا۔ جب سلطنت مین ضعف آیا اور چکلہ سرہند کا چسدان عب

رئیس کوٹلہ مالیر انتقام کے واسطے جمع ہوئے اور نواب

داب نزاع اسکے اور بھیونکی طرح یہہ بھی رفتہ رفتہ آزاد اور خودسر رئیس بنگئے۔ جمال خان کے پانچ بیٹے بہیکن خان بہادر خان عمر خان۔ اسد اللہ خان اور عطاء اللہ خان یکے بعد دیگرے موافق رسم خاندان کے رئیس ہوئے مگر بالفعل صرف بہادر خان اور عطاء اللہ خان کی نسل باقی ہے اور اور تمام شاخین رفتہ رفتہ منقطع ہوگئین۔ بہادر خان کی اولاد مین انکے پوتے غلام محمد خان صاحب موجود ہین اور انکے کئی صاحبزادے ہین۔ عطاء اللہ خانصاحب کی شاخ مین انکے پڑپوتے نواب محمد ابراہیم علیخانصاحب بہادر اور محمد عنایت علیخان صاحب ہین۔ سولہوین جولائی ۱۸۷۱ء کو جب نواب سکندر علیخانصاحب مرحوم نے جو جمال خان کے بڑے بیٹے بہیکن خان کی اولاد مین تھے اور دستور خاندان کے موافق اسوقت رئیس تھے لاولد قضا کی بابت حق مسندنشینی غلام محمد خان اور ابراہیم علیخانصاحب مین جھگڑا ہوا یہہ مقدمہ بہت پیچیدہ تہا۔ شرع شریف محمدی کا بھی لحاظ رکھنا واجب تہا۔ دعویدارونکی حیثیت کا خیال تہا اور رواج خاندان پر توجہ واجب تھی اور ان سب امور کے علاوہ جو سند نواب سکندر علیخانصاحب کو ۱۸۶۲ء مین سرکار انگریزی سے ملی تھی جسمین یہہ درج ہے کہ اگر کوئی وارث صلبی نہوگا تو سرکار انگریزی اس شخص کو انکے علاقہ کا رئیس منظور کریگی جو از روے شرع محمدی حق وراثت کا رکہتا ہوگا اُسکے معنی قایم کرنے تھے اور چونکہ موافق دستور العمل مجوزہ کرنل ہیکس صاحب کمشنر و ایجنٹ گورنر جنرل انبالہ کے جو ۱۸۲۰ء مین مرتب ہوا تہا ہر ایک رئیس شاخ خاندان مالیر کوٹلہ یعنی شاخ بہیکن خان بہادر خان اور عطاء اللہ خانصاحب کو اپنے اپنے علاقہ مین اختیار حاکمانہ حاصل تھے لو شہر مالیر کوٹلہ مین بھی انکے اپنے حصونمین انکو اختیارات مذکورہ کے استعمال کا اختیار تہا اور اسکا نتیجہ یہہ تہا کہ طرح طرح کے جھگڑے برپا ہوتے رہتے تھے اور غایت درجہ کی بد انتظامی اور فتور رہتا تہا۔ سرکار نے اسکی اصلاح کا بھی موقع دیکھا اور اگرچہ از روے رسم خاندان مسندنشینی غلام محمد خانصاحب کا حق تہا مگر خانصاحب کے بیجا اخراجات اور بیماری قرضداری اور بد انتظامی اور نواب محمد ابراہیم علیخانصاحب کی اچھی تربیت وغیرہ کے لحاظ

سید اسد علیخان[۵۴] بہادر فوجدار دوآبہ جالندہر کو اپنے ساتہہ شریک کے

سے ان سب وجوہات پر نظر کرکے ۱۸۵۷ء مین نواب ابراہیم علیخان صاحب بہادر کو جنکی عمر
اُسوقت قریب پندرہ سال کے تہی منصب نوابی پر ممتاز فرمایا اور چالیس ہزار روپیہ کا علاقہ نواب مرحوم کے
علاقہ مین سے غلام محمد خانصاحب کو دیدیا اور شہر کوٹلہ مالیر پر کامل اختیار نواب صاحب کو عطا ہوا اور یہہ لکہا گیا کہ جو اختیارات
ابتک غلام محمد خانصاحب کو حاصل تہے وہ صرف اُنکی حیات تک حاصل رہینگے اور بعد انکے ان اختیارات دیوانی و پولیس
رئیس کیطرف منتقل ہوگا اور صرف وصول مال کا اختیار اولاد غلام محمد خانصاحب اور نواب صاحب
کے چہوٹے بہائی عنایت علیخانصاحب کو رہیگا ۔ شہر کوٹلہ لودیانہ سے ستائیس میل جنوب کی طرف
ہے اور ایکسوتین گانون اس علاقہ کے ہین ۔ آبادی قریب پچہتر ہزار آدمی کے ہے اور اس کل
علاقہ کی آمدنی قریب تین لاکہہ روپیہ سال کے اور رقبہ ایکسو پینسٹہہ میل مربع ہے اور نو ضرب توپ
رئیس کی سلامی سرکار انگریزی سے مقرر ہے ۱۲ ۔ مولف ۔

۵۴ انکے چچیرے بہائی نواب سید فقیر اللہ خان اور نواب سلطان علیخان بہادر بہی تہانہ اور لودیانہ کے
فوجدار تہے ۔ انکی اولاد قصبہ جگرانون مین آباد ہے ۔ مولوی سید رجب علیخان بہادر ارسطو جاہ
جو ایک مشہور و معروف شخص تہے نواب سید فقیر اللہ خان بہادر کے پرپوتے تہے ۔ اُنہونے اپنی موروثی جاگیر
مین سے قریب تین ہزار روپیہ کی آمدنی کی جاگیر سرکار انگریزی سے دوامی کیواسطے حاصل کی اور ستائیسوین
ستمبر ۱۸۶۹ء کو دنیا سے رحلت کرگئے اُنکے دو بیٹے مولوی سید شریف حسن خان اور مولوی
سید شریف حسین خان موجود ہین ۔ یہہ دونون بہائی بہت لیئق اور صاحب علم و فضل ہین نواب
سید سلطان علیخان کی اولاد کو اگرچہ اپنے بزرگون کی سی ثروت حاصل نہین مگر دولت علم سے
محروم نہین ہین ۔ مولوی سید مقرب علیخان عربی کے نہایت عمدہ ادیب ہین اُنکی انشا کی
تعریف صاحب العجائب دہلی اور الراغد تونسی نے اپنے پرچون مین کی اور اخوروہنری پلم

برنالہ پر چڑہ آئے اور جنگ عظیم واقع ہوئی جسمین فوجدار شاہی مارا گیا جو مخالفون کی تقویت کا باعث تہا اور اُنمین بہاگڑ پڑگئی اور بہت سی لُوٹ مہاراج کو ملی اور تمام مُلک مین انکا رعب بیٹہہ گیا اور اِنہون نے بہت سے دیہات مثل ادہہ وال اور شیرون وغیرہ کے جو غیر آباد پڑے تہے آباد کئے اور بہت سے گانون فتح کرکے اپنا قبضہ کرلیا اور انکی جرات وجلادت کی خبر دہلی کے اہل دربار کے کانون تک بہی پہونچگئی اور وہ انکو کچہہ چیز سمجہنے لگے۔ یہہ ایسا وقت تہا کہ محمد شاہ شہنشاہ دہلی کے دربار مین بالکل مسخرے بہرے ہوئے تہے اور بادشاہ کا قلمدان اسکی کوکی بی رحیم النسا کے سپرد تہا اور وہی صاحب دستخط تہی۔ عرایض پر اُسی کے احکام جاری ہوتے تہے۔ نظام الملک آصف جاہ جو منتظم اور دانشمند وزیر تہا جب کچہہ پیش نہ چلی ناراض ہوکر دکن کو چلا گیا تہا اور بادشاہ سلامت کو سوائے

صاحب پروفیسر عربی کیمبرج کالج نے جو عربی فارسی اور اُردو زبان کے خوب ماہر ہین انکی تحریر کو علمائے مصر وشام پر ترجیح دی۔ یہہ پانچ سال تک عربی اخبار النفع العظیم لاہل ہذا الاقلیم کے جو لاہور مین چہپتا تہا اڈیٹر رہے ہین۔ انکے بڑے بہائی مولوی سید فرزند علیخان مرحوم فرخ تخلص فارسی کے زبردست شاعر تہے انکی تصنیفات سے کئی مثنویان اور قصاید اور غزلیات وغیرہ فارسی کا بہت بڑا مجموعہ انکے خاندان مین موجود ہے اور انکے تیسرے بہائی سید امداد علیخان بہی شاعر ہین۔ ۱۲ مولف۔

بہڑوسے بہگتیون اور ڈوم ڈہاریون کی باتین اور گانا بجانا سننے کے سلطنت کے کاروبار کیطرف مطلق توجہ نہی اور سرہند کے گرد و نواح کے ملک اور نالی[1] کے علاقہ مین ڈاکے پڑتے اور راستے لٹتے تہے اور وہ بہت غیر آباد تہا چنانچہ ایک فرمان سے جو اکیسوین رمضان ۱۱۳۱ ہجری کو شہنشاہ موصوف نے مہاراج کے نام صادر فرمایا تہا اور نواب میر منو خان اور سمیع یار خان کے ہاتھ انکے پاس بہیجا تہا اور اسمین حکم تہا کہ بہدوڑ کا رہنا چہوڑکر سرہند مین سکونت اختیار کرین اور ملک کا انتظام کرین اور یہہ بہی درج تہا کہ تمہارا انتظام دیکہکر راجگی کا خطاب تمکو دیا جائیگا۔ اسکی تصدیق ہوتی ہے۔

مہاراج کے حملے بہٹی راجپوتون پر

چونکہ بہٹیون سے پرانا عناد چلا آتا تہا اور بادشاہی فرمان کے آجانے سے اسکی اجازت بہی گویا حاصل ہوگئی تہی مہاراج نے انکے ملک پر تصرف کا ارادہ کیا اور اس غرض سے الہ داد خان بوناوالہ اور عنایت خان و دولت خان بولاڈہ والے اور باقر خان ہریاؤ والہ پر حملے شروع کئے جو محمد امین خان رئیس بہٹنیر کے بہائی برادر تہے اور یہہ حملے تقریباً سمبت ۱۷۹۰ تک برابر جاری رہے

[1] موونک اور فتح آباد وغیرہ کا علاقہ جسمین دریائے گہگر گذرتا ہے اسکو نالی کا علاقہ کہتے ہین ۱۲ المولف

اور اگرچہ اس دس سال کے عرصہ مین مختلف مقامات پر لڑائیان ہوتی ہین لیکن کبھی کوئی ایسی لڑائی نہین ہوئی جسکا حال تاریخ مین لکھنے کے قابل ہو

نواب علی محمد خان بہادر کا سرہند کا چکلہ دار مقرر ہو کر آنا اور مہاراج کو نظر بند کر لینا اور انکا قید سے نکلجانا

۱۷۹۸ب ۱۷۴۱ع موافق سنہ ۱۱۵۴ ہجری مین جب نواب علی محمد خان[1] بہادر اخیر زمانہ محمد شاہ

[1] اس اقبالمند شخص کا حال جیسا سیر المتاخرین وغیرہ نے یون لکھا ہے کہ داؤد خان افغان عالمگیر کے عہد مین جب اپنے ملک سے ہندوستان مین آیا اور نوکری نملنے کی وجہ سے قزاقی کرکے بسر اوقات کرنے لگا ایکدن اُسنے راہ مین ڈیڑہ برس کا لاوارث لڑکا پڑا پایا۔ چونکہ اُسکے کچھ اولاد نتھی اُسنے اسکو لیکر پالا اور علی محمد خان نام رکھا اور مرتے وقت اسکو اپنا وارث کرگیا چندروز بعد یہہ خوش نصیب جوان بہار سنگھ فوجدار بریلی کا ملازم ہوا اور اسی سبب سے اسکا عروج شروع ہوا اور رفتہ رفتہ یہانتک نوبت پہنچی کہ نوبت خانہ ڈیوڑہی پر رکھوا نواب کہلانے لگا اور جب کسینے کہا کہ یہہ باتین کرنی بدون حکم شاہی کے زیبا نہین تو کہا بادشاہ کے حکم کی ضرورت ملازمون اور نوکرون کو ہے جو شخص خود شمشیر زنی سے ملک حاصل کرے اُسکو ان حکمونکی احتیاج نہین شدہ شدہ جب یہہ خبرین دربار دہلی مین پہنچین ہرنند فوجدار مراد آباد کے نام حکم آیا کہ علی محمد خان کو سزا دے لڑائی ہوکر ہرنند مارا گیا اور علی محمد خان کی فتح ہوئی بادشاہ کا مدت سے گنگا پار کے ملک کی سیر کرنیکا ارادہ تہا اسلئے وہ خود بہت سا لشکر اور توپخانہ ساتھہ لیکر ادہر کو چلا علی محمد خان اوّل تو بہت سنکر ڈرا مگر پہر مقابلہ کا ارادہ مصمم کرکے لڑائی کے لئے مستعد ہوا اور کئی مہینے بادشاہی لشکر کو جنگل مین حیران رکہا اور آخر کار نواب قمر الدین خان بہادر وزیر کو عرضی عفو تقصیر کیلئے لکہی اُسپر بادشاہ نے اس شرط پر قصور معاف کیا کہ دہلی تک لشکر کے ساتہ

مین سرہند کا حکمران مقرر ہوکر آیا - اوّل اوّل مہاراج کی اُس سے بہت موافقت
رہی چنانچہ جب اُسنے رائے کلہا رئیس کوٹ وجگرانون پر فوج کشی کی مہاراج
اس یورش مین اُسکے مددگار تہے اور اسوجہہ سے نواب اُنسے بہت راضی تہا
لیکن جب رائے مذکور اپنے بہائی لکہمّن خان کے لڑائی مین مارے جانیکے بعد
بہاگ کر ستلج کے اُس پار پاک پٹّن کیطرف (جسکا قدیمی نام اَجودہنّ ہے)
چلا گیا اور نواب لوٹ کر سرہند مین آیا اور مہاراج نے یہہ خیال کرکے کہ خود مختار
رئیس ہوکر چکلہ دار شاہی کے دربار مین حاضر رہنا اُنکی خودمختاری کیواسطے
مضر ہے رخصت چاہی - ہیکن خان رئیس کوٹلہ اور اور ہمسایہ سردارون نے
جو رشک اور خوف کے باعث سے دشمنی رکہتے تہے نواب کو کچھہ کچھہ انکی
طرف سے بدظن کردیا اور اُسنے انکو نظربند کرلیا لیکن جب وہ کسی تقریب سے
سنام کو گیا اور مہاراج کو بہی نظربند اپنے ساتھہ لیگیا کرانا می ایک شخص جو اُسی
چین سنگھہ کا قرابتی تہا جسکو مہاراج کے والد ماجد راما نے قتل کروایا تہا اور کچھہ دنونسے
مہاراج نے اُسکو نوکر رکھہ لیا تہا جانبازی کرکے قلعہ مین پہنچگیا اور اُنکو اپنا
لباس پہنا کر اُس مکان سے نکالدیا جہان قید تہے اور خود اُنکی جگہہ ہو بیٹہا اور

قیدیون کی طرح جا بیٹہے یہہ اُسنے قبول کرلیا اور قید سے رہا ہوکر سرہند مین صوبہ دار مقرر ہوا - نواب جیتا
بہادر والی ساتہونود اُسی کی اولاد مین ہین ۱۲ مولف

مہاراج برنالہ پہونچکر نواب سے بدلہ لینے کا سامان کرنے لگے مگر اس سبب سے کہ انہین دنون مین نواب کی بدلی ہوگئی یہہ لڑائی جو اُسکی بدسلوکی کے باعث ہونے والی تہی ملتوی رہگئی اور مہاراج رلّہ جوگہ وغیرہ دیہات کے مطیع کرنے مین مصروف ہوگئے جو سردار جودہ رئیس بٹہنڈہ کی تحریک سے باغی ہوگئے تہے اور پانچ مہینے کے عرصہ مین وہ اُنسے اطاعت کرانے مین کامیاب ہوئے

موضع ڈہوڈان کی آبادی اور فرید خان راجپوت کا قتل اور اُس علاقہ کا مہاراج کے تصرف مین آنا

چونکہ احمد شاہ ابدالی کے ساتہہ لڑائی مین جو مارچ ۱۷۴۸ء مطابق ۱۸۰۵ب مین ہوئی تہی سرہند کے قریب مانوپور کے مقام نواب قمرالدین خان بہادر وزیر کے مارے جانیکے بعد محمد شاہ بادشاہ دہلی بہی مرچکا تہا اور ملک مین بدنظمی اور ابتری پہیل رہی تہی اور سرہند مین کوئی لائق اور منتظم حاکم نہتا مہاراج نے موقع دیکہکر سرہند کی طرف قدم بڑہایا اور تقریباً سمت ۱۸۰۶ مین موضع ڈہوڈان کو آباد کرکے وہان ایک قلعہ بنانا شروع کیا مگر فرید خان راجپوت جو یہان سے دو میل موضع کاکڑہ مین رہتا تہا اِسمین حارج ہوا اُسکو یہہ خیال تہا کہ اگر اُسکے گانون کے قریب قلعہ تیار ہوا تو اُسکی آزادی کے واسطے سخت مضر ہوگا اور چونکہ وہ خود

لڑائی کی طاقت نرکہتا تہا اس سبب سے سامانہ کے بادشاہی حاکم سے مدد مانگنے کو گیا جب اسکی خبر مہاراج کی فوج کے ایک افسر امر سنگھہ نامی کو ہوئی اسنے اسکو رستہ مین جا گہیر لیا اور طرفین سے گولی چلنے لگی اور فرید خان مارا گیا اور اسکا تمام علاقہ جو قریب چوتہائی پرگنہ سامانہ[۵۱] کے تہا مہاراج کے قبضہ مین آگیا اور بہت سے دیہات قرب وجوار پر تسلط ہو گیا۔

قصبہ سنور پر مہاراج کا تصرف اور پٹیالہ کی آبادی

یہہ حال دیکہکر محمد صلاح کہوکہر[۵۲] وغیرہ جو سنور کے پرگنہ مین صاحب رسوخ زمیندار تہے از خود حاضر ہو گئے اور سنور پر (جو ایک اچہا قصبہ پٹیالہ سے تین میل جنوب مشرق کی طرف ہے) مع اُسکے پرگنہ کے چوراسی دیہات کے قبضہ ہو گیا اور مہاراج کا سالا سردار گوبخش سنگہہ کالیکا ایکہزار سوار کے ساتہہ وہان رہنے لگا اور چونکہ اس نومقبوضہ علاقہ پر رعب وداب قایم رکہنے کے واسطے یہان ایک

۵۱ یہہ شہر پٹیالہ سے پندرہ میل جنوب کی طرف ہے اور اگرچہ اب اسکی آبادی بابت تیرہ ہزار آدمی سے زیادہ نہین ہے مگر کسی زمانہ مین یہہ بہت بڑا اور حاکم نشین مقام تہا۔ سلطان جلال الدین فیروز خلجی جو ۱۲۹۰ء مین سلطان معز الدین کیقباد کے بعد تخت دہلی پر بیٹہا تہا اسی سامانہ کا نایب ناظم تہا۔ راقم کا نشو ونما اگرچہ پٹیالہ مین ہوا ہے مگر اصلی وطن یہی اجڑا شہر ہے۔ ۱۲۔ مولف

۵۲ ایک قوم کا نام ہے جو اپنے کو راجپوت بیان کرتی ہے۔ ۱۲ مولف

مستحکم مکان بنایا جانا ضرور تہا مہاراج نے پٹیالہ کا مقام اس مقصد کیواسطے پسند کیا جو اسوقت ایک گمنام اور چھوٹا سا موضع پرگنہ سنور کا تہا اور آج خدا کے فضل سے کثرت آبادی اور خوبصورت اور عالیشان مکانون کے ساتہہ اس نامور ریاست کا دار الحکومت اور پنجاب کے نامی شہرون مین ہے - اور اگلے برس یعنی ۱۷۵۲ء مین وہان ایک کچی گڑہی بنائی گئی یہہ گڑہی یہان نہتی جہان اب پختہ قلعہ بنا ہوا ہے بلکہ اُس سے تہوڑی دور مشرق کیطرف تہی اور ابتک بہی اُسکے کچہہ کچہہ نشان موجود ہین اور اس سبب سے کہ سوڈہی[1] لوگ وہان رہتے ہین سوڈہیونکی گڑہی کے نام سے مشہور ہے۔

عبد الصمد خان چکلہ دار سرہند کا پٹیالہ پر چڑہ آنا اور دہوڈان کے مقام اُسکی شکست

اسوقت لچھمی نراین جو احمد شاہ درانی کے چکلہ دار سرہند عبد الصمد خان محمدزئی کا دیوان تہا بہاگ کر سنور مین چلا آیا اور جب گوربخش سنگہ نے اُسکو چکلہ دار کو ندیا وہ خفا ہو کر سنور پر چڑہ آیا یہہ سنکر مہاراج بھی گوربخش سنگہ کی امداد کیواسطے پٹیالہ مین آگئے اور قصبہ سنور جو اُڑلی کی گون کا تہا گوربخش سنگہ دیوان کو دیدینے

[1] کہتری قوم کی ایک شاخ کا نام ہے ۱۲ - مولف

پٹیالہ مین بہ آیا چندروز یہان لڑائی ہوتی رہی اور آخرکار مہاراج اُسکو ڈہوڈان مین لیگئے جو یہان کی نسبت زیادہ مستحکم مقام تہا اور لڑائی کی یہہ عمدہ تدبیر اختیار کی کہ کسیقدر سپاہ تو قلعہ مین چھوڑدی اور باقی فوج کے ساتہہ وقت بیوقت حکام کی فوج پر باہر سے حملے کرنے اور سرہند کے قرب وجوار کے علاقون کو لوٹنے لگے جس سے وہ نہایت دق ہوا اور آخرکار ایک بڑی لڑائی مین شکست کہاکر سرہند کو واپس چلا گیا۔

سردار جودہ رئیس ٹہنڈہ پر فوج کشی

گینڈا چاہل زمیندار پرگنہ بہیکی کی لڑکی بہائی گوربخش سنگہہ صاحب بانی ریاست کیتہل سے منسوب تھی سردار جودہ رئیس بٹہنڈہ نے خلاف انسانیت اسکا کچھہ خیال نکرکے اُس سے اپنی نسبت کرلی۔ یہہ امر بہائی گوربخش کو سخت ناگوار ہوا اور اُنہون نے اسکی شکایت مہاراج کے پاس کی مہاراج نے اپنے بہتیجے بگہا سنگہہ خلف بہومنا کو جودہ کی فہمایش کیواسطے بہیجدیا مگر اُسنے اُنکے بھی کہنے کا کچھہ خیال نکیا اور اُس عورت سے اپنی شادی کرلی اسپر مہاراج کو بہی طیش آگیا اور بہائی گوربخش سنگہہ صاحب کو ساتہہ لیکر تین چار ہزار سوار کے ساتہہ اُسپر چڑہ گئے جودہ خود کبہی مقابلہ مین نہین آیا مگر اُسکی فوج سے کئی دفعہ لڑائی ہوئی

اتنے مین معلوم ہوا کہ ستلج پار کے سکھون نے دَل[1] باندہا ہے مہاراج نے لوٹ کا لالچ دیکر انکو ادہر آنے کی تحریک کی یہہ تو ایسی لڑائی خود اسے چاہتے تہے جسمین لوٹ معاف ہو پیغام کے پہنچتے ہی فوراً آ شامل ہوئے اور دونون فوجون نے ملکر جودہ کے علاقہ کو لوٹنا شروع کیا اور بہت سے گانون اُسکے انکے قبضہ مین آگئے اور آخرکار دَل کے لوگ تو لوٹ کا مال و اسباب لیکر چلدیئے اور نو مقبوضہ علاقہ مہاراج کے قبضہ مین رہا جسمین سے چند گانون بہائی گوربخش سنگہہ صاحب کو بہی دیدیئے گئے جنکی خاطر سے یہہ لڑائی ہوئی تہی۔

مہاراج کے حملے بہٹی راجپوتون پر

اسکے بعد مہاراج نے بہولاڈہ اور ریوناکے راجپوت سرداروںکی طرف بہر توجہ کی یہہ دیکہکر اُنہون نے بہی اپنے ہمقوم سردارون حسن خان اور محمد امین خان

---

[1] دَل ایسے قزاق سکہون کے لشکر کو کہتے تہے جو لوٹ کے لالچ سے اِدہر اُدہر سے بطور گوریلا جمع ہوکر ملک مین لوٹ مار کرتے اور جب چاہتے متفرق ہو جاتے تہے اس گروہ کا سب سے بڑا سردار کپور سنگہہ فیض اللہپوریہ تہا جو آخر کو نواب کپور سنگہہ مشہور ہوا۔ یہہ خود سر جنگی گروہ فرخ سیر کے زمانہ مین پیدا ہوا تہا جو سلطنت کی کمزوری سے رفتہ رفتہ زور پکڑ گیا اور مذہبی جوش نے اُسکو ایسا قوی کر دیا تہا کہ بہت بڑی اور زبردست فوجون کا مقابلہ کر سکتا تہا۔ انکی بارہ جماعتین تہین اور ہر ایک جماعت کو مثل کہتے تہے ۱۲ مولف

سے مدد چاہی مگر وہ کسی وجہ سے نہ آسکے اور بناچاری اُنکو اپنے ہی دست و بازو پر بہروسہ کرنا پڑا اور آخرکار بڑی مردانگی سے میدان مین لڑکر مارے گئے اور کئی سو آدمی طرفین کے کام آئے اور اُنکا علاقہ مہاراج کے قبضہ مین آگیا جسمین سے تین چار برس بعد بہلاڈہ بہائی گوربخش سنگہہ صاحب کو مروتاً دیدیا گیا جو ابتک اُنکی اولاد کے قبضہ مین ہے اسکے بعد کنور لال سنگہہ بہادر نے قصبہ ٹونک کو فتح کیا - اتفاق یہہ ہوا کہ جب اُنہون نے ایکدن مہاراج سے اپنے واسطے ایک علیحدہ جاگیر مانگی اور اُنہون نے یہہ فرمایا کہ تُم جوان ہو اپنی زور بازو سے اپنے واسطے کوئی جگہہ فتح کرلو تو اُنہون نے سردار خان راجپوت کے اتفاق سے جو ٹونک کا اصل مالک تہا اور بہونہ کے راجپوتون ابو خان اور سلیم خان نے حصار کے بادشاہی حاکم کو نالایق اور کمزور دیکہکر دس بارہ برس سے اُسکو وہان سے نکالدیا تہا اور جب ہی سے یہہ کنور صاحب بہادر کی رفاقت مین بسر کرتا تہا ٹونک پر حملہ کرنے کی ٹہرائی - اگرچہ وہ جانتا تہا کہ اس تدبیر سے ٹونک اُسکے قبضہ مین نہین آیگا لیکن یہہ سوچکر کہ دشمنون سے انتقام لینے کا یہہ اچھا موقع ہے جبکہ ابو خان اور سلیم خان کہین باہر گئے ہوئے تہے موقع پاکر معہ چند ہمراہیون کے قلعہ مین جا گہسا

اور توپین چلاکر کنور صاحب کو اپنی کامیابی سے مطلع کیا۔ وہ فوراً اپنی سپاہ لیکر وہان جا پہنچے اور ٹونک اور اُسکے قرب وجوار کے دیہات پر قبضہ کرلیا اسکے بعد مہاراج نے باتفاق اپنے ان شجاع اور لیئق فرزند کے متواتر حملون مین ٹوہانہ۔ جمال پور۔ دہارسول اور شکرپورہ کو جو بہٹیون کی ریاست کے بڑے بڑے قصبے اور گانون تہے فتح کرلیا۔ یہہ دیکہکر محمد امین خان نے حصار کے حاکم نواب نصیر خان سے مدد چاہی اُسنے کچہہ فوج بہیجدی اور ٹونک کے قریب کہوڈال کے مقام لڑائی ہوئی جسمین بہٹیونکو شکست ہوئی۔ دوسری لڑائی رامپورہ مین یہہ ہوئی اسمین جب لڑتے لڑتے دو دن گذر گئے تیسرے دن مہاراج نے رات کیوقت اُنپر چہاپا مارا جس سے اُن کے پانون اوکہڑ گئے اور محمد امین خان حصار کیطرف بہاگ گیا اور نصیر خان کو اپنی بیٹی کا ڈولہ دیکر پہر ایک بڑی فوج کے ساتہہ اپنی حمایت کو لایا اور ٹوہانہ کے قریب دہارسول کے مقام لڑائی ہوئی۔ آٹہہ سات روز تک تو کچہہ چہیڑ چہاڑ سی ہوتی رہی اور دونون طرف کا پلہ برابر رہا مگر جب آٹہوین دن ایک سخت لڑائی ہوکر نصیر خان مارا گیا مہاراج نے حملہ کرکے بہٹیون کو کہیل کہیل کردیا۔ یہہ واقعہ جسکے سبب سے مہاراج کی طاقت کی بڑی شہرت

ہوگئی ۱۸۱۵ب / ۱۷۵۸ع مین ہوا تھا۔

کوٹلہ مالیر کے پٹھانون پر فوج کشی

جمال خان کوٹلہ مالیر کے رئیس نے رائے کلہا کو برنالہ کی لڑائی مین مدد دی تھی اور اس سبب سے اُسکے ساتھ اَن بَن چلی آتی تھی اب جو ہٹیون کو متواتر شکستین ہوئین اور اُنکا بہت سا علاقہ قبضہ مین آگیا تو مہاراج نے پٹھانون سے بھی بدلہ لینے پر کمر باندھی اور شیرپور اور بہوڑ کو لڑکر اُن سے چھین لیا ادہر جمال خان کے بیٹے ہیکن خان اور مہاراج کے پوتے کنور ہمت سنگھہ بہادر سے موضع کاکڑہ کے قریب اتفاقاً مُٹھہ بھیڑ ہوگئی اور تقدیر سے پہلے ہی حملہ مین ہیکن خان مارا گیا اور اُسکی کمر کی نہایت عمدہ ولایتی تلوار کنور صاحب کے قبضہ مین آگئی جو بطور یادگار اِس فتح کے ابتک ریاست کے سلح خانہ مین موجود ہے

احمد شاہ درانی کی فوج کا حملہ برنالہ پر اور مہاراج کا پادشاہ موصوف کی خدمت مین حاضر ہونا اور سکہون کا مکرر خروج سرہند کے صوبہ دار زین خان پر اور سرہند کا مہاراج کے قبضہ مین آنا اور شہر پٹیالہ کی آبادی

آغاز ۱۱۷۵ ہجری مین جب احمد شاہ درانی پھر ہندوستان مین آیا اور اگلے

برس جمادی الثانی مہینہ کی چھٹی تاریخ کو اُس سے اور مرہٹون کے مشہور و معروف سردار سداشیوراؤ عرف بہاؤ سے پانی پت کے مقام آخری لڑائی ہوکر بہاؤ وغیرہ بڑے بڑے نامی گرامی سردار مرہٹون کے مارے گئے اور اُنکی تین لاکھ فوج غارت اور تتربتر ہوگئی اُنہین دنون مین احمد شاہ کی فوج نے برنالہ پر جو اسوقت اس ریاست کا دارالحکومت تہا حملہ کیا وجہہ یہہ تہی کہ لوگون نے جنمین کوٹلہ مالیر کے پٹھان بہی تہے مہاراج کی طرف سے یہہ شبہہ ڈالدیا تہا کہ اُنکی مرہٹون سے سازش ہے اور سرہند کی طرف سے یہہ اُنکے قبضہ مین سدہ پہنچاتے ہین مہاراج اسوقت ٹونک کیطرف گئے ہوئے تہے اور صرف رانی فتو صاحبہ اور مہاراج کے پوتے کنور امر سنگہہ بہادر یہان موجود تہے۔ رانی صاحبہ نے جو فوج کی آمد سُنی فوراً اپنے چار اہلکارون بہولا سنگہہ کشمیری مل کاہنا مل اور بیرم ڈہلون کو مصالحت کے واسطے شاہ کے کمپ مین بہیجدیا اور آپ کنور صاحب بہادر کو ساتہہ لیکر ٹونک کو چلی گئین اگرچہ ان لوگون کے وہان پہنچنے سے پہلے برنالہ کو فوج نے آکر لوٹ لیا مگر چار لاکہہ روپیہ نذرانہ دینا کرکے انہون نے بادشاہ کو رضامند کرلیا اور مہاراج جب اُسکی خدمت مین حاضر ہوئے تو اُسنے خلعت فاخرہ اُنکو عطا فرمایا اور بائیسوین شعبان سنہ مذکور مطابق اکتیسوین مارچ ۱۷۶۱ء کو اُسکے وزیر نواب شاہ ولی خان

بہادر کی مہر اور دستخط سے صوبہ دار سرہند کے نام اس مضمون کا شقہ جاری ہوا کہ وہ انکے مقبوضہ علاقہ کو اپنی حکومت سے علحدہ سمجھے اور ان کے دوست کو دوست اور دشمن کو دشمن جانے اور جو کوئی انکے ساتھہ دشمنی کریگا گویا سرکار کے ساتھہ دشمنی کریگا اور ایک شخص میرزا محمد تقی نام کا ذمہ خراج مقررہ کے وصول کرنیکا ہوا - اس کاغذ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسوقت یہہ ریاست صرف تین سو چھبیس ۳۲۶ قصبے اور گانوون پر مشتمل تھی جنکی تفصیل یہہ ہے - پرگنہ نام مع قصبہ دوسو چوبیس ۲۲۴ - پرگنہ آنہ دوسو چھیاسٹھہ ۲۶۶ - پرگنہ حویلی سرہند باون ۵۲ پرگنہ سنور نواسی ۸۹ - پرگنہ چھت آٹھہ - پرگنہ نگان سترہ ۱۷ پرگنہ گھرام چھہ ۶ - پرگنہ بنوڑ سینتیس ۳۷ - پرگنہ منصور پور تیئس ۲۳ - اور چار گانون ایک اور پرگنہ مین تھے جسکا نام نہین پڑہا گیا مگر خراج کی تعداد اسمین کچھہ درج نہین ہے - اب احمد شاہ توزین خان کو سرہند مین اپنا صوبہ دار مقرر کرکے ولایت کو چلا گیا اور دل کے سردار جو اکثر ستلج پار کے رہنے والے تھے مہاراج کے ساتھہ بگاڑ کرنے پر آمادہ ہوئے کیونکہ ان کو انکا غیر مذہب اور غیر ملک کے بادشاہ سے توسل پیدا کرنا بہت ناگوار ہوا اور انہون نے چاہا کہ متفق ہوکر انکے ملک پر حملہ کرین

مگر سردار جسا سنگہہ صاحب[1] اہلووالیہ کی دوستی جو ان مین سب سے بڑے سردار تہے کام آگئی اور قضیہ رفع دفع ہوگیا مگر تاہم مہاراج کو یہہ ثابت کرنا ضرور

[1] یہہ سردار صاحب ۱۷۱۸ء مین پیدا ہوے تہے اور آغاز حال مین نواب کپور سنگہہ فیض اللہ پوریہ کے ایک کم رتبہ کے ملازم تہے لیکن چونکہ خدا نے انکو ایک بڑی سرداری کی لیاقت دی تہی شدہ شدہ ایک مشہور سپہ سالار بنگئے اور بسبب انکی دینداری کے سکہہ انکو اپنا مقتدا سمجہنے لگے اور اکثر نامی گرامی سردارون نے انسے پاہل لی بلکہ مہاراج امر سنگہہ بہادر نے بہی انسے پاہل لی تہی انکی قوم کلال مشہور ہے لیکن انکی اولاد اپنے خاندان کو بہی جیسلمیر کے راجپوتون سے ملاتی ہے یہی سردار صاحب خاندان کپورتہلہ کے بانی تہے - انہون نے اپنا سکہہ بہی چلایا تہا جسمین یہہ بیت کندہ تہی سکہ زد در جہان بفضل اکال ؛ ملک احمد گرفت جسا کلال - انکے نوکر چاکر اور ہواخواہ انکو بادشاہ کہتے تہے مگر عام سکہون نے اس لقب کو تسلیم نہین کیا - انہون نے جب ۱۷۸۳ء مین بمقام امرتسر وفات پائی انکے چچیرے بہائی سردار بہاگ سنگہہ انکے جانشین ہوئے اور ۱۸۰۱ء مین انکے مرنیکے بعد انکے فرزند سردار فتح سنگہہ صاحب ریاست کے مالک ہوے یہہ بہی اپنے وقت مین بڑے نامور شخص تہے اور مہاراجہ رنجیت سنگہہ بہادر نے سکہہ مذہب کی مقدس کتاب گرنتہہ صاحب پر ہاتہہ رکہکر انکے ساتہہ ہمیشہ کی دوستی کی قسم کہائی اور پگڑی بدلی تہی یہہ ۱۸۰۶ء مین مہاراج رنجیت سنگہہ بہادر کے ساتہہ جنوب ستلج کی مہم مین اور ۱۸۰۸ مین جہنگ کی لڑائی مین شریک تہے اور جب ستمبر ۱۸۰۸ء مین سر چارلس مٹکاف صاحب سفیر انگریزی قصبہ قصور مین وارد ہوے مہاراجہ نے انکو اور اپنے دیوان محکم چند کو دو ہزار سوارون کے ساتہہ چار میل

ہوا کہ بادشاہ موصوف کی خدمت مین حاضر ہونا اور اُس سے عزت حاصل کرنا درحقیقت وقع الوقتی کے سوا کچہہ نہ تہا پس جب دسمبر سنہ ۱۸۴۵ع مین ستلج

کے فاصلہ پر انکی پیشوائی کو بہیجا تہا سنہ ۱۸۳۷ع مین جب انہون نے قضا کی انکے ولیعہد سردار نہال سنگہ صاحب انکے جانشین ہوئے انکے وقت مین سکہون کی پہلی لڑائی کے بعد بسبب اُن امور کے (جو کپورتہلہ کی تاریخ سے علاقہ رکہتے ہین) انکا قریب ۵ لاکہہ روپیہ کا علاقہ جو ستلج کی اُس طرف واقع تہا سرکار انگریزی نے ضبط کرلیا ستمبر سنہ ۱۸۵۲ مین انکی وفات کے بعد راجہ رندہیر سنگہہ بہادر جو سب بہائیون مین بڑے تہے راج کے مالک ہوئے اور بموجب وصیت نامہ اپنے باپ کے کنور سوچیت سنگہہ اور سردار بکرم سنگہہ بہادر کو ایک ایک لاکہہ روپیہ کا علاقہ ملا راجہ رندہیر سنگہہ صاحب اگرچہ بہت عیش پسند تہے لیکن بہادر راستباز عالی حوصلہ اور مستقل مزاج تہے۔ انہون نے غدر سنہ ۱۸۵۷ع مین اودہ مین سرکار انگریزی کی بہت خدمت کی اور سرکار موصوف سے زمینداری کا ایک بہت بڑا علاقہ اور اوّل درجہ کا خطاب ستارۂ ہند یا کا اسکے عوض مین پایا سنہ ۱۸۷۰ع مین انگلستان کو جاتے ہوئے عدن کے مقام جگر کی بیماری سے جو شراب خوری کی کثرت سے انکو لاحق ہوگئی تہی انکا انتقال ہوا اور اگرچہ یہہ ہندو مذہب کے معتقد نہ تہے اور ایک دفعہ ان کا عیسائی ہوجانا بہی مشہور ہوگیا تہا مگر توبہی اُنکے ولیعہد راجہ کہڑک سنگہہ صاحب بہادر نے وہان سے لاکر گوداوری کے کنارہ قصبہ ناسک مین ہندوٴن کے مذہب کے موافق انکی لاش کو جلا دیا اور وہین اُنکی سمادہ بنوادی افسوس ہے کہ راجہ کہڑک سنگہہ صاحب بہادر بہی گدّی پر بیٹہتے ہی زیادہ شراب خوری کرنے لگے جسکے باعث سے خلل دماغ کے

کے دونون طرف کے رہنے والے سکھون نے متفق ہو کر مکرر سرہند پر حملہ
کی تیاری کی مہاراج بھی مصلحتاً انکے شریک ہوگئے اور سرہند سے قریب
منہیڑہ کے مقام زین خان مارا گیا اور سکھون نے لوٹ کھسوٹ کر
سرہند کی اینٹ سے اینٹ بجادی اور کچھ سردار تو لوٹ کا مال و
اسباب لیکر حسب عادت ادہر اُدہر منتشر ہوگئے اور کچھ اپنی اپنی حیثیت

مرض مین مبتلا ہو کر قریب چار سال کے زندہ رہے اور قریب اٹھائیس سال کی عمر مین
پانچوین ستمبر ١٨٧٧ء کو جسمین یہ کتاب لکھی جاتی ہے یکایک اُنکا پیمانہ عمر لبریز ہوگیا
انکے ولیعہد کنور جگت جیت سنگھ صاحب بہادر قریب چار سال کے ہین اور
انتظام ریاست ایک انگریز عہدہ دار کے متعلق ہے جو گورنمنٹ کیطرف سے بطور
سپرنٹنڈنٹ ریاست مقرر ہے۔ اس ریاست کا رقبہ پانسو اٹھانوے میل مربع اور آبادی
دو لاکھ تیرہ ہزار اور آمدنی قریب چھ لاکھ روپیہ کے ہے۔ یہان کے رئیس پہلے
کہلاتے تھے لیکن ١٨٤٩ء مین سرکار انگریزی نے سردار نہال سنگھ صاحب بہادر کو راجہ
کا خطاب دیا اور غدر ١٨٥٧ء کی خدمات کے عوض (فرزند دلبند راسخ الاعتقاد دولت
انگلشیہ راجہ راجگان بہادر) کا خطاب عطا فرمایا مگر یہ حکم ہوا کہ راجہ راجگان کا لقب صرف
ملک اودہ سے متعلق سمجھا جائیگا اس ملک سے نہین اور اُس ملک مین بونڈی
بہٹولی کے علاقہ کی زمینداری نصف جمع پر بطور استمرار اور متبنے کرنے کا اختیار
ریاست کو مرحمت ہوا۔ ١٢ مولف

کے موافق تہوڑا تہوڑا مُلک دبا بیٹھے مگر سرہند اور اُسکے قرب وجوار کا علاقہ اور بادشاہی توپخانہ وغیرہ مہاراج کے قبضہ مین آیا اور اُنہون نے ماگہہ سُدی دہمی سمت ١٨٢٠ مطابق ١٧٦٣ء کو پٹیالہ مین پختہ قلعہ کی بنیاد رکہی اور سرہند کے محصول راہداری کی آمدنی سے اُسکا بنوانا اور شہر پٹیالہ کا آباد کرنا شروع کیا - چونکہ سرہند کے ساتہہ سکہون کو ایک خاص دشمنی تہی اور وہ اُس راستہ پر واقع تہا جو دہلی سے کابل کو جاتا تہا اور اِس سبب سے ابتک تین دفعہ لُٹ چکا تہا وہان کے لوگ اپنا پُرانا وطن چہوڑکر پٹیالہ مین آ آکر بسنے لگے اور اِس نئے شہر کی آبادی جلد رونق پکڑ گئی -

زین خان کا قتل اور اس صوبہ کی بے انتظامی سنکر احمد شاہ کا پہر اس مُلک مین آنا اور مہاراج کو راجگی کا خطاب دیکر اِس مُلک کا حاکم مقرر کرنا اور اُنکی وفات

زین خان کے قتل اور سکہون کے فساد کا حال سنکر اگلے برس احمد شاہ پہر اس مُلک مین آیا چہوٹے چہوٹے سکہہ سردار جو زین خان کے قتل کے بعد اِس مُلک کے مختلف مقامات پر قابض ہو گئے تہے شاہ کے آتے ہی اپنی اپنی جگہہ چہوڑکر کافور ہو گئے مگر مہاراج اُسکی خدمت مین حاضر ہوئے

احمد شاہ بڑا دانشمند اور مآل اندیش تہا اُسنے دیکہہ لیا کہ اب اگر کوئی غیر ملکی حاکم یہان مقرر کیا جائیگا اُسکا حال بہی زین خان کا سا ہوگا پس اُسنے مناسب سمجھکر سرہند کا چکلہ (ضلع) اس شرط پر مہاراج کو دیدیا کہ ساڑھے تین لاکہہ روپیہ سال بطور مالگذاری ادا کیا کرین اور خلعت ویکر راجگی کے خطاب سے سرفراز فرماکر اپنے مُلک کو واپس چلا گیا۔ مہاراج لاہور تک اُسکے ساتہہ گئے اور وہان سے واپس آکر ستر ہزار روپیہ جو ساڑھے تین لاکہہ روپیہ مین سے دینا باقی رہگیا تہا ہنڈیون کے ذریعہ سے کابل بہیجدیا اور دو دن تپ سے بیمار رہکر بہادون بدی چہٹہ روز پنجشنبہ سمت ۱۸۲۲ مطابق بائیسوین اگست ۱۷۶۵ء کو ستر برس کی عمر مین اس دنیا سے سفر کر گئے

مہاراج جیسے بہادر اور اولوالعزم تہے ویسے ہی عفیف النفس اور سخی بہی تہے ایکدن کا ذکر ہے کہ موضع لونگووال مین جو اتفاقاً کوٹہے پر چڑھے اور ایک بڑہئی کی ناکتخدا لڑکی کو جو ہمسایہ مین رہتا تہا اپنے گہر مین نہاتے دیکہہ لیا آنکہین بند کر کے فوراً نیچے اُتر آئے اور اُسکے باپ کو بلا کر اِس بلا قصد گناہ کی معافی چاہی اور اُس لڑکی کو اپنی لڑکی کہکر اچھے جہیز و سامان کے ساتہہ بیاہ دیا۔ اسیطرح ایک دن ایک ضعیفہ برہمنی نے جو بہائی موتیچند صاحب کے

پاس جو قصبہ سنام مین ایک مشہور خدا پرست درویش تہے اگر یہہ بیان
کیا کہ میری لڑکی جوان ہوگئی ہے اور مجہکو اتنا مقدور نہین ہے کہ اُسکی
شادی کا سرانجام کر سکون للہ آپ مجہکو کچہہ مدد دو اور بہائی صاحب نے
لوگون کیطرف مخاطب ہوکر یہہ کہا کہ جو کوئی اس عورت کو جسقدر روپیہ دیگا
خدا اُسکو اُسیقدر گانون عطا کرے گا۔ مہاراج جسقدر روپیے گہر مین تہے
اُسکے دینیکو اُنکے پاس لیگئے اور اُنکے پوچہنے پر جب کہا کہ جسقدر تہے بغیر
گنے کے لے آیا ہون تو بہائی صاحب نے یہہ دعا دی کہ خدا تمکو گانون
بہی ان گنے دیوے اور وہ روپیہ اُس عورت کو دیکر لڑکی اُسکے دروازہ
سے اُٹہوا دی۔ مہاراج اپنے بزرگان دین کا بہت ادب کرتے تہے اور
اِس خاندان کے رئیسون مین سے پہلے پہل پاہل اُنہون ہی نے لی
تہی جو سکہہ مذہب مین اصطباغ کیطرح کی ایک مقدّس رسم ہے۔ مگر وہ
نہایت غیر متعصّب اور دل کے وسیع اور طبیعت کے فیاض تہے اور اپنی
رعایا کے ساتہہ خواہ وہ کسی مذہب وملت کے ہون یکسان سلوک کرتے
تہے چنانچہ اُنکا سپہ سالار ڈوگر[1] قوم کا لکہنا نامے ایک مسلمان شخص تہا جو مدت العمر

[1] اِس ملک مین ایک مشہور قوم ہے جو اکثر مویشی پالتی اور دودہ بیچکر اوقات بسر کرتی ہے۔ مسٹر گرفن صاحب نے جو لکہا ہے کہ ڈوگرا قوم کا اچہوت تہا صحیح نہین ہے اُنکو مشارکت نام کیوجہہ سے دہوکا ہوا ہے۔ ۱۲ مؤلف

اسی معزز عہدہ پر ممتاز رہا۔ مہاراج کی طبیعت مین عیاشی کا مطلق اثر نہتھا اور اُنکے صرف ایک رانی صاحبہ تہین جنکے بطن سے تین صاحبزادے کنور سردول سنگہہ صاحب۔ بہومیان سنگہہ صاحب اور لال سنگہہ صاحب بہادر اور ایک صاحبزادی جنکا نام بی بی پردہان تہا پیدا ہوے اور تینون مہاراج کی زندگی مین ہی انتقال کر گئے اور انمین صرف دو صاحبزادے صاحب اولاد ہوے ایک کنور بہومیان سنگہہ صاحب بہادر مگر انکے صرف ایک صاحبزادی بی بی راجندر صاحبہ ہوئین جو بہگواڑہ کے رئیس چودہری تلوک چند کو بیاہی گئین۔ دوسرے کنور سردول سنگہہ صاحب بہادر انکے دو صاحبزادے ہوئے۔ ایک راجہ راجگان مہاراج امر سنگہہ صاحب بہادر جو رانی حکمان صاحبہ کے بطن سے جو انکی بیاہتا رانی تہین اساڑہ بدی ستمی روز دوشنبہ سمت ۱۸۰۵ مطابق ۱۷۴۸ع کو مکر لگن یعنی طالع جدی مین پیدا ہوئے تہے[1]۔ دوسرے کنور ہمت سنگہہ بہادر جو رانی رتیسان صاحبہ کے پیٹ سے تہے جنپر کنور سردول سنگہہ بہادر نے اپنے چچیرے بہائی سردار جودہ سنگہہ خلف

[1] یہہ سال و تاریخ مہاراج امر سنگہہ بہادر کی ولادت کے زایچہ سے نقل کیا گیا ہے جو بڑی تلاش کیے برہمن کے پاس سے ہمکو ملگیا تہا اور بہت پرانا ہونیکی وجہہ سے اسکی صحت مین کسیطرح شک نہین ہوسکتا پس مسٹر گرفن صاحب نے جو انکا سال پیدایش ۱۷۴۷ع لکہا ہے کسی نامعتبر روایت کی رو سے معلوم ہوتا ہے



شبیہ مبارک جناب معلی القاب راجہ راجگان مہاراج امر سنگھہ صاحب
بہادر والی ریاست پٹیالہ

چودہری سبہا کے انتقال کے بعد رسم ملک کے موافق چادر ڈال لی تھی۔

مہاراج امر سنگہہ بہادر کی مسندنشینی اور اُسکے متعلق حالات

مہاراج آلا سنگہہ صاحب بہادر کی وفات کی خبر جب یکایک برنالہ مین انکی زوجہ رانی فتو صاحبہ کے پاس پہنچی وہ فوراً کنور امر سنگہہ صاحب بہادر کو ساتہہ لیکر پٹیالہ مین آئین اور اُنکو گدی پر بٹہا دیا اور سبب اسکے کہ یہہ پیاہتا رانی کے پیٹ سے تھے (جو علاوہ عمر کی بڑائی کے یہہ وجہ

لہ برہمن چہتری اور بیس لوگون مین عورت بیوہ کا نکاح ثانی جایز نہین سمجہا جاتا مگر اور قومون مین ہو سکتا ہے اور اسملک کی زبان مین اُسکو کریوہ یا چادر ڈال لینا کہتے ہین اور اسکا طریق یہہ ہے کہ جب عورت کریوہ کرنے پر رضامند ہو جاتی ہے تو ناکح اپنے اوڑہنے کی چادر اُسپر ڈال دیتا ہے اور عورت اور مرد اہل برادری یا حاکم کے روبرو اپنی رضامندی کا اظہار کرتے ہین اور باکری ہی شہرہ کے صرف عورت مرد کی رضامندی اور چادر ڈالدینیسے عقد صحیح سمجہا جاتا ہے خاندان پہول مین اسکی بہت سی نظیرین پائی جاتی ہین مگر مہاراج نراندر سنگہہ صاحب بہادر سرگباشی نے راجہ سروپ سنگہہ صاحب بہادر والی جیند اور راجہ بہرپور سنگہہ صاحب بہادر والی نابہہ کی اتفاق راے سے ۲۰ اکتوبر سنہ ۱۸۶۰ کو پٹیالہ جیند اور نابہہ کے خاندان کے واسطے بالکل ممنوع قرار دیا اور ایک کا نمذ اطوعہ بندار کے لکہا گیا اور تینون صاحبون نے اپنی مہرین ثبت کین ۔ ۱۲ ۔ مولف

ہی انکی ترجیح کی کنور ہمت سنگھہ بہادر سے تھی) تمام فوج کے سردارون
اور ملکی افسرون نے انکو پٹیالہ کا راجہ تسلیم کیا اور نذرین پیش کین - یہہ بات
صحیح نہین ہے جو مسٹر گرفن صاحب نے اپنی کتاب مین لکھا ہے کہ کنور
ہمت سنگھہ بہادر مہاراج امر سنگھہ بہادر سے بڑے تھے کسواسطے کہ دو
پُرانے کاغذون سے جو مہاراج آلا سنگھہ اور امر سنگھہ بہادر نے نوّاب
شاہ ولی خان بہادر کو لکھے تہے مہاراج امر سنگھہ بہادر سے اُنکا چھوٹا
ہونا ثابت ہوتا ہے کنور ہمّت سنگھہ اسوقت ہڈیایہ مین تھے جہان اُنکی
والدہ رہتی تہی اور چونکہ ایسے کم ہمّت نتھے کہ ایسی ریاست کو بغیر ہاتہہ پیر
ہلانیکے یون ہی بڑے بہائی کے قبضہ مین جانے دیتے وہ بھی ہڈیایہ
سے فوراً پٹیالہ کو آئے لیکن قابو نہ پاکر ہوڈان کو چلے گئے اور اُسکے متصلہ
دیہات موضع درہبہ وغیرہ پر (جو قریب دو سو کے تھے) اپنا تصرف
کرلیا - ایک بہت پُرانے کاغذ سے جو مہاراج آلا سنگھہ بہادر نے اپنی
وفات سے چند روز پہلے نوّاب شاہ ولی خان بہادر کو لکھا تہا معلوم
ہوتا ہے کہ جب احمد شاہ درانی سرہند کا چکلہ مہاراج کو دیکر ولایت کو چلا گیا
مہاراج نے نئی فوج بہرتی کرکے ملک کا بخوبی انتظام کرلیا اور سرہند کی

آبادی بھی کچھہ ہوگئی اور بادشاہ کے پیرون کے مقبرون کی بھی جو سرہند مین تھے اور سکھون نے ڈہا دیئے تھے تعمیر اور مرمت ہوگئی لیکن اچانک ہری سنگھہ ججے سنگھہ تارا سنگھہ لکہا سنگھہ جبا سنگھہ آہلووالیہ اور جبا سنگھہ رام گڈہیہ وغیرہ دل کے سردارون نے ستلج کے اس پار آکر بڑے زور و شور کے ساتھہ ملک مین پہر لوٹ مار شروع کی اور سرہند کی نواح مین ایک دُہند مچادی اسلئے مہاراج خود تو پٹیالہ مین رہے اور اپنے دونون پوتون کنور امر سنگھہ اور ہمت سنگھہ بہادر کو برنالہ اور بہدایہ کی حفاظت کیواسطے بہیجدیا جنکی کوشش سے سکہہ اُسطرف کچھہ فساد نکرسکے اور اپنے سردارون ہمیر سنگھہ بہولا سنگھہ بہادر سنگھہ ہری سنگھہ اور بخشی لکہنا کو جابجا سکھون کی سرزنش کیواسطے متعین کیا۔ دل کا مشہور سردار ہری سنگھہ بہنگی[ا]

[ا] بہنگیون کی مسل (گروہ) کا بانی چہجا سنگھہ خیال کیا جاتا ہی جو قصور کا رہنے والا تہا یہ قزاق تہا اور کوئی تین سو آدمی کی بہیڑ بہاڑ اسکے ساتھہ رہتی تہی اسکے بعد اسکا بہتیجا ہری سنگھہ اسکا جانشین ہوا چونکہ اسکو بہنگ پینے کی بڑی لت تہی اس سبب سی اسکی مسل کا نام بہنگی مشہور ہوا یہہ بڑی لیاقت کا شخص تہا اسنے لٹیرون سے سپاہیون کا کام لیا۔ سیال کوٹ ہیروال کریال وغیرہ مقامات پر قابض ہوگیا۔ چنوٹ۔ جہنگ۔ سیال کوٹ۔ جمون پر حملے کرکے انکو اپنا خراج گذار بنایا۔ ملتان پر بہی حملہ کیا مگر ناکامیاب رہا سنہ ۱۷۶۲ء مین خواجہ سعید کے کوٹ

اور جسّا سنگھہ[ع۱] رام گڈہیہ کا بھتیجا بدھ سنگھہ اور تارا سنگھہ کا بہائی اور

ع۱ سکھوں کی مثلون مین رام گڈہیون کی مسل بہی نہایت طاقتور تہی۔ اٹھارہوین صدی کے اخیر مین
تقریباً آٹھہ ہزار نبرد آزما سپاہی اسمین موجود تہے۔ اسکے سرغنون مین جسا سنگھہ بڑا نامی گرامی ہے
اسکا اوا اذات کا بڑہی تہا اور موضع مرسنگ ضلع لاہور مین رہتا تہا اور اپنے پیشہ سے اوقات
بسر کرتا تہا مگر اسکا بیٹا بہگوان پایل لیکر سکھہ بنا اور قرب وجوار کے مقامات مین پہر کر اسنے بہت
سے آدمیونکو اپنے مذہب مین ملایا۔ اسکے جسّا سنگھہ مالی سنگھہ جے سنگھہ خوشحال سنگھہ تارا سنگھہ
پانچ لڑکے تہے۔ انمین سے جسا سنگھ کے سوا اور سب نے نام پایا اور فرقہ رام گڈہیون کے سرگروہ بنے ۱۷۵۲ع
مین جب یہہ سن بلوغ کو پہنچے تو نواب آدینہ بیگ خان کے ملازم ہوئے جو احمد شاہ درّانی کے بیٹے کیطرف سے
صوبہ جالندہر کا حاکم تہا۔ جب تیمور شاہ کے ہاتہ سے آدینہ بیگ لاہور گیا اور اُسنے مراد خان کو دوآبہ
مین اسکی جگہہ مقرر کیا۔ آدینہ بیگ خان نے جو بڑا ہوشیار اور چالاک شخص تہا درّانیون کے مقابلہ کیواسطے
سکہون کو باہر رکہا اور خود پہاڑون کو بہاگ گیا سکہون کی مراد خان سے لڑائی ہوئی اور
اُنہون نے اُسکو مارکر دوآبہ سے نکالدیا۔ اب جسّا سنگھہ اور اُسکے بہائی امرتسر چلے گئے اور

* پرجو لاہور سے دو میل کے فاصلہ پر تہا اور جہان احمد شاہ دُرانی کے صوبہ دار خواجہ عبید کا میگزین
رہتا تہا چڑہائی کی اور بہت سامال و متاع اور گولہ بارود وغیرہ لوٹ کر لیگیا ۱۷۶۲ع مین جب احمد شاہ
دلّی کو لوٹ گیا اور سردار جے سنگھہ اور حقیقت سنگھہ کنہیا اور سردار جسّا سنگھہ رام گڈہیہ نے قصور پر جو پٹہانون کا
شہر تہا حملہ کیا اور اُسکو لوٹا کہسوٹا یہہ اُنکا شریک تہا مگر اسکے تہوڑے ہی سے عرصہ کے
بعد ہی سنگھہ کی سردار جے سنگھہ کنہیا کے ساتھہ بگڑ گئی اور امین آباد کے قریب لڑائی ہوئی
مگر بازی برابر رہی۔ ۱۲ - مولف -

اکثر نامی سردار انکے ہاتھ سے مارے گئے اور وہ بہاگ کر کچھ جالندہر کیطرف

وہان پہنچتے ہی نند سنگھ سنگھانی کی فوج مین بہرتی ہو گئے - انہین دنون مین جیسنگھ دُرانیکی اِس لڑائی مین جو مجیٹھہ کے قریب ہوئی تہی مارا گیا - اس زمانہ مین امرتسر صرف ایک گانون تہا جب افغانون کو شکست ہوئی تب نند سنگھ اور جسا سنگہ نے اسکے کسیقدر حصّہ کے گرد بمشکل تمام ایک دیوار بنوائی اور اسکا نام رام رونی کہا - آدینہ بیگ نے پہاڑ دن سے واپس آکر دیکہا کہ سکہونکی طاقت زور پکڑتی جاتی ہے اسلئے اُسنے مرزا عزیز بخشی کو اس قلعہ کے فتح کرنیکی غرض سے بہیجا مگر اس قلعہ کی کیا بساط تہی - جسا سنگہ اور اُسکے حامی پہلے تو خوب لڑے اور قلعہ سے نکلکر بہی دہاوے بہی کئے مگر آخر کار مغلوب ہوے اور رات کیوقت قلعہ چہوڑ کر بہاگے چونکہ غنیم کے لشکر مین ہو کر گذرے اس سبب سے انکی طرف کے بہت سے آدمی ضایع ہوے اور نقصان عظیم اُٹہانا پڑا - رام رونی بہی مسمار ہو گئی - اس معرکہ کے تہوڑے عرصہ بعد آدینہ بیگ قضائے الہی سے فوت ہوا اور جسا سنگہ نے اپنے فرقہ کا سردار بنکر اس قلعہ کا نام جسکے بچانے مین اسنے بڑی داد شجاعت دی تہی رام گڈہ اور اپنی مسل کا نام رام گڈہیہ رکہا اور کنہیون کی امداد سے دینہ نگر - بٹالہ - کلانور - سری ہرگوبندپور - کادیان - گہومان اور بہت سے علاقے واقع ضلع امرتسر اور گورداسپورہ جنکی آمدنی سالانہ آٹھہ دس لاکہہ روپیہ تہی اپنے قبضہ مین کرلئے جسا سنگہ نے جالندہر دوآب مین بہی اکثر دیہات فتح کئے اور اپنے بہائیون کو علیحدہ علیحدہ جاگیرین دیدین - اب انکی ناعاقبت اندیشی سے انکے خاندان پر تباہی آئی - اتفاق یہہ ہوا کہ سردار جسا سنگہ صاحب اہلووالیہ مقام اچل کو جو ہندؤنکا بڑا معبد ہے جاتے تہے جب وہ گورداسپورہ کے قریب پہونچے تو خوشحال سنگہ اور مالی سنگہ اور تارا سنگہ نے دفعتاً اُن پر حملہ کیا اور اُنکو

چلے گئے کچھہ ادہر ادہر منتشر ہوگئے اور ایک بڑا گروہ انکا مالیر اور رائکوٹ کیطرف

گرفتار کرلیا۔ اگرچہ جسا سنگہہ دل مین یہی چاہتا تہا کہ اس سردار کو میرے بہائی قتل کرڈالتے توخوب ہوتا مگر جب وہ اُسکے روبرو گئے تب اُسنے کچھہ نذر نیاز لیکر رہا کردیا۔ سردار جسا سنگہہ آہلووالیہ تمام سکہون کے پیشوا مانے جاتے تہے اور اُنکے متوسل لوگ اُنکو سکہہ قوم کا بادشاہ کہتے تہے اب جوان نوجوان رامگڈہیون نے جنکی ابہی مسین ہی بہیگی تہین انکو اتنی بڑی ک دی اس سے انکو بڑی غیرت ہوئی اور اُنہون نے یہہ قسم کہائی کہ جبتک مین رامگڈہیون کے کُل علاقہ کو اپنے قبضہ مین نکرلونگا اسوقت تک پگڑی کا پیچ کہولنا مجہپر حرام ہے۔ انکی امداد کے واسطے بہت سے سکہہ سردار کچھہ انکی ہمدردی کے خیال سے نہین بلکہ لوٹ کی چاٹ اور نئے علاقون کے ہاتھہ آنیکی امید پر کمرین کس کس کر آئے اور اگرچہ رامگڈہیون اور کنہیون مین دیر سے دوستی تہی مگر جےسنگہہ اور جسا سنگہہ کے باہم قصور کی لوٹ کی بابت کچھہ رنج ہوگئی تہی اس باعث سے جےسنگہہ بہی اُسکے مخالفونکا شریک ہوا۔ القصہ سردار گنڈا سنگہہ اور جہنڈا سنگہہ بہنگی اور سردار جےسنگہہ اور حقیقت سنگہہ کنہیا اور مہاراجہ رنجیت سنگہہ بہادر کا دادا سردار چڑہت سنگہہ سوکرچکیا اور اور بہت سے سردار اکٹھے جمع ہوئے اور اُنہون نے جسا سنگہہ پر چارون طرف سے حملہ کیا اور لڑ لڑا کر رامگڈہیون کے کُل علاقہ پر قابض ہوگئے۔ ادہر توخوشحال سنگہہ بمقام بیکووال جے سنگہہ کنہیا سے لڑکر سخت مجروح ہوا اودہر تارا سنگہہ کے ہاتھہ سے کلانور چہن گیا اور جسا سنگہہ اپنے دونون لڑکون کو مہاراجہ امر سنگہہ صاحب بہادر کے پاس استمداد کیواسطے بہیجکر خود چند سوارون کے ساتھہ سرسہ پہنچا اور سنہ [illegible]ع مین ملک کو لوٹتا ہوا دہلی کی شہر پناہ تک آیا اور ایک دفعہ شہر مین جاکر جابرتر مین لوٹ لایا۔ نواب ضابطہ خان نے اپنے علاقہ

بہاگ گیا اور چونکہ یہان کی فوج اُنکے تعاقب مین تہی وہ آگے نہ بڑہ سکے

باون محال سہارنپور کو غارتگری سے بچانیکے واسطے جسمین مظفر نگر- میرٹہہ وغیرہ شامل تہے جسّا سنگہہ کو دس ہزار روپیہ سال دینا منظور کیا- کہتے ہین کہ ایک روز جسّا سنگہہ کے پاس ایک برہمن یہہ فریاد لیکر آیا کہ حاکم حصار اُس شخص کی دو لڑکیون کو جبراً پکڑ لیگیا ہے- اِسنے یہہ بات سنتے ہی حصار کیطرف کوچ کیا اور اُسکو لوٹ کر برہمن کو اُسکی لڑکیان دلا دین جسّا سنگہہ کو ایکدفعہ مفلسی مین دولت ملنے کا ایک قصہ مشہور ہے اور شاید سچ ہی ہو اور وہ یہہ ہے کہ مقام سرسہ مین اسکے کسی ملازم کا لوٹا کنوئین مین گر پڑا جب غوطہ خور اُسکے نکالنے کو اُترا تو کنوئین مین سے چار صندوق اُسکو ملے انمین چار لاکہہ روپیہ کی اشرفیان تہین جسّا سنگہہ نے اس دولت کو غنیمت سمجہکر تمام فوج کی تنخواہ بانٹ دی اور نئی فوج بہرتی کرنی شروع کردی ۱۷۸۳ء مین جب سرسہ مین ایک قحط عظیم نمودار ہوا تب جسّا سنگہہ وہان سے پنجاب کی طرف چلا آیا ابہی لودیانہ ہی مین تہا کہ مہاراجہ رنجیت سنگہ بہادر کے والد سردار مہاسنگہہ ہوکر چلیا اور راجہ سنسار چند رئیس کانگڑہ کے ایلچی یہہ پیغام لیکر اسکے پاس آئے کہ اگر تم جیسنگہہ کنہیا پر دہاوا کرکے ہماری مدد کروگے تو ہم تمہارا ساتہہ دیکر تمہارا تمام علاقہ تمکو دلا دینگے- جسّا سنگہہ فوراً اِس بات پر راضی ہوگیا اور یہہ سب سردار بٹالہ کو روانہ ہوئے- انکے مقابلہ کو جے سنگہہ کا بیٹا گوربخش سنگہہ آٹہہ ہزار آدمیون کی جمعیت کے ساتہہ آیا مگر شکست کہاکر مارا گیا- جیسنگہہ نے مجبور ہوکر رام گڈہیہ کا علاقہ جسّا سنگہہ کو اور کانگڑہ کا قلعہ جو چار سال سے اُسکے قبضہ مین تہا راجہ سنسار چند کو دیدیا مگر جسّا سنگہہ کی قسمت مین چین ملنا لکہا ہی نہ تہا اِسی سبب سے سالہا سال تک کنہیون کے ساتہہ لڑتا رہا ۱۷۹۶ء مین اسکی کنہیون سے اخیر لڑائی بڑے زور شور کی ہوئی اسوقت رانی سدا کنور

اور لوٹ کر انبالہ اور شاہ آباد کی طرف نکل گئے ۔ پس اسوقت کنور امر سنگھہ صاحب

گوبخش سنگھہ متوفی کی بیوی اس مسل کی سرگروہ تھی اسنے تمام اپنی اور اپنے خورد سال داماد رنجیت سنگھہ کی فوج ہمراہ لیکر جسا سنگھہ کو میانی کے قلعہ مین جو ضلع ہوشیارپور مین دریا بیاس کے قریب ہے جا گھیرا جسا سنگھہ تھوڑے عرصہ تک تو قلعہ کو بچاتا رہا مگر جب خوراک وغیرہ کا سامان کم ہوگیا تب بابا صاحب سنگھہ بیدی کے پاس بمقام امرتسر یہہ پیغام بھیجا کہ آپ ثالث ہوکر میرے اور مخالفون کے باہم صلح کرادین جب یہہ پیغام لیکر قاصد امرتسر پہنچا تو اتفاقاً وہان رنجیت سنگھہ کی طرف سے جودہ سنگھہ وزیرآبادیہ اور دل سنگھہ گل بیدی صاحب کی خدمت مین آئے ہوئے تھے بیدی صاحب نے سدا کنور اور رنجیت سنگھہ کو کہلا بھیجا کہ میانی کا محاصرہ اٹھا لو مگر سدا کنور کی حالت مین کہ دشمن گھرا ہوا تہا اپنے شوہر کے قتل کا انتقام لئے بغیر واپس آنا نہین چاہتی تہی اس سبب اسنے بیدی صاحب کے ارشاد پر کچھہ توجہ نہ کی جسا سنگھہ نے مکرر بیدی صاحب کی خدمت مین اپنا آدمی بھیجا انہون نے جواب دیا کہ وہ میرا کہنا نہین مانتی خدا تمہاری مدد کریگا جسوقت یہہ ایلچی واپس آیا اتفاقاً اسی شب دریاے بیاس مین ایسی طغیانی پڑ آئی کہ انہیون کے لشکر کے بہت سے آدمی اور گھوڑے اور اونٹ بہا کر لیگیا اور سدا کنور اور رنجیت سنگھہ بمشکل بھاگ کر گوجرانوالہ پہنچے جسا سنگھہ سنہ ۱۸۰۳ مین مرگیا اور اسکا لڑکا جودہ سنگھہ اسکا جانشین ہوا یہہ شخص کچھہ صاحب لیاقت نہ تہا اس سبب سے اسکے چچیرے بھائی دیوان سنگھہ نے اسکا بہت سا علاقہ دبالیا اور رنجیت سنگھہ کے دل مین بھی یہہ خیال پیدا ہوا کہ بنے تو اس موقع پر رامگڈھیون کے علاقہ پر قابض ہوجاے چنانچہ اسنے یہہ چال چلی کہ سردار جودہ سنگھہ سے ظاہر مین بڑا اختلاط اور ارتباط پیدا کیا اور امرتسر مین بمقام دربار صاحب ایک عہدنامہ اس مضمون کا لکھا کہ مین رامگڈھیون کے خاندان سے ہمیشہ دوستی رکھونگا اور اس کاغذ پر اپنے

بہادر اور کنور ہمت سنگھ کے برناله اور بہدایہ مین ہونے کی یہی وجہ معلوم ہوتی ہی
مہاراج امر سنگھ بہادر جب مسند نشین ہوئے ملک کی جو کچھ حالت تھی وہ ہم
ابھی لکھ چکے ہین پس اُنہون نے مسند پر بیٹھتے ہی اوّل سکھون کے دل کی

ہاتھ سے زعفران کا چھاپہ لگایا جو قسم کے موکد کرنیکا اس ملک مین ایک طریق ہی اور جودہ سنگھ کو اپنی دوستی کا یقین دلانیکی خاطر جریدہ رام گڈھ کے قلعہ مین گیا اور وہان جاکر یہہ حکم دیا کہ قلعہ گوبند گڑھ ہی اسی قطع کا تعمیر ہو - رنجیت سنگھ کو قسم کا توڑ دینا خواہ وہ کیسی ہی سخت کیون نہو کچھ بات نتھا مگر جودہ سنگھ ایسا تابع فرمان اور حاضر باش خدمت رہا کہ رنجیت سنگھ اُسکے علاقہ پر ہاتھ ڈالنے کے واسطے کوئی حیلہ نہ اُٹھا سکا جودہ سنگھ قصور کی اخیر لڑائی مین جو ۱۸۰۷ء مین قطب الدین خان کے ساتھ ہوئی تھی مہاراجہ رنجیت سنگھ کے ہمرکاب تھا ۱۸۱۶ء مین جودہ سنگھ کی آنکھ بند ہوتے ہی اس خاندان مین آپادہاپی پڑ گئی - دیوان سنگھ بیر سنگھ اور جودہ سنگھ کی بی بی یہہ سب اسکے علاقہ پر اپنے اپنے دعوے پیش کرنے لگے - رنجیت سنگھ نے یہہ خبر سنکر بیر سنگھ اور دیوان سنگھ اور مہتاب سنگھ ان تینون کو اپنے پاس نادون مین بُلایا اور یہہ وعدہ کیا کہ مین ثالث بنکر تمہارے تنازع کا فیصلہ کرا دونگا - جب یہہ تینون سردار وہان پہنچے تو رنجیت سنگھ نے نہایت خوش خلقی سے پیش آیا مگر تھوڑی دیر بعد کسی بہانہ سے ملاقات کے خیمہ سے جو چارون طرف فوج سے گھرا ہوا تھا باہر چلا گیا اور یہہ وہین کے وہین قید ہو گئے - ان سردارون کو قید کرکے رنجیت سنگھ نے امرتسر کی طرف کوچ کرکے رام گڈھ کا قلعہ لڑا کر فتح کیا اور وہان سے شمال کیجانب بڑھ کر رامگڈھیون کے تمام علاقون پر قابض ہو گیا اور تھوڑے ہی عرصہ مین اُنکے تمام قلعے جو تعداد مین سو سے زیادہ تھے اپنے زیر حکم کر لئے غرضکہ اُس عہدنامہ کا جسپر زعفران کا چھاپا تیلی پر لگایا تھا یہہ انجام ہوا - ۱۲ مولف

روک تہام شروع کی اور اپنے سرداروں کو ملک کی حفاظت کیواسطے جابجا مامور کیا۔ اور چونکہ وہ بہت بلند نظر تھے اور اُسقدر ملک پر جو اُنکو وراثت مین ملا تہا قناعت کرنا نہین چاہتے تھے اپنی مسندنشینی کے دوسرے سال قصبہ پایل پر چڑہ گئے اور کوٹلہ مالیر کے پٹہانون سے جو احمد شاہ کو برنالہ پر حملہ کرنے کی ترغیب دینے مین شریک تھے لڑکر اُسے چہین لیا اور سردار جسّا سنگہہ صاحب آلہو والیہ کی وساطت سے جو مہاراج آلا سنگہہ بہادر کے دوست اور دَل کے سردارون مین بڑے نامی اور بڑے مقتدر شخص تھے دَل کے سردارونکو اپنا دوست اور خیرخواہ بنالیا اور اُنکے اتفاق سے قصبہ ایسڑو[1] کو کوٹلہ مالیر کے پٹہانون سے چہین لیا اور اُسکی آمدنی مین سے چہارم سردار جسّا سنگہہ صاحب کی مقرر کردی اور اِس تدبیر سے وہ تمام لوگ دوست اور مطیع ہوگئے اور مہاراج اُنکو رخصت کرکے پٹیالہ کو چلے آئے۔ تہوڑے عرصہ کے بعد دَل پہر اسطرف آیا اور سردار جسّا سنگہہ صاحب بہادر اور گہیل[1] سنگہہ مہاراج کی ملاقات کو پٹیالہ مین آئے اور اتفاقاً مہاراج پٹیالہ کے قلعہ سے کہین باہر تشریف لیگئے

[1] یہہ شخص کروڑا سنگہیون کی مسل مین سے تہا جو انکے جتہہ کے بانی کروڑا سنگہہ کے نام سے مشہور ہوئی۔ زین خان کے مارے جانیکے بعد شملا نے اور مجنسون کے اسنے ہی ایک چہوٹی سی

تھے اور یہہ دو نو رانی فتو صاحب سے بیٹھے باتین کرتے رہے گُمبھیل سنگھہ جو فریبی اور بدنیت شخص تھا اُسکو یہہ خیال ہوا کہ پٹیالہ پر اپنا تصرف کر لینے کے لیئے یہہ اچھا موقع ہے مگر سردار جسّا سنگھہ صاحب نے مہاراج کی دوستی کی وجہہ سے اس انکار کیا اور فوراً قلعہ سے باہر چلے گئے۔ مہاراج کو جب اِس حال کی خبر ہوئی وہ بہت خوش ہوئے اور تمام وکمال اسیرو کا پرگنہ سردار صاحب ہی کو دیدیا اور گُمبھیل سنگھہ نے نادم ہوکر معذرت کی۔

احمد شاہ کا اخیر حملہ ہندوستان پر اور مہاراج کو راجہ راجگان کا خطاب دینا

۱۷۶۷ء کے شروع مین جب احمد شاہ پھر اِس مُلک مین آیا اور مہاراج بمقام کرہ بوانہ (جو اومیلا ندی کے کنارہ انبالہ سے چوبیس میل جنوب مغرب کیطرف ہے) اُسکی خدمت مین حاضر ہوئے تو شاہ بہت مہربانی سے پیش آیا اور نقارہ اور نشان وغیرہ جو سرداری اور راجائی کی علامتین

ریاست قایم کرلی تھی۔ اُسکا دار الحکومت (چھلونڈی) تھا جو کرنال سے قریب بیس میل جگادہری کی طرف واقع ہے۔ اسکے انتقال کے بعد اُسکی دو عورتین رام کنور اور راج کنور کئی سال تک چھلونڈی پر قابض رہین اور چونکہ اسکا کوئی وارث تھا اُنکی وفات کے بعد اُسکا علاقہ ستمبر ۱۸۴۵ء مین سرکار انگریزی نے ضبط کرلیا۔ مولف

مین اور راجہ راجگان بہادر کا خطاب جو اپنے معنون کے لحاظ سے مہاراجہ کے خطاب سے بہت بڑا ہے عطا فرمایا اور سکّہ جاری کرنے کی اجازت دی جسمین ایک طرف یہہ عبارت تہی کہ حکم شد از قادر بیچون باحمد بادشاہ سکّہ زن بر سیم و زر از اوج ماہی تا بماہ - اور دوسری طرف (سنہ جلوس میمنت مانوس ضرب سرہند) کندہ تہا - مہاراجہ نے اس خوشی مین از راہ رحمدلی و حب الوطنی بہت سا روپیہ جو علی اختلاف الاقوال ایک لاکہہ روپیہ سے کسیطرح کم نتہا بادشاہ کو نذرانہ دیکر اُن قیدیون کو چہوڑا دیا جو اُسکی فوج نے سہارنپور وغیرہ کے نواح سے گرفتار کرلئے تہے اور اس سبب سے زمانہ مین بندی چہوڑ راجہ کے معزز لقب سے مشہور ہو گئے -

مہاراج کا دوسرا حملہ کوٹلہ مالیر کے پٹہانون پر

احمد شاہ کے ہندوستان سے جاتے ہی مہاراج نے قرب وجوار کے رئیسون پر پہر حملے کرنے شروع کردیئے - پہلا حملہ کوٹلہ مالیر کے پٹہانون پر ہوا اور موضع ٹبہ اُنسے چہین لیا اور عطاء اللہ خان نے جو جمال خان کی اولاد مین اُسوقت رئیس تہا عہدہ برائی مشکل دیکہکر صلح کی درخواست کی اور اقرار کیا کہ ہم خدمتگذاری اور اطاعت مین کبہی پہلوتہی نکرینگے اور لڑائی کے موقع

مین اپنی فوج کے ساتہہ حاضر ہوجایا کرینگے- مہاراج نے یہہ شرط منظور کرلی اور اُنکے علاقہ سے پہر کبہی تعرض نہین کیا-

منی مزرعہ کے رئیس غریب داس پر فوج کشی اور راجہ کیرت پرکاش بہادر رئیس سرمور کا مہاراج کی ملاقات کو آنا

اسکے بعد غریب داس[۵۷] رئیس منی مزرعہ سے لڑائی ہوئی جسنے اُس بدعملی کے زمانہ مین جو مہاراج آلا سنگہہ بہادر کی وفات کے بعد چند روز رہی تھی بسبب بیمار ہوکر چلے آنے وہان کے تہانہ دار کے پنجور بمع اُسکے تمام پرگنہ کے قبضہ کرلیا تہا- ملک لکہنا بخشی نے ایک ہزار سوار کے ساتہہ اُسپر حملہ

---

۵۷ غریب داس ریاست منی مزرعہ کا بانی تہا- زین خان کے قتل اور سلطنت دہلی کے زوال کے بعد یہہ اُن چوراسی دیہات کو جو اُسکے باپ گنگا رام پرگنہ دار شاہی کے تحت مین تہے دبا بیٹہا سنہ ۱۷۶۱ء مین جب یہہ مرگیا اسکے بیٹے گوپال سنگہہ اور پرکاش چند ریاست کے مالک ہوے گوپال سنگہہ نے اوّل ۱۸۰۳ء مین اور بعد کو ۱۸۱۴ء مین گورکہون کی لڑائی مین سرکار انگریزی کی بہت خدمتین کی تہین اسواسطے سرکار موصوف سے اُسکو راجہ کا لقب دیا گیا ۱۸۱۵ء مین اسکا انتقال ہوا اور ہمیر سنگہہ اُسکا جانشین ہوا جب چند سال کے بعد وہ بہی مرگیا اوسکا بیٹا گوردہن سنگہہ مالک ریاست ہوا اور اسکے مرنیکے بعد سنہ ۱۸۱۶ء مین گوربخش سنگہہ گدی پر بیٹہا ۱۸۶۶ء مین جب وہ لاولد مرگیا اُسکا چچیرا بہائی راجہ بہگوان سنگہہ جو گوردہن سنگہہ کے بہوٹے

کیا اور ڈیڑہ مہینے تک اُسکو متواتر شکستین دیکر پنجور پر پہر اپنا قبضہ کر لیا اور اُسکی پاداش مین اُسکے علاقہ کو نہایت تاخت و تاراج کیا۔ اِس لڑائی مین غریب داس کا باپ گنگارام مارا گیا اسوقت سرمور کے قدیمی رئیس راجہ کیرت پرکاش صاحب جنکی غریب داس سے ہمیشہ لڑائی رہتی تھی اپنے مُلک سے مہاراج کی ملاقات کیواسطے آئے اور قصبہ نوڑ مین ملاقات ہوکر رسم مُلک کے موافق باہم پگڑی بدلی گئی جس سے یہہ مطلب ہوتا ہے کہ گویا پگڑی بدلنے والون کی عزّت ایک ہے اور ایک دوسرے پر اُسکی حفاظت لازم ہے اور مہاراج نے پنجور کا پرگنہ انکو بخشدیا اور چیر آسنگہ اور حکومت سنگہ اپنے دو سردارون کو اُنکی امداد کیواسطے مقرر کرکے حکم دیا کہ لاہر پور کو سردار کلسیہ[۵۷] سے چہڑا کر راجہ صاحب کا قبضہ کرادین۔

---

۵۷ خاندان کلسیہ کا بانی ایک شخص گوربخش سنگہ نامی موضع کلسی کا رہنے والا تہا جو لاہور کے علاقہ مین

---

* بہلی آمر سنگہ کا بیٹا تہا بحکم سرکار انگریزی مالک ریاست ہوا ۱۸۸۳ء مین اُسکے لاولد مرنیسے خاندان مزبور کا خاتمہ ہو گیا اور ۔۔۔ دیہات اُسکی جاگیر کے ضبط سرکار انگریزی ہوگئے جو دامن کوہ مین اُس مقام کے قریب تھے جہان دریائے گہگر جو ایک برساتی دریا ہے پہاڑون سے جُدا ہوتا ہے یہہ رئیس قوم کا جاٹ تہا اور خاندان نابہ اور پٹیالہ سے اسکا ناطہ رشتہ تہا اور راجہ گوپال سنگہ صاحب سے لیکر ابتک انکو را جا لکھا جاتا تہا۔ ۱۲ مولف

کنور ہمت سنگہہ بہادر پر فوج کشی

جب ان بیرونی جہگڑون سے فراغت ہوگئی کنور ہمت سنگہہ کی تنبیہ کے

ایک گانون ہے - یہہ کچہہ زیادہ ذی قدرت شخص تہا مگر اسکا بیٹا جودہ سنگہہ جو ۱۷۵۱ء مین پیدا ہوا تہا ایک نامور سردار ہوا اور شجاعت اور سپاہگری مین مشہور تہا ۱۸۰۷ء مین جب مہاراجہ رنجیت سنگہہ بہادر والی لاہور نے راجہ ناہن کے قلعہ نراین گڈہ پر جو ضلع انبالہ مین بالفعل ایک تحصیلدار کے رہنے کا مقام ہے حملہ کیا یہہ اُسکی طرف سے خوب لڑا تہا اور اسی سبب سے جب ۱۸۰۹ء مین سرکار انگریزی نے این روے ستلج کے رئیسون کی حفاظت کا اعلان کیا اور رئیسون کیطرح اسکے پاس اشتہار کی نقل نہین بہیجی گئی تہی کیونکہ اُسکا میلان گورنمنٹ انگریزی کی نسبت مشتبہ تہا اور یہہ تجویز ہوئی تہی کہ اگر وہ حفاظت انگریزی کی پروا نکرے اور رنجیت سنگہہ کے ساتہہ ملا رہے تو وہ دشمن قرار دیا جائیگا اور اُسکا علاقہ ضبط ہوگا مگر دو مہینے بعد جب اُسنے درخواست کی اُسکو بہی وعدہ حفاظت دیا گیا ۱۸۱۸ء مین جب اسنے بمقام ملتان قضا کی ریاست اسکے دونون بیٹون سردار سوبہا سنگہہ اور ہری سنگہہ مین برابر تقسیم ہوئی سردار ہری سنگہہ کی شادی ۱۸۳۰ء مین مہاراج کرم سنگہہ صاحب بہادر کی ہمشیر بی بی کرم کور صاحبہ سے ہوئی تہی مگر یہہ شاخ سردار امراؤ سنگہہ کے مرنے سے ختم ہوگئی جو سردار دیوا سنگہہ کے بیٹے اور سردار ہری سنگہہ کے پوتے تہے اور اُنکا علاقہ بہی سردار سوبہا سنگہہ صاحب کو ملگیا جو سردار بشن سنگہہ صاحب حال کے دادا تہے - سردار بشن سنگہہ کے والد کا نام سردار لہنا سنگہہ تہا جو اوایل ۱۸۵۸ء مین اپنے باپ کے جانشین ہوئے تہے اور شروع ۱۸۶۹ء مین قضا کر گئے - سردار صاحب کے رہنے کی دو جگہہ مین ایک قصبہ چہچہرولی جو انبالہ سے شمال مشرق کیطرف قریب پینتیس (۳۵) میل کے

واسطے سپاہ مامور ہوئی جسنے جاکر قلعہ ڈہوڈان (جسمین کنور صاحب رہتے تھے) اور اُنکے تمام مقبوضہ علاقہ پر اپنا قبضہ کرلیا مگر رانی فتو صاحبہ نے ڈہوڈان اور چند اور گائون کنور صاحب کو مہاراج سے پہر دلوا دیئے اور دونون بہائیون کی صلح کرادی کیونکہ ایسے وقت مین اس خانگی لڑائی کو طول دینا خلاف مصلحت تھا۔

سردار جودہ کوٹ کپورہ والہ پر فوج کشی

پٹیالہ سے نوے میل مغرب کیطرف قلعہ کوٹ کپورہ[۵۴] بیراڑ قوم کے ایک سردار

۵۴ خاندان کوٹ کپورہ بہی قوم کا بیراڑ جاٹ ہے۔ اس خاندان کا بانی ایک شخص ہلن نامی تہا جو شہنشاہ اکبر کے وقت مین اسنے قوم بیراڑ کی چودہرات کی سند حاصل کی۔ اسکے بیٹے کپورا نے کوٹ کپورہ آباد کیا سنہ ۱۶۶۱ء مین اُسکے مرنیکے بعد اُسکا بیٹا سکہیا اُسکا جانشین ہوا۔ جب یہہ مرگیا جودہ جسکا ذکر ہم ابہی لکہہ چکے مین بڑا ہونیکے سبب سے کوٹ کپورہ کا مالک ہوا۔ خاندان راجگان فریدکوٹ اسکے چہوٹے بہائی ہمیر سنگہ کی اولاد مین سے ہے سنہ ۴۶-۱۸۴۵ء کی لڑائی سے پہلے یہہ خاندان کچہہ نامور نہ تہا لیکن مذکورہ بالا لڑائی مین سردار پہاڑ سنگہ نے سرکار انگریزی کی خدمت کی اور راجائی کا خطاب پایا اور کوٹ کپورہ کا علاقہ جو مہاراجہ رنجیت سنگہ بہادر نے سنہ ۱۸۰۷ء مین چہین کر اپنے قبضہ مین

دے دیا ہے۔ دوسرا بستی جو انبالہ سے اٹہارہ میل شمال کی جانب ہے۔ اس ریاست کا رقبہ ایک سو پچپن[۱۵۵] میل مربع اور آبادی آٹہہ ہزار اور آمدنی ذاتی جاگیر مقدار قریب ڈیڑہ لاکہہ روپیہ سال کے ہے اور سوا قصاص کے اپنی رعایا کے سب طرح کے دیوانی فوجداری جہگڑون کے فیصلہ کا اختیار ہے۔ ۱۲ مولف

جودہ نامی کی ملکیت سے تہا جسکو اُسکے دادا کپورانے جسنے ۱۸۱۱ء مین وفات
پائی تہی بنوایا تہا۔ ان دنون مین کہیں سے جودہ کے پاس جو ایک گہوڑا اور
گہوڑی آئے خدا جانے سچ کہ جہوٹ مہاراج کو کسی نے یہہ کہدیا کہ اُسنے گستاخی
سے اُنکا نام آپکے دادا اور دادی صاحبہ کے نام پر رکہا ہے۔ مہاراج یہہ سُنکر
بہت ناراض ہوئے اور اُس گہوڑے اور گہوڑی کے چہین لانے اور جودہ کو
سزا دینے کیواسطے سردار جہنڈو سنگہہ کو مامور فرمایا۔ جب یہہ وہان پہنچے
جودہ مختصر لوگون کے ساتہہ شکار کہیلتا پہرتا تہا انہون نے اُسکو وہان گہیر کر
مارڈالا مگر مرتے مرتے اُسنے بہی بہتون کو تیرون سے ہلاک کیا اور اُسکا بڑا بیٹا
جیت سنگہہ بہی سخت زخمی ہوا جو تین دن کے بعد وہ بہی مرگیا اور دیا سنگہہ اُسکا چہوٹا
بیٹا بہاگ کر کوٹ کپورہ کے قلعہ مین پناہ گیر ہوا اور فوج پٹیالہ کو واپس چلی
آئی مہاراج نے جب اُسکے مرنیکی خبر سُنی بہت افسوس کیا کیونکہ وہ اُسکو برادری

کرلیا تہا اُنکو دیگیا راجہ پہاڑ سنگہہ کے بعد راجہ وزیر سنگہہ صاحب فریدکوٹ کے راجہ ہوئے سنہ ۱۲۹۰ھ کے شروع
مین جب انہون نے قضا کی اُسوقت سے اُنکے ولیعہد راجہ بکرم سنگہہ صاحب بہادر فریدکوٹ کے
راجہ ہین یہہ راجہ صاحب کچہہ انگریزی اور فارسی بہی جانتے ہین اس ریاست کا رقبہ چہہ سو تینتالیس
میل مربع اور آبادی قریب پچاس ہزار آدمی کے ہے گیارہ توپ کی سلامی سرکار انگریزی
سے مقرر ہے اور متبنے کرنے کا بہی اختیار ہے ۱۲ مولف

کی وجہہ سے قتل کرانا نہین چاہتے تھے۔

مہاراج کا حملہ بہٹیانہ پر

اسکے بعد مہاراج نے بہٹیون پر چڑہائی کی اور اہر ما اور سنگہا جو دو بڑے گانون تہے فتح کر لیئے بہٹی یہہ دیکہکر فتح آباد مین جمع ہوئے اور دس بارہ ہزار آدمی نے رات کیوقت چہاپا مارا اور تمام لشکر مین کہلبلی ڈالدی اور بہت سے آدمی اسطرف کے ضایع ہوئے مگر آخر کو اُنکو شکست ہوئی اور مہاراج اُنکا ملک فتح کرتے ہوئے روڑی کے مقام سے جو سرسہ کے قریب ایک چہوٹا سا قصبہ ہے کنور ہمت سنگہ بہادر اور چودہری ہمیر سنگہ صاحب نابہہ والہ کو وہان چہوڑکر پٹیالہ کو واپس چلے آئے

بہٹنڈہ کا محاصرہ اور آخر کار اُسکی فتح

اِسوقت بہٹنڈہ کا قلعہ ایک شخص سکہ جین سنگہ نامی کے قبضہ مین تہا جو سابو گوت کا جاٹ تہا اُسنے ایک عورت گوری نام کا سر کسی وجہہ سے تلوار سے کٹوا دیا تہا جب مہاراج روڑی مین تہے اُس عورت کے رشتہ دار گوجر سنگہ اور جیت سنگہ نے آکر مہاراج کے پاس فریاد کی اور عرض کیا کہ اگر آپ ہماری مدد کرین تو ہم اُس سے انتقام

لیکن مہاراج تو ایسے موقع کی تلاش مین ہی رہتے تھے پس فوراً بہٹنڈہ کے فتح کرنے کو فوج بہیجدی اور چند روز بعد آپ بہی وہان تشریف لیگئے اور شہر کو فتح کرلیا مگر سکھہ چین سنگھ قلعہ مین بیٹہکر لڑنے لگا مگر اس وجہہ سے کہ اُس زمانہ کی حالت اور تدبیر جنگ کے لحاظ سے اِس عظیم الشان اور مضبوط قلعہ کا فتح کرلینا آسان نہ تہا مصلحت سمجھکر مہاراج نے اوّل اُس کچی گڑہی پر قبضہ کیا جو قلعہ کے متصل امر سنگھہ سابوکا کے نام سے مشہور تہی اور اُسکی دیوارین پختہ بنواکر ایک ہزار سپاہی اُسمین چہوڑ دیئے اور ایک بہاری فوج زیر حکم سردار سکہد اس سنگھہ کالیکا اور ہزاری بخت سنگھہ کے جو پُور بکا رہنے والا راجپوت تہا قلعہ کی فتح کے واسطے مامور کرکے پٹیالہ کو واپس چلے آے اور اگرچہ پٹیالہ سے تہوڑی بہت فوج برابر کُمک کیواسطے جاتی رہی اور ایک برس تک روزمرّہ لڑائیان ہوتی رہین مگر قلعہ فتح نہوا اسلئے مہاراج دوبارہ وہان تشریف لیگئے اور بڑی شدّت اور سختی محاصرہ مین کی گئی جس سے تنگ آکر قلعہ والون نے جی چہوڑ دیا اور سکھہ چین سنگھہ نے یہہ پیغام بہیجا کہ اگر آپ پٹیالہ کو کوچ کرجائین تو آپکے جانیکے بعد مین قلعہ کو فوراً خالی کردونگا۔ مہاراج کو چونکہ یہہ بات پسند تہی کہ زیادہ خونریزی ہُو سکی

یہہ درخواست منظور کرلی اور اُسکے بیٹے کپور سنگھہ اور چار پانچ اور لوگون کو اوُل مین لیکر پٹیالہ کو چلے آئے مگر چار مہینے تک اُسنے لیت و لعل مین قلعہ کو خالی نکیا اور آخر ایک نیا حیلہ سوچکر اکیلا قلعہ سے نکل آیا اور سوڈہی بہر پور سنگھہ اور دو ایک اَور مذہبی شخصون کے ساتہہ جنکی سکہہ عموماً بہت تعظیم کرتے ہتے پٹیالہ آیا اور یہہ عرض کیا کہ قلعہ کو بدین شرط خالی کردیتا ہون کہ میرے ضامن چھوڑ دیے جاوین۔ مہاراج نے اُسکو نظر بند کرلیا اور کپور سنگھہ وغیرہ کو رہائی دیکر اپنے دو سرداروں البیل سنگھہ اور عالم بودلا کو جو ایک مسلمان سردار تہا قلعہ خالی کرانے کیواسطے بہیجدیا۔ لیکن کپور سنگہہ نے قلعہ مین داخل ہوتے ہی دمدمے باندہنے شروع کردیئے اور نئی فوج نوکر رکہکر قلعہ مین داخل کرنی شروع کی مہاراج نے جب یہہ سُنا خفا ہوکر سُکہہ چین سنگہہ کو سخت قید مین ڈالدیا اور اَور فوج محاصرین کی مدد کیواسطے بہیجی۔ چار مہینے تک پہر لڑائی ہوتی رہی اور آخرکار سُکہہ چین سنگہہ نے قلعہ خالی کردینے کی قسم کہائی اور اپنے بیٹے کو لکہہ بہیجا کہ اگر میری رہائی چاہتے ہو تو قلعہ کو چھوڑکر یہان چلے آؤ۔ اسپر مہاراج اُسکو ہمراہ لیکر خود وہان تشریف لیگئے اور قلعہ خالی ہوگیا اور ہزاری بخت سنگہہ اس مصلحت سے کہ وہ غیر قوم اور غیر ملک کا آدمی تہا اور اُس مُلک کے لوگون سے اُسکے سازش کرجانیکا احتمال

تہا قلعہ دار مقرر ہوا اور ملک کی تہانہ داری سردار سکہداس سنگہہ کو ملی اور بارہ گانون سُکہہ چین سنگہہ کے گذارہ کیواسطے دیدیئے گئے۔ یہہ فتح سمت ۱۸۲۸ مطابق ۱۷۷۱ء مین حاصل ہوئی تھی۔

جُہنکو راؤ مرہٹہ کا اِسطرف کو آنا اور کنور ہمّت سنگہہ بہادر کی بغاوت

اسکے تہوڑے عرصہ بعد مرہٹون کے ایک سپہ سالار جُہنکو راؤ کا اِسطرف کو آنا مشہور ہوا جنکی طاقت اِسوقت بیحد بڑہگئی تہی اور مہاراج نے احتیاطاً اپنا تمام خزانہ اور نقد روپیہ جو انکی دادی رانی فتو صاحبہ کے پاس تہا بٹہنڈہ کے قلعہ مین بہیجدینا مناسب سمجہا۔ اگرچہ یہہ بات دور اندیشی کی تہی مگر رانی صاحبہ کو یہہ امر ناگوار ہوا اور وہ مہاراج سے دل ہی دل مین ناراض ہوگیئن۔ جب جُہنکو راؤ اپنے تیرتہون تہانیسر وغیرہ مین نہاکر پہوویہ کے مقام سے جو دریائے سرستی کے کنارہ ایک مشہور معبد ہے واپس چلاگیا اور لڑائی بہڑائی کا خدشہ نرہا مہاراج جو قلعہ بٹہنڈہ کی فتح کے بعد اُسمین داخل ہونیکو کسی نیک اور مبارک گہڑی کے انتظار مین ملتوی چہوڑکر پٹیالہ کو واپس چلے آئے تہے پہر وہان تشریف لیگئے۔ اب صرف دو روز

قلعہ کے داخلہ مین باقی تھے کہ پنڈتون نے ایک اور وقت مجوّزہ سابق سے بہتر اس مقصد کیواسطے بیان کیا اور چونکہ اسمین کچھہ عرصہ تہا یہہ صلاح ٹھہری کہ اُس وقت تک بہٹیون کے مُلک کے تاخت وتاراج کرنیمین ایّام گذاری کیجاوے اب ادہر تو یہہ ہو رہا تہا ادہر یار لوگون نے یہہ شوشہ چھوڑا کہ کچھہ کہہ سُنکر مہاراج کا مزاج سردار لکہداس سنگہہ کیطرف سے برگشتہ کردیا اور وہ ناراض ہوکر اور یہہ کہکر کہ بہٹیون کی لڑائی کیواسطے فوج جمع کرنے جاتا ہون باصرار رخصت لیکر پٹیالہ کو چلا آیا اور رانی فتو صاحبہ کو جو پہلے ہی سے ناراض تہین بہسلا کر اپنے ساتھہ شریک کرلیا اور کنور ہمّت سنگہہ کو ڈہوڈان سے لا کر ۱۱۸۹ ہجری مطابق سمت ۱۸۳۲ بکرماجیتی مین پٹیالہ پر قابض کردیا اُسوقت مہاراج مُونک کیطرف جانے اور بہٹیون پر حملہ کرنیکے ارادہ سے سُنام مین پہونچگئے تہے کہ یکایک یہہ خبر معلوم ہوئی اور وہ مُونک کی طرف جانا موقوف کر کے سنام مین آئے اور قبل اسکے کہ کنور صاحب کو دم لینے اور لڑائی کیواسطے سامان کافی جمع کرنے دین پٹیالہ پر چڑہ آئے اور شہر کی دیوار کے نیچے لڑائی ہونے لگی لیکن اب اسکا فتح کرلینا آسان نہ تہا ناچار موضع لہل مین آاُترے (جو پٹیالہ سے شمال مغرب کی طرف ایک میل کے قریب ہے) راجہ کیرت پرکاش صاحب

والی نابھ اسوقت جوالا مکھی کے جانیکے ارادہ سے نراین گڈھ مین پہنچگئے
تھے جب اُنہون نے یہہ خبر سُنی جوالا مکھی کا جانا ملتوی کرکے جہٹ اور بنوڑ کے
راستہ سے بن بلائے پٹیالہ کو چلے آئے اور وہان کے قلعہ دارون کو بھی جو
باغی ہوگئے تھے سمجھا کر ساتہہ لیتے آئے۔ راجہ صاحب کے
آنیکے بعد ایکطرف سے مہاراج نے اور دوسری طرف سے اُنہون
نے شہر پر حملہ کیا اور فوج شہر پناہ کو توڑ کر اندر گہس گئی اور ایک سخت
لڑائی ہوئی اور شہر کو فوج نے لوٹ لیا۔ اب شہر پر انکا قبضہ اور قلعہ پر کنور
ہمت سنگہہ کا قبضہ تہا۔ ہر روز لڑائی ہوتی تہی۔ طرفین سے تیر گولی چلتی تہی
اس عرصہ مین راجہ گجپت سنگہہ صاحب بہادر والی جیند اور چودھری ہمیر سنگہہ صاحب
رئیس نابھہ بھی مہاراج کی مدد کیواسطے آگئے اور بہائی دیسو سنگہہ صاحب والی کیتہل
اپنے بہائی تخت سنگہہ اور سکہا سنگہہ کو ساتہہ لیکر اپنے ایک گانون مین پٹیالہ
سے تین کوس پر آن اوترے لیکن سمجہانے بجہانے کے سوا طرفین مین سے
کسی طرف شریک نہین ہوئے۔ دو ہزار سنہیل سکہہ انبالہ اور شاہ آباد سے
کنور صاحب کی حمایت کو چلے آئے اور پٹیالہ کے گرد نواح مین لوٹ مار شروع
کردی۔ مہاراج نے بہائی بدہا سنگہہ اور بخشی لکہنا اور نانون سنگہہ کو اُنکے مقابلہ

کیواسطے اموکیا لیکن سامنا ہوتے ہی انکو شکست ہوئی سبب یہہ ہوا کہ
دہانون کے کہیت مین انکے گہوڑے گڑ گئے اور بہائی بڈہا سنگہہ پکڑا گیا جو آخر کار
بہائی دیسو سنگہہ کی سفارش سے دشمنون نے اسکو چہوڑ دیا اس سبب سے
مہاراج نے خود اُنپر حملہ کا ارادہ کیا یہہ دیکہکر وہ طرح دیگئے اور فریب کے ساتہہ فتح
ہنکہر کی گڑہی کو جو پٹیالہ سے سات میل مشرق کیطرف ایک بڑا گانون ہے
فتح کرلیا۔مہاراج نے بہائی دیسو سنگہہ کو جنکی طرف سے شبہ تہا کہ وہ کنور صاحب
سے سازش رکہتے ہین رخصت کردیا اور بہیکن خان کے بیٹے وزیر خان صاحب
کوٹلہ والہ اور راجہ کیرت پرکاش صاحب کو سکہون سے لڑنیکے واسطے بہیجا
اور ایک سخت لڑائی ہوئی۔اگرچہ راجہ کیرت پرکاش صاحب نے بہی اس معرکہ
مین بہت کوشش کی مگر وزیر خان صاحب نے بڑی بہادری دکہلائی اور
آخر اس بات پر صلح ٹہر گئی کہ جتنا روپیہ کنور صاحب نے دینا کرکے انکو اپنی
حمایت کیواسطے بلایا تہا وہ انکو دیکر رخصت کیا جائے۔مہاراج نے زر مقررہ
سکہون کو دیدیا اور وزیر خان صاحب کو کسیقدر فوج ساتہہ دیکر اس غرض
سے انکے ہمراہ بہیجدیا کہ وہ سرحد تک ملک مین کچہہ فساد نکرنے پائین اور
خود پٹیالہ کو لوٹ آئے۔اب عمر خان رئیس کوٹلہ اور رائے احمد صاحب رئیس

کوٹلے وجگراؤنوں بہی چار پانچ ہزار سوار و پیادہ کی بہیڑ بہاڑ سے مہاراج کی مدد کو آگئے تہے اور یہہ سب فوجین ملکر ایک ٹڈی دل جمع ہوگیا تہا۔ رائے احمد صاحب نے جو کنور صاحب کے پگڑی بدل یار تہے انکو اور سردار سکہدیاس سنگہہ کو سمجہا بجہا کر اپنے ڈیرہ مین بلالیا اور مہاراج سرسواری عمر خان اور رائے صاحب کے خیمہ مین چلے آئے اور اُن سے ملکر اُن دونوں کو ساتہ لیکر راجہ کیرت پرکاش صاحب سے ملاقات کرائی اور اگلے روز راے صاحب کی سفارش سے سکہدیاس سنگہہ کا قصور معاف کردیا اور کنور صاحب کو بہی اُنہون نے مہاراج سے ملادیا اور ایک مہینہ دو روز کے بعد یہہ فساد جسکے سبب سے تمام ملک مین ایک آفت برپا ہوگئی تہی موقوف ہوگیا۔ مہاراج نے علاوہ جان بخشی کے اس خیال سے کہ کنور صاحب آیندہ فساد نکرین پرگنہ ڈہیہ کے پچیس گانون اور سامانہ کا قلعہ اُنکی جاگیر مین اور دیدیئے کنور صاحب کے دل مین یہہ خیال سمایا ہوا تہا کہ گو ہم راجائی کے لقب سے محروم رہے تاہم ایک باپ کے دو بیٹون مین ترکہ کا برابر تقسیم ہونا تو رواج عام ہی ہے پس جسقدر علاقہ اُنکے دادا صاحب نے اپنی قوت بازو سے پیدا کیا ہے اُسکے نصف حصہ کے حقدار ہین کنور صاحب کے ان خیالات سے یہہ اُمید ہرگز نہین ہوسکتی تہی کہ وہ کبہی راہ راست پر آئینگے مگر

ریاست کی کچھہ قسمت اچھی تھی کہ پٹیالہ پر حملہ کرنیکے دو برس بعد اُنکا پیمانہ عمر شراب خوری کی کثرت سے لبریز ہوگیا اور چونکہ اُنکے کوئی لڑکا نہتا اُنکی جاگیر خالصہ ہوگئی اور اُنکی زوجہ رانی دیسو صاحبہ کو مطابق رواج قوم کے مہاراج نے اپنی زوجیت مین لیلیا۔

راجہ گجپت سنگھہ صاحب بہادر رئیس جیند کی امداد بمقابلہ شمرو صاحب فرانسیسی کے اور اُسکی شکست

اس سے تہوڑے ہی عرصہ کے بعد پانچہزار سپاہ کے ساتھہ سردار سکھہ دیو سنگھہ کو راجہ گجپت سنگھہ صاحب بہادر رئیس جیند کی امداد کیواسطے بہیجا گیا جسنے شمرو صاحب[لہ]

لہ اسکا صحیح نام سومبر ڈالیس تہا جسنے زمانہ مین نواب میر قاسم علیخان عالیجاہ ناظم بنگالہ کا سرکار انگریزی سے بگاڑ ہوا یہہ اُسکا نوکر تہا مگر یہہ بڑا بیوفا شخص تہا۔ جب عالیجاہ سپاہ انگریزی سے شکست کہاکر شجاع الدولہ کے پاس آیا اسنے اُسکے اشارہ سے عالیجاہ کا خیمہ گہیر کر اپنی تنخواہ وصول کی اور جب اُسنے حکم دیا کہ زیادہ فوج کے رکہنے کی گنجایش نہین صرف دو پلٹنین رکہہ لو اور توپین اور بندوقین حوالہ کردو یہہ بگڑ کر شجاع الدولہ کے پاس چلا آیا اور عالیجاہ کو گیارہوین ذیالحجہ ۱۱۷۷ ہجری کو گرفتار کرادیا۔ چندے شجاع الدولہ کے پاس رہا اور جب سرکار انگریزی نے سولہوین اگست ۱۷۶۵ء کے صلحنامہ کی دفعہ سویم مین شجاع الدولہ سے یہہ شرط لکہوالی کہ وہ اُسکو اپنے پاس نہ رکہے تب یہہ ایک پلٹن ہندوستانی اور ایک توپخانہ اور تین سو یورپین

کو جو دہلی سے جیند کے فتح کرنے کو آتا تہا پانی پت کے متصل لڑکر شکست دی
اور وہ پچہلے پانون دہلی کو بہاگ گیا۔

سپاہیون کے ساتہہ مہاراجہ سورج مل والی بہرتپور کے پاس نوکر ہوا اور ۱۷۷۶ء تک وہان رہا
یہہ اُس لڑائی مین شریک تہا جو امیر الامرا مرزا نجف خان بہادر اور مہاراجہ رنجیت سنگہہ سے
سنہ مذکور مین برسانہ کے مقام ہوئی تہی پہر یہہ مرزا کے پاس چلا آیا کیونکہ اِسکا یہہ قاعدہ تہا کہ
جسکو زبردست دیکہتا اُسی کے ساتہہ اپنی پلٹنون سمیت ہو لیتا۔ امیر الامرا مرزا نجف خان نے جب
نواب ضابطہ خان خلف نجیب الدولہ پر فوج کشی اور اُسکے قلعہ غوث گڈہ کو جا گہیر لیا اور نہایت
سخت لڑائی ہوئی۔ شمرو اِس موقع پر خوب لڑا اور اُسکے صلہ مین ظفر یاب خان بہادر کا خطاب
اور چہہ لاکہہ روپیہ کی آمدنی کا علاقہ ضابطہ خان کے مُلک سے ملا ہوا اسکو جاگیر مین دیا گیا سردہنہ
مقام اُسنے سردہنہ مقرر کیا۔ چوتہی مئی ۱۷۷۸ء کو جب یہہ آگرہ کے مقام مر گیا امیر الامرا نجف خان
نے اِسکی ریاست اِسکی بیگم کو عنایت کی یہہ ایک عرب کی بیٹی کسبی کے پیٹ سے تہی جو ۱۷۵۳ء
مین پیدا ہوئی اور کوتانہ مین رہتی تہی جب باپ مر گیا اپنے سوتیلے بہائی کے ہاتہہ سے عاجز
ہو کر یہہ اور اِسکی ماں ۱۷۶۰ء مین دہلی جا رہی۔ یہان اِسکی شادی شمرو سے ہو گئی۔ یہہ
عورت بڑی عقلمند مستقل مزاج اور عالی حوصلہ تہی ہمیشہ لڑائیون مین اپنی فوج کے ساتہہ
خود جاتی تہی چنانچہ ابریل ۱۷۸۸ء مین جب نجف قلیخان اور شاہ عالم بادشاہ دہلی سے گوکل گڈہ
کے مقام لڑائی ہوئی یہہ پالکی مین بیٹہی ہوئی اپنی فوج کو لڑاتی تہی اور اگرچہ توپ کے گولے سے
اِسکا حصہ پردہ اُوڑ گیا مگر اِسکے تیور پر فرق نہ آیا اور اِسی طرح اپنی فوج کو بڑہائے چلی گئی اور نجف قلیخان
کو شکست دیکر اپنی معرفت اُسکا قصور بادشاہ سے معاف کرا دیا جسکے صلہ مین بادشاہ نے اُسکو زیب النسا بیگم

رانی فتو صاحبہ کی وفات اور مہاراج صاحب سنگھ بہادر کی ولادت

اگلے برس رانی فتو صاحبہ نے قضا کی اور اِس تقریب مین رسم مُلک کے موافق مہاراج نے دو لاکھ روپیہ خیرات کیا۔ یہہ رانی صاحبہ چودہری کہانا کی بیٹی تہین جو موضع کالیکا کا رہنے والا اسہیر اُنوکوت کا زمیندار تہا۔ انکے باب مین یہہ روایت مشہور ہے کہ جب یہہ پیدا ہوئین انکی والدہ نے جو بیٹے کے پیدا ہونیکی امیدوار تہین ناخوش ہوکر بموجب وحشیانہ اور بیرحم رسم دختر کشی کے جو اُس زمانہ مین اس قوم مین جاری تہی انکو ایک مٹی کی ٹہلیا مین رکہکر زندہ زمین مین گاڑدیا اور چونکہ خدا تعالے کو منظور یہہ تہا کہ انکے پیٹ سے بہت سے صاحب اقبال اور نامور شخص پیدا ہون بہائی دیال داس صاحب جو اپنے زمانہ مین ایک مشہور درویش تہے اتفاقاً کہانا کے گہر آئے اور اُسکی زوجہ کو مغموم دیکہکر سبب پوچہا اور فوراً لڑکی کے زمین سے نکال لینے کیواسطے ارشاد کیا۔ کیا خدا کی شان ہے جب یہہ زمین سے نکالی گئین تو زندہ تہین سچ ہے جسکو خدا رکہے اُسکو کون مار سکتا ہے۔ یہہ رانی صاحب

کا خطاب دیا۔ یہ شخص لاہور مین معلوم نہین انہون نے کس سبب سے مذہب عیسائی اختیار کر لیا تہا جو اسکا عیسوی نام آنند رکہا گیا
مؤلف

بڑی خوش نیت اور نیک نہاد اور صاحب عقل تہین۔ اسی سال رانی راج کنور صاحبہ کے بطن سے مہاراج صاحب سنگہ بہادر پیدا ہوئے۔

قصبہ سیف آباد پر حملہ اور اُسکی فتح

پٹیالہ سے چار میل شمال مشرق کیطرف سیف آباد ایک قصبہ تہا جسکو نواب فدائی خان کے بہائی نواب سیف خان نے اپنے نام پر سنہ ۱۱۶ ہجری مین آباد کیا تہا اور اُسکی آبادی کی تاریخ شیخ ناصر علی سرہندی نے جو ایک مشہور شاعر تہا (آباد نمود سیف خان سیف آباد) کہی تہی۔ اسوقت قصبہ مع اُور چند دیہات کے سیف خان کی اولاد کے قبضہ مین تہا اور انکی نالائقی کی وجہہ سے ایک شخص گل بیگ خان نامی اُنکی طرف سے اُسپر متصرف تہا اور پٹیالہ کی قرب کی وجہہ سے مہاراج کی نظر مین ہمیشہ کہٹکتا تہا۔ اسلیئے راجہ کیرت پرکاش صاحب کی تحریک سے مہاراج نے اُسپر فوج کشی کی اور سات ہزار سپاہ مع توپخانہ زیر حکم دیوان نانون مل کے جو بڑا بہادر شخص تہا اِس کام کیواسطے نامزد فرمائی۔ گل بیگ خان قلعہ نشین ہو کر چہ ہفتہ تک لڑتا رہا لیکن ساتوین دن نانون مل نے موضع روڑکی معروف قصبہ پر قابض ہو کر جب سیف آباد پر گولے مارنے شروع کئے تو گل بیگ خان نے مجبور ہو کر شہر کو خالی کر دیا۔ مہاراج

نے ایک گانو جو چہوٹے رسول پور کے نام سے مشہور ہے سیف خان کی اولاد کی جاگیر مین مقرر کردیا جو اتبک اُنکے قبضہ مین ہے اور گل بیگ خان کے واسطے سات روپیہ روز پنشن مقرر کردی جسکو وہ اپنے جیتے جی پاتا رہا۔

راجہ کیرت پرکاش جی کی وفات اور مہاراج کا ناہن تشریف لیجانا اور اُنکے بیٹے کو ملکی سرکشی کے فرو کرنے مین مدد دینا۔

جب اس لڑائی سے فارغ ہوکر راجہ کیرت پرکاش صاحب اپنی دارالریاست ناہن مین جاکر مر گئے اور اُنکے ولیعہد راجہ جگت پرکاش صاحب اُنکے جانشین ہوے اُنسے اپنے علاقہ کا انتظام نہو سکا اور رعایا باغی ہوکر مقابلہ پر کہڑی ہوگئی اسلئے مہاراج ناہن تشریف لیگئے اور راجہ صاحب کو مدد دیکر سرکشی موقوف کرادی۔

مہاراج کا دوسرا حملہ بہٹیانہ پر اور راجہ گج سنگہ صاحب والی بیکانیر کی ملاقات

سمت ۱۸۳۲ کے پوس کے مہینہ مین مہاراج نے بڑے ٹہاٹہہ کے ساتہ بہٹیانہ کی فتح کے ارادہ سے کوچ کیا اس حال سے واقف ہوکر بہٹی بہی کثرت سے جمع ہوے اور موضع بیگہڑان کے متصل جو بالفعل ضلع حصار سے متعلق ہے

لڑائی ہوئی جسمین طرفین کے سپاہی خوب جان توڑکر لڑے اور قریب شام سردار سکھداس سنگھ نے مہاراج کے حکم سے حملہ کیا اور ایک گھمسان لڑائی ہوئی اور موضع بیگھڑان قبضہ مین آگیا۔ اس لڑائی مین بہٹیون کا چودہ سو آدمی مارا گیا اور اسطرف کے سو سپاہی مع سردار تہا سنگھ کالیکا کے کام آئے اور چار سو آدمی زخمی ہوے اس فتح کے بعد سرسہ - فتح آباد وغیرہ بھی تصرف مین آگئے - بخشی لکھنا ڈوگر فتح آباد کا تہانہ دار اور موتی رام راجپوت قلعہ دار مقرر ہوا اور سرسہ کی تہانہ داری سردار ہمیر سنگھ کالیکا اور قلعہ داری بہوانی داس راجپوت کو جو وہ بھی پورب کی طرف کا تہا سپرد ہوئی اور مہاراج نے قلعہ رانیان پر مورچے جا لگائے جہان بہٹیون کا سردار نواب محمد امین خان بہاگ کر جا چہپا تہا مہاراج اس قلعہ کے محاصرہ مین ابہی مصروف ہی تہے کہ راجہ گج سنگھ صاحب والی بیکانیر نے جنکی سرحد سرسہ اور رانیان سے ملتی تہی بیکانیر سے آکر مہاراج سے ملاقات کی اور تبدیل دستار کی رسم عمل مین آئی - یہہ دوستی آجتک دونون ریاستون مین قایم ہے اور غم وشادی کے موقعون مین برادرانہ سب رسمین ادا ہوتی ہین

راجہ گجپت سنگھ صاحب بہادر رئیس جیند

کی امداد بمقابلہ حاکم بادشاہی تعینہ ہانسی کے

ابہی قلعہ رانیان کا محاصرہ ہوی رہا تہا کہ راجہ بھاگ سنگہہ صاحب بہادر رئیس جہیند کے وکیل پہنچے اور یہہ ظاہر کیا کہ ہانسی کے حاکم ملا رحیم داد خان نے جہیند کو آکر گہیر لیا ہے ہماری مدد کیجیے یہہ حال سنکر مہاراج سردار سکہہ داس سنگہہ کو رانیان کے محاصرہ پر چہوڑکر خود فتح آباد مین تشریف لے آئے اور وہان سے دیوان نانون مل کو پانچہزار فوج کے ساتہہ راجہ صاحب بہادر کی مدد کیواسطے روانہ کیا۔ نانون مل نے جہیند کی سپاہ کے ساتہہ ملکر غنیم پر دہاوا کیا اور اُسکو بڑے قتل اور خونریزی کے ساتہہ شکست دی اور ملا گولی سے میدان مین مارا گیا اور بہت سا اسباب اور گہوڑے اور ہاتہی لوٹ مین دیوان کے ہاتہہ آئے (یہہ واقعہ سمت ۱۸۳۱ مطابق ۱۷۷۴ء کا ہے) اور اُسنے برفاقت راجہ صاحب بہادر جہیند کے ہانسی حصار۔ رہتک۔ توشام اور ہم وغیرہ پر بہی تصرف کر لیا اور راجہ صاحب بہادر اضلاع گوہانہ اور رہتک پر قابض ہوے جب اس فتح کی خبر مہاراج نے سُنی فتح آباد سے ہانسی کیطرف کوچ کیا اور وہانکا انتظام کرکے اور زرخطیر بابت مالگذاری وصول کرکے پٹیالہ کو تشریف لے آئے

قلعہ رانیان کی فتح اور بہٹیونکی ریاست کا خاتمہ

چار مہینے کے بعد رانیان کا قلعہ بھی فتح ہوگیا اور بہٹیون کے ساتہ اس بات پر صلح ہوگئی کہ محمد حسینخان اور محمد امین خان قلعہ رانیان کو خالی کردین اور قلعہ بہٹنیر مع بارہ گانو ونکے اُنکے قبضہ مین رہے چنانچہ وہ رانیان سے نکلکر بہٹنیر مین جارہے اور وہ تمام علاقہ جو اب ضلع سرسہ کہلاتا ہے مہاراج کے قبضہ مین آگیا۔

نواب نجف خان وزیر کی فوجکشی بغرض واپس لینے ملک مفتوحہ دیوان نانون مل کے

اُس زمانہ مین سلطنت دہلی کا کوئی فرمان روا ایسا لایق نتہا جو اُسکو زوال سے بچاتا اور سب پرزے اُسکے ڈہیلے ہوگئے تہے اور امیرون مین پرلے سرے کی پہوٹ اور نااتفاقی تہی اور کوئی پوچہنے والا نہ تہا صرف ایک امیرالامرا مرزا نجف خان بہادر ایسا شخص تہا جسکی عقلمندی اور شجاعت سے سلطنت دہلی کی کچہہ ہوا بندہ جانیکی بہہ اُمید ہوسکتی تہی پس اُسنے جب یہہ حال سُنا اُن تعلقات کے واپس لینے کا ارادہ کیا جو رحیم داد خان کے مارے جانیکے بعد دیوان نانون مل نے فتح کرلئے تہے اور نواب نجف قلیخان کو جسپر اُسکو بڑا اعتماد تہا اور وہ اُس ملک کا حاکم تہا جو سرہند سے راجپوتانہ تک پہیلتا ہے

ایک بڑی سپاہ کے ساتھہ روانہ کیا - دیوان نے خبر پاکر نواب ضابطہ خان بہادر سے جو اسکا حریف تہا سازش کرنی مناسب سمجھی اور فوج کو تہانہ مین چھوڑ کر جمنا کے کنارے جا ٹہرا - اودہر سے ضابطہ خان فریدپور کے گہاٹ ادہر اُتر آیا اور باہم گفتگو ہوکر نواب نے اپنے بیٹے غلام قادر خان کو ایکہزار پیدل اور پانسو سوار کے ساتھہ دیوان کی مدد کیواسطے چھوڑ دیا - دیوان غلام قادر خان کو ہمراہ لیکر تہانہ مین آیا اور وہان سے کوچ کر کے موضع چڑی چاندی مین جا اُترا اب اگرچہ شاہ عالم کی سلطنت کا یہہ زمانہ اس قابل تھا کہ اُسکو واقعی طور پر سلطنت کا زمانہ کہا جاے لیکن پہر بھی اُسوقت تک بلکہ اُس سے کسیقدر مدت بعد تک بھی زمانہ کی کچہہ ایسی حالت تہی کہ ہندوستان کے بڑے بڑے خود مختار اور صاحب طاقت لوگ دہلی کے تخت کا بہت ادب کرتے تہے اسواسطے باہم لکہا پڑہی ہوکر ایک صورت صلح کی ہوگئی اور مہاراج مونک سے سوار ہوکر موضع کسوہن[1] مین جا اُترے جہان راجہ بہگونت سنگھہ اور بیرسین نواب نجف قلیخان کے دو معزز سرداروں نے اُنکا استقبال کیا اور وہان سے جیند مین پہنچگیے اور نواب ضابطہ خان کو بہی بلا لیا اور نجف قلیخان نے بہی جیند مین آکر ملاقات کرنا منظور کیا اور یہہ قرار پایا کہ

[1] یہہ آٹہہ کہیڑے کے پرگنہ کا ایک گانون ہے جسکا ذکر آئین اکبری مین بہی ہے - ۱۲ مولف

بہٹیون کا تمام ملک اور کسوہن وغیرہ ملک بانگر اور پرگنہ بروالہ اور پرگنہ بال سمند
مہاراج کے قبضہ مین رہے اور ہانسی حصار رہتک تہم وغیرہ متعلق سلطنت
دہلی تصور ہوکر چھوڑ دینے جاوین لیکن گوہانہ وغیرہ سات گانون جو نانون مل
کی مدد سے راجہ گجپت سنگہہ صاحب بہادر کے قبضہ مین آگئے تہے بدستور راجہ
صاحب بہادر کے پاس رہین۔ اسموقع پر مہاراج نے واسطہ ہوکر نواب ضابطہ خان
اور نواب نجف قلیخان کی بہی صفائی کرادی اور وہ دونون دہلی کو چلے گئے
اور مہاراج پٹیالہ کو تشریف لے آئے۔ یہہ فیصلہ اگرچہ پٹیالہ کے لئے موجب فخر
تہا مگر سلطنت دہلی کی شان کے لائق نتہا اس سبب سے لوگون نے یہہ کہنا
شروع کیا کہ نجف قلیخان نے رشوت لیکر یہہ معاملہ کرلیا ہے لیکن دراصل یہہ محض
تہمت تہی جو مرزا نجف خان کے دشمنون نے اُسکے بدنام کرنیکے واسطے یہہ
بات مشہور کردی تہی اور یہہ کچہہ تعجب کی بات نتہی کیونکہ جب نواب ضابطہ خان
مجد الدولہ عبد الاحد خان کے بہکانیسے بادشاہ سے باغی ہوگیا اور مرزا نجف خان
نے حملہ کرکے اُسکے لشکر کو تباہ کیا اور اس سبب سے کہ اُسکو مرہٹون اور مہاراجہ
سورج مل رئیس بہرت پور کے خاندان سے اعانت کی اُمید نرہی تہی اُسنے
سکہون سے ملاپ کرلیا اُسکے دشمنون نے مشہور کردیا تہا کہ ضابطہ خان سکہہ

ہوگیا حالانکہ کسی مسلمان کے سکھہ ہوجانیکا کوئی شخص ہی گمان نہین کرسکتا

مہاراج کا سلوک اپنے اہلکارون سے

اِس معاملہ سے فارغ ہوکر جب مہاراج پٹیالہ مین آئے رانی کھیم کنور صاحبہ کی تحریک سے نانون مل وغیرہ اہلکارون کو کچھہ کچھہ بہانہ کرکے قید کرلیا اور قریب بیس لاکھہ روپیہ کے بطور ڈنڈ اُن سے وصول کیا - ایسے ڈنڈون کا لینا اکثر سکھہ ریاستون مین ایک عام دستور تہا - مہاراجہ رنجیت سنگھہ بہادر کے ہان بہی ایسے معاملات ہمیشہ ہوتے رہتے تہے اور لاکھون روپیہ امیرون اور سردارون سے بنام ڈنڈ (جسکو چٹی بہی کہتے تھے) وصول کیا جاتا تہا اور اُسوقت کا یہہ مقولہ مشہور ہے کہ اگر گناہ نہین کیا تو کیا سرکار چٹی بہی نہین لیگی اِس ناپسندیدہ دستور کا نتیجہ اہلکارون کے ہی حق مین غیر مفید نہوتا تہا بلکہ ریاست کے واسطے زیادہ مضر تہا کیونکہ اہلکار لوگ اس یقینی تاوان کے ڈر سے خیانت اور بددیانتی کرنے پر مجبور ہوتے تہے اور اپنی اہلکاری کے زمانہ کو غنیمت سمجھکر جایز ناجایز کا لحاظ نکرکے روپیہ کے جمع کرنے مین کوشش کرتے تہے تاکہ اُس سے بقدر امکان خود بہی فایدہ اُٹھائین اور وقت معین پر ڈنڈ کے ادا کرنیکے بہی قابل ہون جسکا نتیجہ یہہ ہوتا تہا کہ خزانہ خالی اور رعیت تباہ ہتی تہی اور

سرکار اور اہلکار دونون کے باہم بدگمانی رہتی تہی اہلکار یہہ سمجہتے تہے کہ جسقدر لوٹا جائے لوٹین اور سرکار یہہ خیال کرتی تہی کہ خیر لوٹین آخر مال ہمارا ہے اوراس سبب سے نہایت خراب نتیجے پیدا ہوتے تہے۔

رانی کہیم کنور صاحبہ کا زور شور اور اُنکے بیٹے کنور سدہ سنگہہ کا خلاف حق ولیعہد مقرر ہونا

اسوقت رانی کہیم کنور صاحبہ کا بڑا زور شور تہا اور یہان تک مہاراج کے مزاج پر وہ حاوی تہین کہ اُنکی خاطر سے مہاراج نے اُنکے بیٹے کنور سدہ سنگہہ کو (جو ساون بدی پنچمی روز شنبہ سمت ۱۹۲۳ مطابق انیسوین جمادی الاولی ۱۲۸۳ ہجری کو کنبہ لگن مین پیدا ہوا اور اسوقت دو ڈہائی برس کا تہا) راج تلک دیکر اپنا ولیعہد مقرر کرنا چاہا۔ جب دربار کی تیاری ہوئی اور سب امیر اور سردار جمع ہوئے اور قریب تہا کہ وقت معہود پر سدہ سنگہہ کو راج تلک دیا جائے مہاراج صاحب بہادر کو اُنکا خدمتگار سوہان سنگہہ معلوم ارادتاً یا کسطرح دربار مین لے آیا اور یہہ اُسکی گود سے اُترکر سیدہے اُس مسند پر جو سدہ سنگہہ کے بیٹہنے کیواسطے بچہائی گئی تہی جا بیٹہے۔ مہاراج یہہ دیکہکر نہایت منغص ہوئے اور ہرچند یہہ بات بے انصافی کی تہی مگر تاہم اپنی بات کی پیچ سے سدہ سنگہہ کو راج تلک دیدیا اور

رانی صاحب نے اُسکو ساتہہ لیکر ملک مین دورہ کیا اور رعایا سے نذرین دلوائین
لیکن جب یہہ لڑکا تین برس کا ہو کر گذر گیا رانی صاحب کی یہی بات پہیکی پڑ گئی
اور مہاراج صاحب سنگہہ بہادر جنکا حق اُنہون نے چہینا چاہا تہا بدستور ولیعہد سمجہے گئے

سردار جہنڈو سنگہہ کا کوٹ کپورہ اور ستلج کے اُس پار فتوحات حاصل کرنا

۱۲۱۲ء ب ۱۷۷۴ء مین سردار جہنڈو سنگہہ کوٹ کپورہ اور فریدکوٹ کی تسخیر کیواسطے نامزد ہوا اسنے اکثر دیہات اُس علاقہ کو مطیع کیا اور ستلج کے اُس پار اُترکر پاک پٹن اور حجرہ شاہ مقیم تک اپنا تصرف کرلیا لیکن قہطا کی بدبختی نے جو اُسوقت اِس تمام ملک مین پہیل رہا تہا اُسکے وہان پانون جمنے ندئیے اور وہ وہان زیادہ ٹہر نہ سکا اور جب وہ اپنی فوج کو واپس لیکر آیا موضع جینٹہ کے زمیندارون نے جو سرراہ واقع تہا مقابلہ کیا چونکہ اُسوقت ان اضلاع کی باشندے وحشی اور نہایت سرکش تہے اور خراج اور مالگذاری کو بالکل بہولے ہوئے تہے اور ملک کی بدانتظامی اور امن کے نہونیکے باعث سے اُنہون نے اپنے اپنے دیہات کو خوب مضبوط اور مستحکم بنا رکہا تہا اور اس سبب سے اُنکے سر کرنے مین بہت عرصہ لگتا تہا اور فتح ہونیکے بعد فایدہ کچہہ نہین ہوتا تہا اسواسطے دو مہینے کے محاصرہ کے بعد بہائی دیسو سنگہہ

صاحب والی کیتہل کی سفارش سے مہاراج نے اس فوج کو وہان سے چلے آنیکو فرما بہیجا۔

بی بی چند کنور اور صاحب کنور صاحبہ کی شادی

اس برس کے منگہسر مہینے مین کنور ہمت سنگہہ صاحب بہادر کی بیٹی بی بی چند کنور صاحبہ کی شادی رچائی گئی جو سردار تارا سنگہہ[۱] غیبہ رئیس راہون کے بیٹے سردار دسوندہا سنگہہ سے منسوب تہین اور ماہ ماگہہ مین مہاراج کی دختر نیک اختر بی بی صاحب کنور صاحبہ کی شادی ہوئی جنکا رشتہ داہجیل سنگہہ خلف سردار

[۱] یہہ شخص ڈلہ والون کی مثل کا ایک بڑا سردار تہا جو ڈلہ نامی ایک گانون کے نام پر جو دریای راوی کے کنارے آباد تہا مشہور ہوئی تہی جسکے سات ہزار پانسو سوار تہے تارا سنگہہ نے اپنے ہمراہیون کی مدد سے سلطنت کے ضعف اور بدعملی کے زمانہ مین بہت سا حصہ دوآبہ جالندہر کا اور شمالی حصہ اضلاع انبالہ اور لودہیانہ کا اپنے قبضہ مین کرلیا تہا اور ضلع فیروزپور مین دہرم کوٹ اور فتح آباد بہی اسکے قبضہ مین تہا۔ راہون جو ستلج کے اُس پار دریا کنارے ایک اچہا قصبہ ہے اسکا مقر و مسکن تہا۔ مہاراجہ رنجیت سنگہہ بہادر والی لاہور نے جب سنہ ۱۸۰۷ع مین ملک این روے ستلج پر دوبارہ مہم کی یہہ اُسکی رفاقت مین تہا۔ اُس سنہ مین اسکے مرنیکے بعد رنجیت سنگہہ نے اسکے بیٹے گوجر سنگہہ کو قید کرلیا اور اسکی ریاست ضبط کرکے اپنے سپہ سالارون مین تقسیم کردی جسمین سے دہرم کوٹ کا علاقہ دیوان محکم چند کو ملا۔ ۱۲۔ مولف۔

حقیقت سنگھہ کنہیا رئیس[۵۷] فتحگڈہ سے ہوا تہا پہلی شادی مین پانچ لاکہہ روپیہ اور

۵۷ اپنے زمانہ مین ستلج کے شمالی کیطرف سکھون کے گروہون مین کنہیّون کا گروہ سب سے زیادہ طاقتور تہا
اسکا بانی سردار جےسنگھہ ہوا جو موضع کاہنا کا رہنے والا سدہو گوت کا جاٹ تہا - یہہ گانو لاہور سے پندرہ
میل پر آباد ہے اور اسیکے نام پر اُس گروہ کا کنہیّا نام پڑا - اِس گروہ کا دوسرا سردار حقیقت سنگھہ سنگت پورہ
تہا جو وہ بہی اسی قوم کا تہا اور موضع کاہنا کے قریب موضع جلکہ مین رہتا تہا - یہہ دونون نواب کپور سنگھہ
سنگھہ پوریہ کے رفیقون مین تہے اور اُسکی وفات کے بعد خود مختار رئیس بنگئے - سنہ ۱۷۶۰ء مین سردار
حقیقت سنگھہ نے موضع چڑیان والہ کی جگہہ سنگت پورہ آباد کیا اور ایک قلعہ تعمیر کرایا جسکا نام
اپنے بہتیجے فتح سنگھہ کے نام پر فتحگڈہ رکہا - حقیقت سنگھہ اگرچہ جےسنگھہ کا ہمسر تہا مگر اکثر مہمون مین
اُسکا دوست اور شریک حال رہا - احمد شاہ کے ہندوستان سے چلے جانیکے بعد سنہ ۱۷۶۳ء مین
انہون نے باتفاق سردار جسا سنگھہ آہلووالیہ اور ہری سنگھہ بہنگی اور جسا سنگھہ رام گڈہیہ کے
قصور پر حملہ کیا اور اسکو خوب لوٹا - اِسکے تہوڑے عرصہ بعد جےسنگھہ کی ہری سنگھہ کے ساتہہ
امین آباد کے قریب لڑائی ہوئی مگر کوئی مغلوب نہوا - یہان سے جےسنگھہ سرہند کی طرف لوٹ مار
کرتا ہوا گیا اور اس معرکہ مین شریک ہوا جسمین زین خان مارا گیا - سنہ ۱۷۷۴ء مین یہہ دونون
راجہ رنجیت دیو رئیس جمون کے بیٹے برج راج دیو کی مدد کیواسطے گئے جسکو اُسکا باپ ولیعہدی سے
خارج کرکے چہوٹے لڑکے میان دلیل سنگھہ کو ولیعہد بنانا چاہتا تہا اور جہنڈا سنگھہ اور تمام بہنگی
سردار اپنے باج گذار رنجیت دیو کی مدد کیواسطے آگئے تہے - کئی مہینے تک لڑائی کی چہیڑ چہاڑ
ہوتی رہی اور سردار چڑہت سنگھہ سوکرچکیا کے مرنیسے بہنگی غالب معلوم ہونے لگے جسکا
تدارک کنہیون نے یہہ کیا کہ سردار جہنڈا سنگھہ بہنگی کو ایک مذہبی سکھہ کے ہاتہہ سے مروا ڈالا جسکے

دوسری مین سات لاکہہ روپیہ صرف مین آیا جسمین سردار تارا سنگہہ بارہ ہزار اور

مرتے ہی لڑائی کا خاتمہ ہو گیا اور ریاست جمون سردار حقیقت سنگہہ کی باجگذار ہو گئی اگلے برس انہون نے امرتسر مین ایک بازار بنوایا جو ابتک کنہیون کے کٹرہ کے نام سے مشہور ہے ۱۷۸۶ء مین جیسنگہہ کے بیٹے گوربخش سنگہہ نے قلعہ کانگڑہ کو فتح کیا اس سے پہلے بعض پہاڑی ریاستین حقیقت سنگہہ کی باجگذار تہین مگر اب جیسنگہہ کا زور زیادہ ہونیسے تمام پہاڑی راجے اُسکی دوستی کا دم بہرنے لگے - جب سردار جسا سنگہہ آہلو والیہ نے جسا سنگہہ رام گڈہیہ پر حملہ کرکے اُسکو پنجاب سے نکالا یہہ دونون سردار اُنکے شریک تہے اور جب راجہ رنجیت دیو ۱۷۸۱ء مین مر گیا اور برج راج دیو اُسکا جانشین ہوا اور اُسنے اپنا وہ علاقہ جو بہنگیون نے دبا لیا تہا چہڑانا چاہا اور ان سے مدد مانگی - اگرچہ بہنگیون کی دوستی کے سبب سے یہہ چاہتے تو نتہے مگر کریان والہ کی طرف گئے جہان برج راج دیو کنہیون سے لڑ رہا تہا اس مقام کو راجہ نے بہت جلد فتح کر لیا مگر اب یہہ دونون سردار اسکا ساتہہ چہوڑ کر اپنے پرانے دوستون سے جا ملے اور حقیقت سنگہہ نے سردار گوجر سنگہہ بہنگی اور جیسنگہہ کے خسر سہاگ سنگہہ آلو والیہ کی مدد سے کریان والہ کو چہین کر جمون پر حملہ کیا - یہہ خبر سنکر مہاراجہ رنجیت سنگہہ بہادر کا باپ سردار مہا سنگہہ رام نگر سے جہان وہ چٹہون کے ساتہہ لڑ رہا تہا اپنے پگڑی بدل دوست برج راج دیو کی مدد کو آیا اور حقیقت سنگہہ کے لشکر پر حملہ کیا مگر بڑے نقصان کے ساتہہ پس پا ہوا اب اسنے جیسنگہہ اور سردار جسا سنگہہ آہلو والیہ کو اپنی مدد کیواسطے بلایا انہون نے اگرچہ بچاؤ کرنا چاہا مگر جب دیکہا کہ صلح ہونی ناممکن ہے تو وہ امرتسر کو چلے گئے ناچار مہا سنگہہ کو اطاعت قبول کرنی پڑی اور راجہ نے تیس ہزار روپیہ بابت خراج حقیقت سنگہہ کو دینا منظور کیا مگر جب چہہ مہینے گزر گئے اور تیس ہزار مین سے

سردار حقیقت سنگھ بیس ہزار آدمیون کی ہمراہ ہی بہاڑ کے ساتھ بیاہنے کو آئے تھے

راجہ نے ایک کوڑی بھی ادا نہ کی تو حقیقت سنگھ نے مہا سنگھ کے پاس یہہ پیغام بھیجا کہ مین جمون پر حملہ کرتا ہون اگر تم میرے شریک ہوگے تو ہم دونون وہان کی لوٹ آپس مین بانٹ لینگے اس بات پر سردار مہا سنگھ راجہ کی دوستی اور پگڑی بدلنے پر خاک ڈالکر فوراً راضی ہو گیا اور دونون نے مختلف رستون سے جمون کیطرف کوچ کیا مگر مہا سنگھ عجیب شخص تھا جب اسنے دیکھا کہ راجہ شہر چھوڑکر بھاگ گیا اور مین اکیلا ہی سب کچھ کر سکتا ہون تب اسنے جمون کو لوٹ کر آگ لگا دی حقیقت سنگھ اس دغا بازی کا انتقام لینا چاہتا تھا مگر قضا نے فرصت دی اور بیمار ہو کر دنیا سے رخصت ہوا جے سنگھ نے جب یہہ حال سنا اسکو نہایت رنج ہوا اور مہا سنگھ کو انتقام لینے کی دہمکی دی اور ۱۷۸۳ء مین جنڈیالہ پر چڑھائی کی اور رسول پور اور جنڈیالہ کو لوٹ کر دیسا سنگھ اور بہاگ سنگھ کو جو مہا سنگھ کے متوسل تھے اپنا مطیع بنایا اور انکے علاقے چھین لئے اگلے برس دیوالی کے موقع پر مہا سنگھ امرتسر گیا اور جے سنگھ کے ساتھ صلح کرنی مین بہت سی کوشش کی مگر وہ ایسی کج خلقی سے پیش آیا کہ وہ بدلہ لینے پر کمر باندہ کر امرتسر سے چلا گیا اور راجہ سنسار چند والی ناودن اور جسا سنگھ رامگڑھیہ اور بہت سے سردارون کو جو جے سنگھ پر حملہ کرنیکو ادہار کہائے بیٹھے تھے ساتھ لیکر بٹالہ کیطرف روانہ ہوا یہان سے آٹھہ میل کے فاصلہ پر انکا جے سنگھ کے بیٹے گوربخش سنگھ سے مقابلہ ہوا چھہ گھنٹے تک لڑائی ہوتی رہی مگر گوربخش سنگھ تیر سے مارا گیا اور کنہیونکی شکست ہوئی گوربخش سنگھ کے مرنے سے جے سنگھ ایسا پریشان خاطر اور مغموم ہوا کہ اسنے جنگجوئی کی عادت کو بالکل چھوڑ دیا قلعہ کانگڑہ سنسار چند کے حوالہ کر دیا جسا سنگھ رامگڑھیہ کے علاقے اسکو واپس دیئے اور مہا سنگھ کو دوست بنانے کی خاطر اپنی پوتی جتاب کور کی نسبت مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر

اور دس دن برات پٹیالہ مین رہی تھی۔

مہاراج کی مکرر فوج کشی غریب داس اور اسکے دوست سردار ہری سنگھہ سیالبہ والہ پر

مہاراج اُس گستاخی کو نہین بہولے تھے جو غریب داس رئیس منی مزرعہ نے بامداد اپنے دوست سردار ہری سنگھہ[1] سیالبہ والہ کے کی تھی اور انکو نہ

---

[1] سردار ہری سنگھہ لنگہ (لنگڑا) ڈلہ والونکی مسل (گروہ) مین سے تہا۔ اسنے سنہ ۱۷۶۳ء کے قریب جبکہ سکہہ بہت طاقتور ہوگئے تھے اکثر مقامات پر جنمین سے بعض اُس روے ستلج اور بعض اس روے ستلج واقع تھے قبضہ کرلیا۔ انمین سے بڑے بڑے مقامات یہہ تھے۔ روپڑ سیالبہ خیر آباد۔ کرالی۔ اسکے دو لڑکے چڑہت سنگھہ اور دیوا سنگھہ تھے۔ چڑہت سنگھہ کو اسنے علاقہ روپڑ دیا جسکی آمدنی قریب اسی ہزار روپیہ کے تہی اور دیوا سنگھہ کو سیالبہ اور دیہات دو لاکہہ روپیہ کی آمدنی کے دیئے۔ یہہ تقسیم اسنے اپنی وفات سے ایک برس پہلے ۱۷۹۵ء مین کردی تہی روپڑ کا علاقہ ستلج کی لڑائی کے بعد سرکار انگریزی نے چڑہت سنگھہ کے بیٹے سردار بہوپ سنگھہ سے سرکار لاہور کی سازش کے جرم مین ضبط کرلیا اور اُسکو سہارنپور مین رہنے کا حکم ہوا۔ سردار دیوا سنگھہ کا علاقہ اُسکے مرنیکے بعد سنہ ۱۸۵۸ء مین اُسکے فرزند سوار نراین سنگھہ صاحب کے قبضہ مین آیا۔ مہاراجہ نرندر سنگھہ صاحب بہادر کی منجھلی صاحبزادی بی بی بہگوان کنور صاحبہ کی شادی انسے فروری سنہ ۱۸۵۸ء مین ہوئی تہی لیکن افسوس ہے کہ اکتوبر سنہ ۱۸۶۱ء مین بی بی صاحبہ کا انتقال ہوگیا۔ سردار صاحب جو اسوقت خورد سال تھے غدر سنہ ۱۸۵۷ء مین گردونواح کے دہندوان سے چہوٹ گیا۔ انکو

ٹہیکری رکہکر پنجور کے علاقہ پر تصرف کرلیا تہا - پس ان شادیون سے فراغت پاتے ہی مہاراج نے اُسکی کامل سرکوبی کا ارادہ کیا اور اپنے سارے سردار مہا سنگہہ اور پاکہر سنگہہ کو اس کام پر مامور فرمایا - ان سرداروں نے اپنے متواتر حملون مین اُسکا تمام علاقہ چہین لیا اور وہ مجبور ہوکر منی مزرعہ کے قلعہ مین گہس بیٹہا اور چند روز بعد اطاعت کے پیغام بہیجنے لگا لیکن مہاراج نے حکم دیا کہ اگر پٹیالہ مین حاضر ہونا قبول نکرے تو منی مزرعہ بہی چہین لینا چاہیے اس حیص بیص مین تین مہینے تک قلعہ پر مورچے لگے رہے - آخرکار وہ نذ کا گہوڑا لیکر پٹیالہ مین حاضر ہوا اور اپنے قصور کی معافی چاہی اور مہاراج نے براہ مہربانی اُسکا مُلک پہر اُسکو بخشدیا اور فوج کو جو منی مزرعہ کی لڑائی سے فارغ ہوچکی تہی ہری سنگہہ کے علاقہ پر دہاوا کرنیکا حکم ہوا اور اُسنے جاکر پہلے ہی حملہ مین سیالبہ کا قلعہ اُس سے چہین لیا - چونکہ وہ مانجہہ کے علاقہ کا رہنے والا تہا اور جان چکا تہا کہ منی مزرعہ سے فراغت پاکر پٹیالہ کی سپاہ مجکو بہی ضرور خبر لیگی پس اتنے مین جو اُسکے ہموطن سردار جبا سنگہہ رام گڈہیہ

* ہوگیا اور سردار صاحب ہی اٹہارہ برس کی عمر مین ہی ۱۸۶۶ء مین لاولد قضا کرگئے اور اُنکا علاقہ جو قریب تیس ہزار روپیہ سال کی آمدنی کا تہا ضبط سرکار انگریزی ہوگیا - ۱۲ مولف -

اور کرم سنگہ شہید[1] شہزادپوریہ اور گوربخش سنگہ انبالہ والا اور گوردت سنگہ اور دیوان سنگہ لاڈوہ والا اور اور چہوٹے چہوٹے سکہہ رئیس جنکے علاقے ستلج کے اسطرف تھے جمناپار کے ملک مین حسب عادت تاخت و تاراج کرکے واپس آئے ہری سنگہ انکو اپنی حمایت کیواسطے لے آیا اس طرف کے

[1] گوردوارہ دمدمہ صاحب واقع موضع تلونڈی کا بڑا مہنت دیپ سنگہ مغلیہ فوج کے ساتہہ لڑائی مین مارا گیا اور تب اسکا چیلہ سدا سنگہ اسکی جگہہ مہنتی کی گدی پر بیٹہا۔ یہہ بہی اسیطرح لڑائی مین مارا گیا اس وجہہ سے سکہون نے انکو شہید کا لقب دیا۔ کرم سنگہ جسکا ذکر متن میں ہے سدا سنگہہ کا جانشین ہوا۔ اسنے کچہہ علاقہ اپنے زور و ہمت سے پیدا کیا اور کچہہ گانون اسکو اور سکہہ رئیسون نے گوردوارہ کا متولی سمجہکر بطور مدد معاش کے دیئے۔ چنانچہ موضع سنگہپورہ جو بالفعل ضلع سرہند کے متعلق ہے مہاراج امر سنگہہ صاحب بہادر نے عطا فرمایا تہا ۱۸۲۰ء مین جب اسنے وفات پائی تب اسکا بڑا بیٹا گلاب سنگہہ اسکا جانشین ہوا۔ یہہ اچہا ذی مروت اور عالی حوصلہ شخص تہا ۱۸۴۴ء مین جب یہہ مرا اسوقت اسکا بیٹا شیو کرپال سنگہہ چہہ برس کا تہا اگرچہ سرکار انگریزی کی زیر نگرانی اسکی تعلیم و تربیت ہوئی مگر یہہ ایسا شرابی نکلا کہ جوان ہوئے پر بہی اسکا علاقہ سرکار انگریزی ہی کی زیر نگرانی رہا اور آخر اسی علت مین اسنے اپنی جان کہوئی۔ اب اسکا بیٹا سردار جیون سنگہہ موجود ہے اور شہزادپور مین (جو ایک بہت چہوٹا سا قصبہ انبالہ سے قریب پچیس میل شمال کیطرف ہے اور یہی رئیس کے رہنے کی جگہہ ہے) رہتا ہے۔ اسکے علاقہ کی آمدنی قریب تین ہزار روپیہ سال کے ہے۔ ۱۲ مولف۔

سرداروں کو یہہ گمان بھی نتھا کہ ایسے بڑے انبوہ سے مقابلہ کرنا پڑیگا جو پہلے
سے اسکی کچھہ فکر کرتے مگر اب لڑائی کے سوا چارہ نتھا پس سیلاب کے مقابلہ
نتیجہ یہہ ہوا جسمین تین سو آدمی اس طرف کے مارے گئے اور بخشی لکھنا بھی
کام آیا اور دیوان نانونمل زخمی ہوا اور سردار جھنڈو سنگھہ اور مہا سنگھہ پکڑے
گئے اور سردار گوربخش سنگھہ ڈہلون جو قلعہ دار مقرر ہوا تہا وہین گھر گیا
اور تمام فوج تتر بتر ہوگئی۔ نانون مل نے نندپور کلوڑ کے مقام جب مہاراج
کو آکر یہہ خبر دی وہ اگرچہ بہت پریشان خاطر ہوئے مگر استقلال کو ہاتھہ سے
ندیا اور جلد جلد اسکی تلافی اور تدارک کا سامان کرنے لگے اور اپنے
دوستون اور قرابت دار راجے اور سردارون کو بلا بھیجا۔ راجہ گجپت سنگھہ
صاحب بہادر جیند سے۔ چودھری ہمیر سنگھہ صاحب نابہہ سے۔ راے احمد
صاحب کوٹ سے۔ عمر خان۔ اسد اللہ خان۔ عطاء اللہ خان صاحب
کوٹلہ مالیر سے۔ بہائی دہنا سنگھہ و سکہا سنگھہ کیتہل سے۔ سردار جودہ سنگھہ
بہدوڑ سے۔ سردار دلیل سنگھہ لودہ سے۔ میان کشن سنگھہ نابہن سے
سردار تارا سنگھہ اہون سے وغیرہ سرداران کہ جنکا نام لکھنا طوالت
سے خالی نہین ہے اپنی اپنی فوج کے ساتھہ فوراً آموجود ہوے۔ بیگواڑہ

سے جہان وہ بیاہی ہوئی تہین مہاراجہ کی بہن بی بی راجندر صاحبہ بہی جو اپنے خاندان کے مورثیون سے ہمت و شجاعت مین کم نہ تہین تین ہزار فوج کے ساتہہ روانہ ہوئین اور ہری سنگہہ کے ستلج کے پار کے علاقہ پر قبضہ کرتی ہوئین بہلول پور کے گہاٹ ستلج سے عبور کرکے اپنی فوج کو سردار جو وہ سنگہہ اپنے نواسہ کے ساتہہ مہاراج کے پاس چہوڑکر پٹیالہ مین آگئین غرض یہہ سب بندوبست دس روز کے عرصہ مین ہوگیا اور قریب چالیس ہزار سوار و پیادہ کے مہاراج کے لشکر مین جمع ہوگئے ۔ مہاراج نے سردار چوہڑ سنگہہ بہدوڑیہ کو سپہ سالار بناکر بارہ ہزار سوار پانچہزار پیدل چہہ توپین دوسو زنبورک ملازمان خاص مین سے اور قریب بیس ہزار مذکورہ بالا سردارون کی فوج مین سے اسکو دیکر سیالبہ کیطرف روانہ کیا ۔ جب یہہ لشکر سیالبہ کے قریب پہنچا دل کے لوگون سے ایک ہلکی سی لڑائی ہوئی اور وہ بہاگ کر سیالبہ مین چلے گئے اور اس بڑی شکست کے بعد جو ایسی جلدی پہر ایسا بڑا لشکر جمع ہوگیا یہہ دیکہکر ہری سنگہہ اور اسکے رفیقون کے چہکے چہوٹ گئے ۔ سردار چوہڑ سنگہہ نے مخفی تدبیرون سے بہی غفلت نہین کی اور دل کے سردارون سے جوڑ توڑ لگانے شروع کئے اور روپیہ کا منتر انکے کان مین پہونکا اور یہہ جادو

اُسکا چل گیا - یہہ لوگ جو گویا اُجرت پر صرف لوٹ کی خاطر لڑتے تہے اور
اِسکی اُنکو کبھی پروا نہو تی تہی کہ ایک شخص کا ساتہہ چہوڑکر دوسرے کے مددگار
ہونیسے کچہہ شرم کرین بہت سے انمین سے مثل سردار کرم سنگہہ اور
دہرم سنگہہ شہید اور رائے سنگہہ اور بہاگ سنگہہ بڑیہ والے وغیرہ ہری سنگہہ
کی رفاقت چہوڑکر سوا پیچہے ایک روپیہ یومیہ لینا کرکے چوہڑ سنگہہ کے پاس
چلے آئے اور جبنے شروع مین ایک خفیف سا مقابلہ ہوا تہا اپنے ساتہیونکا
نفاق دیکہکر ادہر اودہر چلدیئے اور بہا سنگہہ وغیرہ مہاراج کی فوج کے سردار
جو گرفتار ہو گئے تہے صحیح وسالم اپنے لشکر مین آگئے - ہری سنگہہ یہہ دیکہکر
ہکا بکا ہگیا اور ہر چند وہ اپنے رفیقون کے پاس بہت گڑگڑایا مگر کسینے
اُسکی نہ سنی اور بالآخر اُسکو یہہ صلاح دی کہ وہ مہاراج کے پاس حاضر
ہوکر اپنے قصور معاف کرائے اور اُسکو ہمراہ لیکر مہاراج کی خدمت مین حاضر ہوئے
اور اُسنے نذر کا گہوڑا پیش کرکے عفو تقصیر کی التجا کی چونکہ قریب دس
لاکہہ روپیہ کے اس بکہیڑے مین صرف ہو چکا تہا اور ایک گروہ کثیر سکہونکا
جو ہری سنگہہ کا مددگار بنگیا تہا اس معاملہ سے درگذر کے واسطے ملتجی
تہا مہاراج نے اُسکی معذرت اور دل کے سردارونکی سفارش کو قبول

کرلینا ہی مصلحت سمجھا اور پٹیالہ کو واپس تشریف لے آئے اور چونکہ بہائی دیسو سنگہ بہین کیتہل رشتہ واری کے سبب سے ہری سنگہہ کا دم بہرتا تہا اور مہاراج کے دل مین یہہ بات کہٹکتی تہی اس سے تہوڑے ہی دنون کے بعد سردار بہاگہر سنگہہ اُسکی سزادہی کیواسطے مامور ہوا اور اُسنے ایک ہی مہینے کے عرصہ مین متواتر حملے کرکے اُسکا سب مُلک چہین لیا اور صرف کیتہل اُسکے قبضہ مین رہگیا مگر دیسا سنگہہ اور سُکہا سنگہہ اور تخت سنگہہ اُسکے بہائی جو ہری سنگہہ کے ساتہہ لڑائی مین مہاراج کے طرفدار تہے بمقتضای برادری دیسو سنگہہ کو لیکر پٹیالہ مین حاضر ہوے اور اُسکے اس قصور کی معافی چاہی چونکہ سکہون مین یہہ لوگ واجب الاحترام تہے مہاراج نے اُنکی سفارش منظور کرلی اور بہائی دیسو سنگہہ کا قصور معاف کرکے اُسکا ملک پہر اُسکو بخشدیا۔

مرزا فرخنّدہ بخت شاہزادہٴ دہلی اور نواب عبدالاحد خان کا بعزم ملک گیری دہلی سی آنا اور مہاراج کو مستعد اور آمادہ جنگ دیکہہ مایوس واپس جانا

عبدالاحد خان کشمیری نے جسکو الہ آباد سے آخر دسمبر سنہ ۱۷۷۹ء مین شاہ عالم بادشاہ دہلی نے مجدالدولہ کا خطاب دیکر اپنا مدار المہام بنایا تہا یہہ سوچکر کہ مین سکہون کو مطیع

کرکے امیرالامرا نجف خان کا ہم پلہ ہو جاوُنگا اس مہم کا بیڑا اُٹھایا اور نوامبر سنہ ۱۷۷۹ء
مین بہی پُرانی بیس ہزار فوج ساتھہ لیکر روانہ ہوا ایک توپخانہ بہی ساتھہ تہا اور مرزا
فرخندہ بخت شاہزادہ کو بھی ساتھ لیلیا کرنال تک اس لشکر کا کسی سے مقابلہ نہین ہوا
- یہان گجپیل سنگھہ کروڑا سنگہیہ اور صاحب سنگھہ کُنڈہ والا اور کرم سنگھہ
شہید اس سے آکر ملے بہائی دیسو سنگھہ کیتہل والہ کے وکیل تو دہلی ہی سے اُسکے ساتھہ
تہے اور اس سبب سے دیسو سنگھہ کو یقین تہا کہ اب اُسکا رسوخ بڑہ جاویگا اور جمنا ستلج
کے رئیسون مین وہی سب سے بڑہ کا رئیس ہوگا مگر یہہ سب اُسکا خیالی پلاوُ نکلا
جب عبدالاحد خان سینیا مین جو کیتہل کے قریب ایک گانون ہے پہنچا
اور بہائی دیسو سنگھہ کے وکیل اُسکو وہان اُسکی ملاقات کیواسطے لیگئے۔ چونکہ
شاہان دہلی کے ادبار کا زمانہ تہا اور اُنکے سب امرا اور وزرا کی عقلین برگشتہ
ہو رہی تہین اور اُنکے پاس ٹکہ پیسہ بہی کچہہ ایسا ہی تہا اور اس سبب سے اُنکی نیت ہمیشہ
یہہ رہتی تہی کہ جہان سے اور جس طرح ممکن ہو روپیہ حاصل کرین خواہ نتیجہ اُسکا
بُرا ہو یا بہلا نواب نے بغیر اس بات کے لحاظ کے کہ سکھہ سردارون کی طبیعتون
پر اس سے کیا اثر ہوگا بہائی دیسو سنگھہ کو اس نامعقول بہانہ سے قید کر لیا
کہ وہ دہلی سے بغیر اُسکی اجازت کے کیون چلا آیا تہا اور اس قصور کے عوض

مین چار لاکہہ روپیہ مانگا جو آخر مین لاکہہ روپیہ لیکر دیسو سنگہہ کو تو چہوڑ دیا اور
اُسکے بیٹے بہائی لال سنگہہ صاحب کو باقی روپیہ کے واسطے ضمانت کے طور پر
نظر بند رکہا اور چونکہ اُسکو یہہ یقین تہا کہ مجہسے سکہہ مقابلہ نکرینگے بیدہڑک بڑہا
چلا آیا اور گہوڑام مین آن پہنچا جو پٹیالہ سے پندرہ میل شرق کیطرف ایک نہایت قدیم
قصبہ ہے - مہاراج بہی غافل نتہے انہون نے جب سے یہہ سُنا تہا کہ عبد الاحد خان اس
مُلک کے فتح کرنیکو آتا ہے تب ہی سے اپنے تمام دوستون اور قرابتیون اور فیلدار
سرداروں کو پیام بہیجدیے تہے کہ اپنی اپنی فوج لیکر پٹیالہ چلے آئین چنانچہ نواب کے
گہوڑام تک پہنچتے پہنچتے ایک بڑی بہاری سپاہ یہان جمع ہوگئی تہی اور روز
مرّہ چلی آتی تہی پس اگرچہ مہاراج نے گہوڑام کے مقام اپنے دیوان نانون مل
اور لالہ رام دیال میر منشی کو نواب اور شاہزادہ کی مدارات کیواسطے بہیجدیا مگر
عبد الاحد خان کے یہہ سنکر کہ پٹیالہ مین کثرت سے فوج موجود ہے اور عنقریب
اور آجاویگی ہاتہہ پانون ڈہیلے ہوگئے اور سب ارادے چہوڑ چہاڑ کر دلی کو واپس
جانے پر تیار ہوا اور سردار گہیل سنگہہ سے جو بظاہر اُسکا صلاح کار اور رفیق بنگیا تہا یہہ
خواہش کی کہ کرنال تک اُسکے ساتہہ رہے بگہیل سنگہہ نے موقع دیکہکر اُس سے یہہ کہا کہ جبتک
مین بعض سرداروں کو کچہہ دے دلاکر اس بات کا اطمینان نکرلون کہ وہ آپ کا

بہ یہہ انگریں کوچ کرنا مناسب ہین اور اس بہانہ سے جو روپیہ اُسنے بہائی دیسو سنگہہ سے حاصل کیا تہا اُسمین سے بہت سا لیلیا اور کچہہ تو آپ رکہہ لیا اور کچہہ اور سرداروں کو دیکر اُنکا مونہہ میٹہا کرایا اور اپنے وعدہ کے موافق اُسکو کرنال پہنچا دیا اور اگرچہ سردار جسا سنگہہ آلہو والیہ اور جسا سنگہہ رام گڈہیہ اور تارا سنگہہ غیبہ اور جودہ سنگہہ ۱۵ وزیرآبادیہ وغیرہ سرداروں نے اُسکے تعاقب کیواسطے اصرار

۱۵ سردار جودہ سنگہہ کا باپ گوربخش سنگہہ اور اُسکا چچیرا بہائی دیسا سنگہہ مہاراجہ رنجیت سنگہہ بہادر کے دادا سردار چڑہت سنگہہ کے رفیقوں مین تہے جب سردار چڑہت سنگہہ نے ضلع گوجرانوالہ کے شمالی حصہ کو فتح کیا تب وزیرآباد کا علاقہ دیسا سنگہہ اور گوربخش سنگہہ کے ہاتہہ آیا اور انہوں نے اُسکو آپسمین تقسیم کرلیا گوربخش سنگہہ نے اپنی لڑکی دیسان کی شادی سردار چڑہت سنگہہ کے ساتہہ کردی اور اسکے سبب سے اسکے اقتدار کو بڑی ترقی حاصل ہوئی احمد شاہ دُرانی کے حملہ کیوقت سنہ ۱۷۶۲ع مین گوربخش سنگہہ اور دیسا سنگہہ اپنا وطن چہوڑکر بہاگ گئے تہے مگر جب لڑائی کا طوفان فرو ہوگیا تب پہر اپنے وطن مین چلے آئے سنہ ۱۷۶۵ع مین گوربخش سنگہہ نے قضا کی اور اُسکا بیٹا جودہ سنگہہ اُسکے علاقہ کا مالک ہوا جسکی آمدنی اُسوقت ڈیرہ لاکہہ روپیہ سال تہی اسکے اور سردار مہا سنگہہ کے باہم بڑی محبت تہی اور یہہ دونوں سردار صاحب سنگہہ بہنگی رئیس گجرات کے ساتہہ جو سردار مہا سنگہہ کا بہنوئی تہا ہمیشہ لڑتے رہتے تہے اس لڑائی کی وجہہ یہہ تہی کہ ایک دن مہا سنگہہ اور جودہ سنگہہ جو اُس سے شرقیہ ملنے کو گئے تو وہ بظاہر اپنے بڑے اخلاق سے پیش آیا مگر جب یہہ دونوں قلعہ مین پہنچے تو اُنکو قید کرلیا اور اس خوشی مین

کیا مگر مہاراج نے اسوجہہ سے کہ اُس بے سروپا سکہون کے گروہ کا کچھہ اعتماد تہا
اور اُنکو یہہ اندیشہ تہا کہ مبادا کام کیوقت بچل جائین اور یہہ مفت کی فتح ہاتہہ سے
جاتی رہے اسبات کو مناسب سمجہا اور اُنکو اس قصد سے روک تہام کر رخصت کردیا

کہانا کہانے کو جا بیٹھا ابہی وہ کہانا کہا ہی رہا تہا کہ اُن نوجوان سردارون نے دفعتاً حملہ کرکے اُن سپاہیونکو جنکی یہہ حراست مین تہے تہ تیغ کیا اور بہاگ کر اپنے لشکر مین چلے آئے اُسکے بعد بڑی لڑائی ہوئی اور سردار مہا سنگہہ وزرنا اور صاحب سنگہہ کے علاقہ کا بڑا حصہ اُسکے قبضہ مین آگیا کہتے ہین کہ قصبہ سودہرہ کے محاصرے کے موقع پر جودہ سنگہہ نے مہا سنگہہ کو بڑی دغا دی یعنی جبکہ صاحب سنگہہ قلعہ مین محصور تہا اُسکے پاس گولہ باروت نہین رہا تہا مگر جودہ سنگہہ نے اس خیال سے کہ اگر صاحب سنگہہ مارا گیا تو مہا سنگہہ بڑا طاقتور ہوجائیگا اُسکے پاس گولہ بارود بہجوا دیا اس لڑائی کے بعد جو ۱۷۹۲ع مین ہوئی تہی مہا سنگہہ مرگیا اور مہاراجہ رنجیت سنگہہ بہادر اُسکے جانشین ہوئے۔ جودہ سنگہہ اگرچہ مہاراجہ رنجیت سنگہہ بہادر کی آنکہہ مین مدت سے کہٹکتا تہا مگر رنجیت سنگہہ یہہ جانتا تہا کہ اُسکو گہر بیٹھے چہیڑنا بہی مناسب نہین اسلیے اُسنے ملاقات کیواسطے اُسکو لاہور بلایا یہہ ایک سپاہ جرار اپنے ہمراہ لیکر آیا رنجیت سنگہہ کہلا بہیجا کہ سپاہ کے لانیکی کیا ضرورت ہے اسے واپس بہیجدو جودہ سنگہہ نے اپنی مردانگی کے خیال سے رنجیت سنگہہ کے کہنے پر عمل کیا اور صرف دو سو برچھی بردارون کے ساتہہ لاہور پہنچا دوسرے روز پچیس آدمی ہمراہ لیکر دربار مین گیا مگر انکو بہی باہر چہوڑ گیا۔ مہاراجہ رنجیت سنگہہ بہادر اول تو بہت خوش خلقی سے پیش آئے۔ شوقیہ باتین کہتے رہے مگر بعد ازان دفعتاً کہڑے ہوگئے اور اشارہ کیا کہ اسکو گرفتار کرلو یہہ دیکہکر جودہ سنگہہ نے تلوار میان سے کہینچکر للکار کر کہا کہ مین بہاگنا نہین چاہتا

مہاراج کی وفات اور خورد سال مہاراج صاحب سنگھ بہادر کی مسند نشینی اور اسکے نتایج

اسکے بعد دو برس تک کسی سے لڑائی بہڑائی نہین ہوئی اور نہ کوئی نیا ملک فتح ہوا سبب یہہ تہاکہ اگرچہ کمبخت شراب دیر سے مہاراج کے مونہہ لگ گئی تہی لیکن اب اوبہی اسکا ہوکا ہوگیا تہا اور بہت کثرت سے پینے لگے تہے آخر جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ استسقا کے مرض سے بیمار ہوکر پہاگن بدی اشٹمی سمت ۱۸۳۸ کو چہتیس ۳۶ برس کی عمر مین اس جہان سے رحلت کی اور اپنی فتوحات افزا نامآوری کا خوفناک ورثہ جسکو ابہی وہ بخوبی استحکام نہ دیسکے تہے اپنے نابالغ جانشین

جسمین ہمت ہو آگے بڑہے اور مجہپر وار کرے - رنجیت سنگہ دل چلے آدمی کی بڑی قدر کرتا تہا جو سنگہہ کی شجاعت کو دیکہکر بڑا خوش ہوا اور بڑا بہاری خلعت دیکر بڑے اعزاز کے ساتہہ اسکو رخصت کیا اور علاقہ مہدی آباد بہی عطا فرمایا سنہ ۱۸۱۵ء مین جودہ سنگہ کا انتقال ہوا اسوقت اسکے بیٹے امر سنگہ اور گنڈا سنگہ دونون خورد سال تہے - مہاراجہ رنجیت سنگہ نے موقع دیکہکر وزیر آباد پر حملہ کیا مگر گنڈا سنگہہ نے اسکو ایک رقم کثیر نذر کی اسواسطے اُسنے اپنے ارادہ کو اسوقت تو ملتوی کردیا اور گنڈا سنگہ کو خلعت دیکر چلا گیا مگر اسکے تہوڑے عرصہ بعد فوج بہیجکر اُسکے علاقہ کو چہین لیا اور دس ہزار روپیہ کی جاگیر ان دونون بہائیون کو دیدی اگرچہ اسوقت رنجیت سنگہ نے یہہ اقرار کیا تہا کہ جب یہہ بالغ ہوجائینگے تب انکا علاقہ انکو واپس دیدیا جاویگا مگر یہہ صرف ایک بات ہی بات تہی - ۱۲ مولف



شبیہ مبارک جناب معلےٰ القاب مہاراجہ دہراج راجیشر مہاراجہ راجگان صاحب سنگھ صاحب
مہندر بہادر والی ریاست پٹیالہ

کے واسطے چھوڑ گئے جس زمانہ مین مہاراج پیدا ہوے تہے اور جسوقت مین
انہون نے نشو ونما پایا تہا تعلیم و تربیت کے لحاظ سے ہندوستان شمالی
مین نہایت تاریک اور خراب زمانہ تہا لیکن صاحب ہمّت اور عالی حوصلہ
لوگون کے لئے بیشبہہ ایک بہت بڑی جنگی تعلیم گاہ کی حیثیت رکہتا تہا
- پس اگرچہ انہون نے کچہہ تعلیم و تربیت نپائی تہی لیکن روزمرّہ کی مار دہاڑ اور
رات دن کے لڑنے بہڑنے سے انکو ملک گیری اور طاقت آزمائی کا ایسا
ملکہ حاصل ہوگیا تہا کہ جسکے سبب سے یہہ کہنا مبالغہ نہین ہے کہ اگر وہ چند سے لے اور
بہی جیتے رہتے تو اس روے ستلج مین ایک ایسی خود مختار ریاست قایم کر لیتے جسکے
اقبال اور طاقت کے اعتراف سے ہمسایہ سلطنتون مین سے کسیکو بہی انکار نہوتا وہ
اس نازک اور پر آشوب وقت مین جبکہ ایکطرف سکہون کی جمہوری اور جنگجو گروہ نے
پشاور سے لیکر دریاے جمن کے پار انوپ شہر وغیرہ تک اودہم
مچا رکہا تہا اور دوسری جانب مرہٹون کے جفاکش اور دُرد وَم گہوڑ سوار نے
دکہن سے لیکر دہلی کے اس طرف تک ملک کو اپنی ٹاپون سے روند ڈالا تہا جو
جو فتوحات انہون نے حاصل کین اور جس زور اور حکمت سے انہون نے
اپنی ریاست جمائی بیشک انہین کا کام تہا - مہاراج امر سنگہہ کی وفات کے بعد

مہاراج صاحب سنگہہ بہادر جنکی پیدایش بہادون بدی پندرس سمت ۱۸۴۳ کو کرم
لگن مین ہوئی تہی سات برس کے سن مین اُنکے جانشین ہوئے سب راجون
اور ذیلدارون اور سرداورن نے تحایف اور نذرانے پیش کئے اور حضرت
شاہ عالم بادشاہ دہلی کیطرف سے بہی خلعت آیا اور مہاراجہ مہندر کا لفظ خطاب
مین بڑہایا گیا اور مہاراج کی دادی رانی حکمان صاحبہ کی تجویز سے دیوان نانون مل
جسنے مہاراج امر سنگہہ بہادر کے روبرو مُلکی اور جنگی دونون طرح کی خدمتین
کی تہین مدار المہام اور نایب ریاست مقرر ہوا۔ دیوان اگرچہ بہت لایق اور
منتظم تہا لیکن چونکہ یہہ وقت بہت نازک اور ایک نہایت شجاع اور اولوالعزم
اور ذی رعب رئیس کے وجود کا محتاج تہا مہاراج امر سنگہہ بہادر کی ناوقت وفات
سے ریاست کو بڑا نقصان پہنچا اور جیسا کہ شخصی سلطنتون کو لازم ہے فوراً اُس
رعب و داب مین فتور آگیا جو مہاراج ممدوح کے عہد دولت مین اس ریاست کو
حاصل تہا اور مُلکی بغاوتین اور خانگی فتنہ و فساد شروع ہو گئے۔

سردار مہا سنگہہ کی سرکشی

سب سے پہلے رانی دیسو صاحبہ کا بہائی سردار مہا سنگہہ جسکو اپنی بہن کی
حمایت کا گہمنڈ تہا قلعہ ڈہوڈان مین جہان کی حکومت اُسکے سپرد تہی جا کر

باغی ہوگیا دیوان نانون مل نے جاکر قلعہ کو گہیر لیا اور تین مہینے تک برابر لڑائی ہوتی رہی اور جب دیوان نے سردار تارا سنگھ رئیس راہون کو جو مہا سنگھ کو خفیہ مدد دیتا تہا سردار جیسنگھ کنہیا رئیس فتحگڈہ کی معرفت دہمکایا تو اُسنے باتفاق سردار جیسنگھ اُسکا شفیع بنکر مہا سنگھ کو دیوان کی خدمت مین حاضر کردیا دیوان نے ان دونون سردارون کی سفارش کے لحاظ سے اگرچہ اُسکو کچہہ اور سزا ندی مگر قلعہ ڈسوہ دان اور اُسکے متعلقہ علاقہ کی حکومت چہین لی اور مہا سنگھ اپنے گہر مُدکی کو چلا گیا جہان اکیسوین دسمبر ۱۸۴۵ء کو سرکار انگریزی اور مہاراجہ دلیپ سنگھ نابالغ والی سابق لاہور کی فوج سے ایک سخت لڑائی ہوئی تہی - جسکی یادگار کے طور پر سرکار انگریزی نے وہان ایک بڑا مینار بنا دیا ہے - جو طبیعت انسانی کے ہولناک جذبون اور خونخوار اُمید ونکی گویا تصویر ہے جنکے جوش سے آدمی آدمی کا دشمن ہوجاتا ہے اور ایک دوسرے کے مارنے اور جان لینے پر فخر کرتا اور اُسکے ملک اور دولت کے چہین لینے کو اپنا حق سمجہتا ہے اور پہر ایک دن یہہ سب فخر اور حوصلے خاک مین ملجاتے ہین اور ملک و دولت سب یہین پڑے رہجاتے ہین اور یہہ جسطرح سے آیا تہا اُسیطرح خالی ہاتہہ دنیا سے چلا جاتا ہے اور تاریخ کی کتابون مین اسکا ذکر کہانی کی طرح لکہا رہجاتا ہے -

مسماۃ راجو کا تصرف قلعہ کوٹ سمیر پر اور نانون مل کی اُسپر چڑھائی

ابہی یہہ سرکشی ہوکر ہٹی ہی تہی کہ یہہ خبر لگی کہ بخشو سنگہہ کی زوجہ مسماۃ راجو نے جو سکہ چین سنگہہ سابق مالک بہنڈہ کی اولادمین سے تہا کوٹ سمیر کے قلعہ پر قبضہ کرلیا ھے۔ دیوان فوراً وہان پہنچا اور لڑائی شروع کی اور دو مہینے تک وہان رہکر اُس ملک کا انتظام کرتا رہا اور راجو کی سرزنش کیواسطے کوٹ سمیر کے متصل ایک کچّی گڑہی بناکر کسیقدر فوج اُسمین چہوڑ دی اور خود پٹیالہ کو چلا آیا

رانی کہیم کنور صاحبہ کے بہائی سردار آلا سنگہہ کی بغاوت بمقام بہیکی اور نانون مل کا وہان جانا اور آلا سنگہہ کو سزا دینا

نانون مل یہان پہنچا ہی تہا کہ مہاراج امر سنگہہ بہادر کی رانی کہیم کنور صاحبہ کے بہائی آلا سنگہہ نے اپنے بہائی سردار پالہر سنگہہ اور موضع بہیکی کے زمینداروں کی سازش سے سردار تہمن سنگہہ وہان کے قلعہ دار اور تہانہ دار پر اچانک حملہ کرکے اُسکے گہر کو لوٹ لیا اور اُسکو قلعہ سے نکال کر خود قابض ہوگیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اسوقت مہاراج امر سنگہہ بہادر کی رانیون کے بہائی برادرون کا بہت زور تہا اور اُنکی والدہ رانی ہکمان صاحبہ کے سوا سب رانیان نانون مل کے انتظام سے ناراض تہین نانون مل

نے رانی حکمان صاحبہ سے جو اُسکی تقویت کا بڑا سبب تہین اس معاملہ مین مشورہ کیا اور اسوجہہ سے کہ پٹیالہ کے خزانہ کا روپیہ مہاراج امر سنگھہ بہادر کی وفات اور مہاراج صاحب سنگھہ بہادر کی مسند نشینی کی رسمون مین خرچ ہو چکا تہا اور ملک کا محاصل بہت وقت سے بغیر کسی مقررہ اور مساوی قاعدہ کے وصول ہوتا تہا۔ دوسرے سمت ۱۸۴۱ کے اُس ہولناک قحط کے سبب سے جسمین ہزارون آدمی بہوکے مر گئے اور ملک تباہ اور برباد ہو گیا تہا اور اپنی شدت اور سختی کے سبب سے ابتک بھی وہ ضرب المثل ہے۔ روپیے کی آمدنی کے راستے اکثر بند تھے۔ بہٹنڈہ کے خزانہ سے جہان احتیاطاً کسیقدر روپیہ رکہا جاتا تہا بقدر ضرورت منگاکر اپنی فوج کو مرتب کیا اور رفیق اور ذیلدار راجے اور سردارون کو بہی بلا بہیجا اور رانی حکمان صاحبہ کو ساتہہ لیکر قلعہ بہیکی کو جا گہیرا۔ اگرچہ آلاسنگہہ چند روز لڑتا رہا مگر آخر مایوس ہوکر ایکدن رات کو سُرنگ کے راستہ قلعہ سے نکلکر اپنے مسکن تلونڈی مین جا رہا۔ دیوان نے بہی اُسکے تعاقب مین کوچ کیا اور آلاسنگہہ بناچاری چودہری ہمیر سنگہہ صاحب رئیس نابہہ کے ذریعہ سے رانی صاحبہ کی خدمت مین حاضر ہوکر طالب عفو ہوا۔ لیکن دیوان اُسکو قید کرکے پٹیالہ مین لے آیا اور سردار مہر آج سنگہہ کو اُسکی جگہہ فوج کافی دیکر اُس ضلع کا

حاکم مقرر کیا اور آخر کار جب سوڈہی ناہر سنگھہ رئیس آنند پور نے سفارش کی تحکم
وعدہ نمک حلالی اور خیرخواہی کا لیکر رانی صاحب نے دیوان کو بہت ساکہہ سنکر
اور بہاری جرمانہ لیکر اُسکو قید سے چہڑا دیا اور چند دیہات بعوض نوکری اُسکی
جاگیر مین مقرر کر دیئے۔

سردول سنگہہ قلعہ دار موے پور کی بغاوت اور نانون مل کی اُسپر فوج کشی اور رانی حکمان صاحبہ کی وفات اور دیوان کا قید ہونا

چونکہ ان فسادون کے باعث سے ریاست کے خزانون کا روپیہ
بہت کچہہ خرچ ہو چکا تہا اور باقی ماندہ کی نسبت بہی لوگون کو یہی توقع تہی۔ رانی
کہیم کنور صاحبہ نے غالباً اس خیال سے کہ نانون مل کہین اُسکو بہی خرچ کیواسطے
نہ لے اُسکے پاس جو روپیہ تہا چپکے چپکے سردول سنگہہ قلعہ دار موے پور کے
پاس جو اُنکا دور کا رشتہ دار اور اُنکی جاگیر کا جو موے پور کے پرگنہ مین تہی مہاراج
امر سنگہہ بہادر کی حیات مین سربراہ کار تہا بہیجنا شروع کیا اسطرح سے جب
قریب دس لاکہہ کے مال و زر اُسکے پاس جمع ہو گیا اُسکی بہی عقل چکرائی
اور قلعہ مین بگڑ بیٹہا۔ دیوان کو اب اِس نئے جہگڑے کی فکر ہوئی اور چونکہ

غالب ہے کہ اُس زمانہ مین مرہٹون کی فوج کے حالات سن سنکر جسکو فرانسیس لوگون نے مرتب کیا تہا ہمارے ملک کے لوگ بہی قواعددان فوج اور توپخانہ کے فواید سے کسیقدر واقف ہوگئے تہے اسلئے دیوان نے ایک شخص گاجر بیگ نامی کو نوکر رکہکر جو غالبًا پورب کا رہنے والا تہا اور غازی بیگ شاید نام تہا جسکو بے علمی کے سبب سے لوگون نے بگاڑ کر گاجر بیگ بنالیا اُسکے اہتمام سے ایک پلٹن تیار کی اور توپخانہ کو بہی درست کیا جسکے چلانے والے اوّل اوّل لکہنؤ۔ جونپور وغیرہ سے آئے تہے اور خاص اپنی اور ذیلدار سردارون کی فوج ساتھ لیکر موپے پر مورچے جا لگائے اور بیس دن تک توپ بندوق چلتی رہی اس عرصہ مین سردول سنگہہ نے پلٹن مذکور کے ایک الوسدار[۵۱] خرم بیگ نامی کو لالچ دیکر دیوان کے قتل پر آمادہ کیا اور جب ایک روز دیوان نے اُسکو حملہ کا حکم دیا اُسنے گستاخانہ طور پر انکار کیا اور کہا کہ ہم اپنی تنخواہ اسیوقت لینگے دیوان نے اس گستاخی اور بے محل سوال سے ناراض ہوکر اُسکے گرفتار کرلینے کا اشارہ کیا لیکن اُسنے چالاکی کرکے دیوان کو تلوار سے زخمی کیا اور بہاگنا چاہا مگر لوگون

[۵۱] کمیدان کے ماتحت دو ایسے عہدہ دار ہوتے تھے جنکے آدہی آدہی پلٹن سپرد ہوتی تہی اور دونوکو الوسدار کہتے تھے جو انگریزی یا فرانسیسی زبان کا بگڑا ہوا کوئی لفظ ہے ۱۲۔ مولف

نے مارکر اُسکا وہین ڈھیر کردیا - اس شورش سے لشکر مین بڑی کہلبلی مچی اور لوگ دیوان کو اُٹھا کر خیمہ مین لے آئے - جب یہہ سنکر رانی حکمان صاحبہ عیادت کو آئین دیوان کو گھایل اور لہولہان دیکھکر بیہوش ہوگئین اور چونکہ عمر کی ضعیف تہین اُسی غشی کی حالت مین ایک دن کے بعد گذر گئین اب گویے پورنے تو کیا فتح ہونا تہا اسیطرح یہہ ہوا کہ سوماں سنگہہ ہمیر سنگہہ تہمن سنگہہ وغیرہ سرداروں اور مہاراج امر سنگہہ بہادر کی پہوپہی بی بی پردہان صاحبہ اور رانی کہیم کنور صاحبہ نے جو دیوان سے ناراض تہین مرہم پٹی کی جگہہ الٹا اُسکو پٹیالہ مین لاکر قید کردیا اور لالہ کو ماکو جو پہلے ہی ایک دفعہ دیوان ہوچکا تہا نایب ریاست مقرر کیا

سردار خوشحال سنگہہ فیض الله پوریہ کا تصرف قصبہ بنوڑ پر اور بی بی راجندر صاحبہ کا دیوان نانون مل کو اُسکے عہدہ پر بحال کرنا وغیرہ حالات

سردار خوشحال سنگہہ[1] فیض الله پوریہ قصبہ بنوڑ مین چوتہائی کا حصہ دار تہا اب ریاست مین بدانتظامی تو پہیل ہی رہی تہی موقع دیکھکر اُسنے سرکاری تہانہ دار کو بنوڑ سے نکالدیا اور قصبہ اور قلعہ پر قبضہ کرلیا یہہ خرابیان دیکھکر بی بی راجندر صاحبہ

[1] اپنے زمانہ مین فیض الله پوریہ ہی جسکو سنگہہ پوریہ بہی کہتے ہین ایک بڑا طاقت ور خاندان تہا

پہگواڑہ سے پٹیالہ مین آئین اور نانون مل کو جس سے یہہ توقع ہو سکتی تھی کہ پہر انتظام کو درست کریگا اُسکے عہدہ پر بحال کیا۔ اتنے مین مرہٹون کا ایک سردار دنارارائو نامی کورچھیتر کے نہان کو آیا چونکہ لوگون کے نفاق اور نااتفاقی کیوجہہ سے نانون مل کو توقع نہ تہی کہ بغیر امداد کسی غیر شخص کے وہ ان بغاوتون کے دبانیمین کامیاب ہوگا اُسنے دنارارائو کے ساتہہ ساز باز کرنا اور اُس سے مدد لینا مناسب سمجہا اور سردار چین سنگہہ اور منشی رام دیال کو اُسکے پاس بہیجا اور اُنہون نے سردار بگہیل سنگہہ کروڑا سنگہیہ کی معرفت جسکا یہہ ڈیرہ تہا کہ جو زبردست شخص اسطرف کا قصد کرتا یہہ کسنہ کسی بہانہ سے اُسکا پیشدست اور اُسکی کامیابی

ے تہا اسکا بانی سردار کپور سنگہہ تہا جسنے فیض اللہ پور جو امرتسر کے قریب ایک گانون ہے اُسکے بانی فیض اللہ خان سے فتح کرکے سنگہہ پورہ نام رکہا اور اسکے نام پر یہہ خاندان مشہور ہوا کپور سنگہہ سکہونکی جمہوری سپاہ کا سب سے بڑا سردار تہا اور اسنے نواب کا لقب اختیار کیا تہا جب سنہ ۱۷۵۳ء مین اسکا انتقال ہوگیا اسکا بہتیجا سردار خوشحال سنگہہ جسنے یہہ ہنگامہ برپا کیا تہا اُسکے علاقہ کا مالک ہوا جو چار لاکہہ روپیہ سال کی آمدنی کا تہا اور قصبہ جالندہر اُسمین شامل تہا۔ ستلج پار کا علاقہ اسکے بیٹے بدہ سنگہہ کے وقت مین جو خوشحال سنگہہ کے مرنیکے بعد سنہ ۱۷۹۵ء مین اس جاگیر کا مالک ہوا تہا مہاراجہ رنجیت سنگہہ بہادر والی لاہور نے چہین لیا اور صرف وہ علاقہ اسکے پاس رہگیا جو ضلع انبالہ کے گرد شمال و مغرب مین دریائے ستلج کے موضع بیر کیرت پور کے قریب ماچہی واڑہ تک تہا اور ابہی اُسکی اولاد کے قبضہ مین ہے مہاراج آلا سنگہہ صاحب بہادر پاہل اسکے اچہے ... لی تہا اور نواب زین خان

کے لئے اوزار بنجاتا ۔ تین لاکہہ روپیے دینا کرکے اپنی مدد پر آمادہ کرلیا جب وہ آراو
تہانیسر مین پہنچا بی بی راجندر صاحبہ اور دیوان نانون مل نے سوہان سنگہہ کو
خوشحال سنگہہ کی سازش کے شبہ یا حیلہ سے قید کرلیا اور راجہ گجپت سنگہہ صاحب بہادر
اور سردارون اور ذیلدارون کو ہمراہ لیکر اُس سے وہان جاکر ملے اور اُسکو ساتہ
لیکرہین کیتہل کے علاقہ کے دیہات سارسا اور گمتہلہ سے نذرانہ لیکر سوٹہہ
اسمٰعیل پور کی راہ سے ملّانہ ہوتے ہوئے انبالا آئے ۔ راجہ گجپت سنگہہ صاحب بہادر
تو بیمار ہوکر راستہ ہی سے اپنے علاقہ سفیدون کو چلے گئے جہان جاکر اخیر سنہ ۱۷۸۹ع
مین اُنکا انتقال ہوگیا اور بی بی راجندر صاحبہ انبالہ سے پٹیالہ کو چلی آئین انبالہ
والے سکہہ جنہون نے ریاست کے بعض دیہات پر قبضہ کرلیا تہا اور بڑا فساد کررکہا
تہا خود بخود بہاگ گئے اور دیوان نے اُنمین بدستور اپنا تہانہ بٹہادیا اور بنوڑ
کیطرف کوچ کیا جو انبالہ سے بارہ میل شمال مغرب کی طرف ہے ۔ خوشحال سنگہہ
کو اگرچہ مکرر کہا گیا کہ قلعہ کو بغیر لڑائی کے چہوڑ دے مگر اُسنے سردار کرم سنگہہ[1] شاہ آبادی

[1] سردار کرم سنگہہ ۱۷۵۹ع مین علاقہ مانجہہ سے اس ملک مین آیا اور علاقہ شاہ آباد مین سے جسکو نشانون والی
مثل (گروہ) نے فتح کیا تہا اس گروہ مین کے ایک شخص ہمت سنگہہ نامی کی بیوہ نے پانچ گانون اسکو دیے
یہہ تہا اپنی تدبیر اور ہمت سے اُس سارے علاقہ پر قابض ہوگیا جو پچیس تیس ہزار روپیہ سال کی آمدنی کا

* صوبہ دار سرہند اسکے ایک سوار کی گولی سے مارا گیا تہا ۔ ۱۲ ۔ مولف

اور اور سکھہ سرداروں کی حمایت سے جنکو کرم سنگھہ نے پنتھہ[عہ] کی عزت بچانیکے
حیلے سے اپنا شریک کرلیا تہا صُلح سے قلعہ خالی نکیا اور بناچاری دیوان نے
حملہ کرکے دو گہنٹہ کی لڑائی مین قلعہ کو فتح کرلیا - اور سکھہ تو حسب عادت اودہر اُدہر
بہاگ گئے مگر کرم سنگھہ موبے پور کے باغیون کی حمایت کو گیا اب اُنکی کیفیت سُنیے
کہ سُردول سنگھہ اور ہمیر سنگھہ نے ایک روز حسب عادت خوب شراب مین اوطاین
اور نشہ کی ترنگ مین کسی بات پر بگڑ کر ہمیر سنگھہ نے سردول سنگھہ کو جام اجل
سے سیراب کیا کرم سنگھہ شکست کہا کر تو آیا ہی تہا یہہ دیکھکر اُسکا اور بہی نشہ
کرکرا ہو گیا اور آخر یہی سوجہی کہ مال و زر جو کچہہ ہاتہہ لگا لیکر قلعہ چہوڑ دونون کہین کو
رفوچکر ہوے اور دیوان بے روک ٹوک جاکر قلعہ پر قابض ہو گیا جب ان

عہ پنتھہ عربی لفظ طریق کا ترجمہ ہے سکہہ اپنے مذہب کو پنتھہ خالصہ کہتے تہے -۱۲ مولف

تہانسہ مین سکے مرنیکے بعد اسکا علاقہ اسکے چارون بیٹون نجیت سنگھہ [illegible] سنگھہ کانہہ سنگھہ کہڑک سنگھہ
مین باہم برابر تقسیم ہوا - سردار کہڑک سنگھہ کی شادی ۱۸۰۵ء مین مہاراج کرم سنگھہ بہادر کی بہن بی بی [illegible]
سے ہوئی تہی - سردار کہڑک سنگھہ کے ۱۸۲۳ء مین لاولد مرنیسے اُسکا حصہ سردار ہمیر سنگھہ کو ملگیا [illegible] مین ا
اور اُنکا بیٹا کیسر سنگھہ جو اسکے ڈیرہ برس بعد لاولد مرگیا اُسکا علاقہ جو اُسوقت گیارہ ہزار سے کچہہ زیادہ آمدنی کا تہا
گورنمنٹ انگریزی کے قبضہ مین آیا نجیت سنگھہ کے بیٹے دہرم سنگھہ اور کشن سنگھہ بقید حیات موجود ہین [illegible]
آمدنی اُنکا اُنکے قبضہ مین ہے کانہہ سنگھہ کا بیٹا نام سنگھہ بہی زندہ ہے اور کوئی سات تین ہزار روپیہ کی آمدنی اُسکو دیتا ہے

جہگڑون سے فراغت ہوگئی دیوان نے کچھہ اپنے اور کچھہ اور سکھہ سردارون کے علاقہ سے جسطرح بنا روپیہ تحصیل کرکے دہارا راؤ کو دیکر رخصت کردیا اور بگھیل سنگھہ کو ساتھہ لیکر ملک مین دورہ شروع کیا اور وہینگا دہینگی جس جگہہ سے جو کچھہ ملا لیا اودھم سنگھہ وغیرہ سکھون کو جو جہارمی کہلاتے تھے اور نیم باغی سے تھے خوب نچوڑا اور پایل کے علاقہ موضع کٹانہ مین ایک کچا قلعہ بنایا مگر سرائے دوراہہ کی سکھون نے سرکشی کی دیوان انکی سزا دہی کیواسطے کسیقدر فوج وہان چہوڑ کر کوٹ کپورہ کیطرف روانہ ہوا راستہ مین سردار دلیل سنگھہ[1] ملودیہ نے جو ریاست کا ذیلدار

---

[1] خاندان ملود مہاراجہ آلا سنگھہ صاحب بہادر کے چہوٹے بہائی بخت مل کی اولاد ہے جنہون نے [illegible] مین موضع کوٹ بخت مل معروف تہا اپنے نام پر آباد کیا تہا بخت مل کا بیٹا سردار مان سنگھہ ہوا اسکے دو بیٹے سردار دلیل سنگھہ اور باگہہ سنگھہ پیدا ہوے جنکا متن مین ذکر ہے۔ سردار دلیل سنگھہ کے دو بیٹے سردار فتح سنگھہ اور سردار رتن سنگھہ ہوے۔ سردار فتح سنگھہ نے سمت ۱۹۰۶ مین قضا کی اور جب اسکا بڑا بیٹا سردار حضورا سنگھہ سمبت ۱۹۱۱ مین لاولد مرگیا فتح سنگھہ کا تمام حصہ سردار اوتم سنگھہ کے قبضہ مین آگیا جو اب بقید حیات موجود ہے۔ سردار دلیل سنگھہ کا چہوٹا بیٹا سردار رتن سنگھہ بہی ابتک زندہ ہے۔ اس شاخ کی جاگیر قریب چوالیس ہزار روپیہ کے ہے جسمین سے موضع تہنا اور بالگڈہ وغیرہ جمعی تینتیس ۳۳ ہزار چار سو پچپن روپیہ سردار اوتم سنگھہ اور قصبہ ملود (جسکے نام پر یہہ خاندان مشہور ہے) اور چہپر وغیرہ جمعی بیس ہزار اکتالیس روپیہ بقبضہ سردار رتن سنگھہ ہی۔ باگہہ سنگھہ کی اولاد مین سردار رنجیت سنگھہ اور حقیقت سنگھہ ہوے۔ رنجیت سنگھہ کے سمت ۱۹۱۱ مین لاولد مرنے سے اسکا حصہ بہی حقیقت سنگھہ

تہا اپنے چہوٹے بہائی باگہہ سنگہہ کی شکایت کی جو موضع سہنا معروف کوٹ بختا پر زبردستی قابض ہوگیا تہا دیوان نے آٹہہ دن تک لڑکر یہہ مقام باگہہ سنگہہ سے چہین کر پہر دلیل سنگہہ کو دیدیا اور اسکے عوض مین بیس ہزار روپیہ نقد اور ایک توپ بطور نذر اُس سے لی اور کوٹ کپورہ کی سرحد پر اس سے دو کوس کے فاصلہ پر موضع ڈہلوان کے مقام ایک گڑہی بناکر کچہہ فوج اُسمین چہوڑدی اور باغی دیہات کو لوٹ کہسوٹ کر نذرانے اور معاملے وصول کئے اور جو نذرانہ ادا کر سکے وہان کے لوگون کو ضمانت کے طور پر اپنے ساتہہ لے آیا اور بہٹیانہ مین جاکر موضع سنگہا اور جہنڈہ کو مطیع کر کے تین برس کا محاصل جو باقی تہا وصول کیا اور موضع بہونہ کے لوگون نے جو مقابلہ کیا اُنکو بہی لڑکر مغلوب کیا اور تہانہ دار کے رہنے کیواسطے ایک گڑہی وہان بناکر اور ملک کا انتظام کر کے پٹیالہ کو واپس چلا آیا اور بگہیل سنگہہ کو بہی زر موعودہ دیکر رخصت کیا

مہاراج کی شادی

سردار گنڈا سنگہہ بہنگی رئیس امرتسر کی بیٹی رانی رتن کنور صاحبہ مہاراج

ہے سردار جہنڈا سنگہہ اور گنڈا سنگہہ یہہ دونون ہری سنگہہ کے رفیقون مین تہے جب ہری سنگہہ

کی قبضہ مین آیا حقیقت سنگہہ نے ... تضا کی اُسکا نابالغ بیٹا ... سنگہہ قابض ہو گیا ہے اور قصبہ ...

وغیرہ جسکی ... ہزار دو سو روپیہ کے اُسکے پاس ہین اور یہہ علاقہ ضلع لودہیانہ کے ماتحت ہے ۔ ...

سے منسوب تہین سردار گنڈا سنگہہ توکبہی سے مرچکا تہا لیکن اب اسکے پوتے سردار

۱۷۷۴ء مین پٹیالہ کی سپاہ کے ہاتہہ سے مارا گیا تو یہہ دونون بہنگیون کے ایک فرقہ کے افسر بنگئے یہہ سردار ڈہلون قوم کے جاٹ اور ترن تارن کے قریب کے رہنے والے تہے انکے زمانہ مین اس گروہ کو بڑی طاقت اور ثروت حاصل ہوئی۔ انکے ساتہہ بہاگ سنگہہ ہالووالیہ اور تارا سنگہہ اور شیر سنگہہ اور ریاست بوڑیہ کا مورث اعلے سردار ہری سنگہہ اور سدہ سنگہہ دودیہ اور مہاراجہ رنجیت سنگہہ بہادر کا پہوپہا سردار صاحب سنگہہ سیالکوٹیہ اور ندہان سنگہہ اٹو اور گوجر سنگہہ اور لہنا سنگہہ تہے ۱۷۶۶ء مین جہنڈا سنگہہ اور گنڈا سنگہہ نے ایک بڑی فوج کے ساتہہ ملتان پر چڑہائی کی مگر طرفین مین سے کوئی غالب نہوا اور باہم یہہ عہد ہوگیا کہ سکہون اور افغانون کے علاقہ کے مابین مقام پاک پٹن سرحد گنا جائے۔ یہان سے لوٹ کر جہنڈا سنگہہ امرتسر آیا اور اُس قلعہ کے تعمیر کرانے مین مصروف ہوا جسکی ہری سنگہہ نے بنیاد ڈالی تہی۔ اس قلعہ کے کچہہ نشان لوہا منڈی کے پیچہے ابتک نظر آتے مین۔ جہنڈا سنگہہ نے بدعہدی کرکے ۱۷۷۲ء مین پہر ملتان پر حملہ کیا۔ ڈیڑہ مہینے تک قلعہ کا محاصرہ کئے پڑا رہا مگر اُسکو سر نکرسکا اور آخرکار جب پٹہانون کی فوج جہان خان کے ماتحت قلعہ والون کی مدد کیواسطے قریب پہنچگئی تب محاصرہ اُٹہا کر چلا گیا۔ اگلے برس سکہہ اقبال نے پہر کچہہ زور کیا۔ ملتان کے حاکم شجاع خان اور شریف بیگ تکلو (ترکونکی ایک قوم ہے) کے باہم جہگڑے برپا ہوے اور شریف بیگ نے جہنڈا سنگہہ اور گنڈا سنگہہ کو اپنی مدد کیواسطے بلایا انہون نے فوراً سپاہ لیکر جنوب کی طرف کوچ کیا اور شجاع خان اور اُسکے رفیق بہاول پور والون کو شکست دیکر ملتان پر قبضہ کرلیا اور اپنے ایک رفیق دیوان سنگہہ نامی کو وہان چہوڑکر شمال کیطرف لوٹ آیا اول رام نگر گیا اور چہٹون سے اُس توپ کو جسکا

گلاب سنگھ نے شادی کا پیغام بھیجا اور شروع سمت ۱۸۴۱ مطابق ۱۷۸۴ء میں مہاراج

نام زمزمہ تھا چھین کر اپنے رفیق اور خراجگذار راجہ رنجیت دیو والی جموں کی امداد کیواسطے گیا جو اپنے بڑے لڑکے برج راج دیو سے ناراض ہو کر یہہ چاہتا تھا کہ اسکو خارج کر کے چھوٹے لڑکے میاں دلیل سنگھ کو ریاست کا مالک بنائے اور برج راج دیو نے سردار جےسنگھ اور حقیقت سنگھ کنہیا اور مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر کے دادا سردار چڑہت سنگھ سوکرچکیا کو اپنی مدد کیواسطے بلایا تھا کئی مہینے تک یہہ سردار باہم لڑتے رہے مگر جب چڑہت سنگھ بندوق پھٹنے سے موت مر گیا اور بھنگی غالب معلوم ہونے لگے انہیں کی تحریک سے ایک خاکروب نے جھنڈا سنگھ کے جبکہ وہ گھوڑے پر سوار اپنے لشکر کو جاتا تھا گولی ماردی اور اُسکے مرتے ہی اس لڑائی کا خاتمہ ہو گیا اور ریاست جموں حقیقت سنگھ کی باجگذار بنگئی یہہ واقعہ ۱۷۷۴ء کا ہے اب گنڈا سنگھ بھنگی مسل کا سردار بنا اسکو اپنے بھائی کے انتقام لینے کی ذہن لگی ہوئی تھی اور یہہ موقع کا منتظر تھا اب جو جھنڈا سنگھ کے ایک رفیق نند سنگھ نامی کی بیوہ نے جسکا انتقال انہیں دنوں میں ہوا تھا جب جھنڈا سنگھ مارا گیا تھا اپنی لڑکی کی شادی حقیقت سنگھ کنہیا کے ایک رشتہ دار تارا سنگھ کے ساتھ کردی اور لڑکی کے ساتھ پٹھان کوٹ کا علاقہ بھی جو جھنڈا سنگھ نے نند سنگھ کو دیدیا تھا داماد کو دیدیا اس بات پر گنڈا سنگھ نہایت افروختہ ہوا اور تارا سنگھ کو اس جاگیر کے چھوڑ دینے کے واسطے کہہ بھیجا مگر اُسنے نمانا اسلئے گنڈا سنگھ نے زمزمہ توپ اور سردار جسا سنگھ رامگڑیہ کو ساتھ لیکر پٹھان کوٹ کی طرف کوچ کیا۔ راستہ میں سردار حقیقت سنگھ و تارا سنگھ و سردار جےسنگھ کے بیٹے گوربخش سنگھ کنہیا سے مقابلہ ہوا مگر دو تک لڑائی نہیں ہوئی اور گنڈا سنگھ جبکہ وہ دینانگر میں مقیم تھا اجل نے آن گھیرا اور بیمار ہو کر مر گیا اسکا لڑکا دیسو سنگھ بہت خوردسال تھا اس سے اسکی برادری نے اسکے ایک رشتہ دار چڑہت سنگھ کو اسکا جانشین کیا مگر چڑہت سنگھ بھی

بڑی دہوم دہام سے وہان تشریف لیگئے اور شادی کرکے واپس آئے اُس

ہی میدان مین جو کنہیون کے ساتہہ ہوا ماراگیا اور فوج بے سری ہوکر واپس امرتسر چلے آئے زمزمہ توپ کا حال بہی کسیقدر قابل ذکر ہے اسکو ۱۱۶۵ ہجری مین ایک اور توپ کے ساتہہ جسکا نام دمدمہ تہا احمد شاہ نے بنوایا تہا اسکے بننے کی تاریخ یعنی ۱۱۷۴ ہجری اس مصرعہ سے جو اُسپر کندہ ہے نکلتی ہے ؎ پیکر اژدہاے آتش بار - یہہ دونون توپین جو ساتہہ ڈہالی گئی تہین پیتل اور تانبے کی مرکب دہات سے بنائی گئی تہین اور انکے بنانے کے واسطے لاہور کے رہنے والون سے گہر پیچہے ایک دہات کا برتن بطور جزیہ لیا گیا تہا - جب احمد شاہ نے پانی پت کی مشہور معروف لڑائی فتح کے بعد کابل کیطرف معاودت کی تب زمزمہ کو جسکے چلنے کا سامان تیار نہ تہا لاہور مین اپنے صوبہ دار خواجہ عبید کے پاس چہوڑ گیا اور دمدمہ کو اپنے ساتہہ لیگیا جو دریاے چناب کی نذر ہوئی کہتے ہین کہ جب ہری سنگہہ بہنگی نے خواجہ عبید کا میگزین لوٹا تب اس توپ کو امرتسر لیگیا مگر یہہ روایت صحیح نہین کیونکہ یہہ بات تحقیق ہے کہ یہہ توپ خواجہ عبید کے زمانہ یعنی ۱۷۶۲ع مین لاہور کے شاہ برج مین نامکمل پڑی رہی اور ۱۷۶۴ع مین جب لہنا سنگہہ اور گوجر سنگہہ بہنگی نے لاہور کو فتح کیا تب اُنکے ہاتہہ آئی اس فتح کے دو روز بعد مہاراجہ رنجیت سنگہہ کا دادا سردار چڑہت سنگہہ بہنگیون کو مبارکباد دینے آیا اور یہہ کہا کہ لوٹ کا کچہہ حصہ مجہکو بہی ملنا چاہئیے - بہنگی اس بات کو جانتے تہے کہ چڑہت سنگہہ مبارکباد دینیکو نہین آیا ہے بلکہ جسطرح ایک مردہ جانور کی لاش کی بو سونگتے ہی گدہ جہپٹ کر آتا ہے اُسی طرح یہہ یہان آیا ہے مگر وہ اب ایسے زبردست شخص کو اپنا دشمن بنانا نہین چاہتے تہے اور ساتہہ ہی یہہ بہی چاہتے تہے کہ اُسکو کچہہ ندین اسلئے انہون نے اُس سے نہایت خوش خلقی کے ساتہہ کہا کہ اس مقام کی لوٹ مین سب سے عمدہ زمزمہ توپ ہے

شادی پر پانچ لاکھہ روپیہ خرچ ہوا تہا۔

جو ہمارے ہاتہہ آئی اگر اسکا لینا منظور ہے تو اسکو لیجائے۔ انکو یہہ یقین تہا کہ وہ اس اجگر کو کسی طرح نہ لیجا سکیگا مگر چڑہت سنگہہ یہہ دیکہکر کہ اسکے سوا اور کچہہ ہاتہہ نہیں آسکتا اسکو بیشے آدمیون سے کہچواکر بمشکل تمام اپنے لشکر مین لیگیا اور یہان سے لیجاکر اپنے قلعہ واقعہ گوجرانوالہ مین رکہا جہانسے احمد خان چٹہہ اسکو احمد نگر لیگیا۔ اب بات پر اسکا بہائی پیر محمد جو اس توپ پر کچہہ اپنا بہی حق سمجہتا تہا بہت ناراض ہوا اور دونون بہائیون مین اس توپ کی خاطر لڑائیان ہوئین جن مین ایک لڑکا پیر محمد کا مارا گیا اور دو لڑکے احمد خان کے کام آئے۔ آخرکار پیر محمد نے گوجر سنگہہ بہنگی کو اپنی مدد کے لئے بلایا اُسنے آتے ہی احمد خان کو قید کرلیا اور ایسا تنگ کیا کہ ایک دن رات پانی تک پینے ندیا آخرکار احمد خان نے توپ کے دینے کا اقرار کیا اور گوجر سنگہہ اپنے دوست پیر محمد کو جل دیکر اُسکو اپنی ریاست گاہ گجرات مین لے آیا۔ یہان یہہ دو برس تک رہی بعدہ جو سردار چڑہت سنگہہ کے ساتہہ لڑائی ہوئی اُسمین بہنگیونکو شکست ہوئی پہر چڑہت سنگہہ کے قبضہ مین آگئی سنہ ۱۷۷۲ء مین چٹہون نے جو آئے دن چڑہت سنگہہ سے لڑتے رہتے تہے زمزمہ کو اس سے چہین کر تہوڑے عرصہ تک تجہار کے قلعہ مین رکہا پہر رسول نگر مین جو اب رام نگر کہلاتا ہے بہجوادیا اسکے دوسرے سال سردار جہنڈا سنگہہ بہنگی نے ملتان سے واپس آتے ہوئے اسکو وہان سے لیکر لاہور مین بہجوادیا۔ یہان وہ سنہ ۱۸۰۲ء تک بہنگیون کے قلعہ مین رہی اور اس سال مہاراجہ رنجیت سنگہہ بہادر نے جسکو اسکے لینے کی بڑی تمنا تہی بہنگیونکو شکست دیکر لیلیا۔ رنجیت سنگہہ کے عہد مین بڑی دہوم دہام کے ساتہہ ڈسکہ قصور سجان پور وزیرآباد اور ملتان کی مہم مین گئی سنہ ۱۸۱۸ء مین ملتان کی مہم کے موقع پر اسکو بڑا صدمہ پہنچا اور چونکہ اب کام کے لائق خیال نہین کیجاتی تہی اسلئے

سردار چوہڑ سنگہ بہدوڑیہ اور کوٹلہ مالیر کے پٹہانون کی لڑائی

انہین دنون مین جب دیوان رانی رسیان صاحبہ والدہ کنور ہمت سنگہہ صاحب بہادر کی وفات کے سبب سے ہٹہایہ کی طرف گیا ہوا تہا جہان وہ ہتہی تہین سردار چوہڑ سنگہہ بہدوڑیہ نے کوٹلہ مالیر کے پٹہانون سے لڑائی شروع کر رکہی تہی اور کئی گانون انکے چہین لئے تہے چونکہ کوٹلہ والے سرکار کے خیرخواہ اور ذیلدار تہے اور چوہڑ سنگہہ بہی ذیلدار تہا عطاء اللہ خان رئیس کوٹلہ نے نانونمل کے پاس اسکی شکایت کی اور وہ شیرپور سے چڑہکر کنگنوال مین جا اُترا جہان چوہڑ سنگہہ پٹہانون سے لڑ رہا تہا اور اُسکو اس زیادتی سے روکا اور پٹہانون کے گانون اُس سے واپس دلادیئے اور اس سبب سے کہ چوہڑ سنگہہ کی بہی دلشکنی مناسب نہ تہی پرگنہ چینکوئیان کے بعض دیہات مین رعایتاً اُسکی چوتہائی مقرر کردی اور دونون کو اسطرح پر راضی کردیا۔

انبا راؤ مرہٹہ کا اس مُلک مین آنا اور اُسکے متعلق حالات

دہارا راؤ کی کامیابی سے جو اُسکو اپنی اسطرف کی مہم مین حاصل ہوئی تہی

سی دہلی دروازہ کے اوپر چڑہادی گئی۔ یہانسے اُتار کر سنہ ۱۸۵۷ء مین عجایبخانہ کرسلہ رکہی گئی جہان ابتک موجود ہے۔ ۱۲ الموٗ

اور مرہٹے سرداروں کو بھی جمنا ستلج کے دوآبہ مین قسمت آزمائی کرنے کی تحریک ہوئی چنانچہ اسی برس کے گرمی کے موسم مین اُنکا ایک اور سردار انبا راو نامی اسطرف کو آیا۔ جب وہ برنسٹ مین پہنچا جو کرنال کے قریب جمنا کے کنارے ایک قصبہ ہے سردار گہبیل سنگہہ کروڑا سنگہیہ نے حسب عادت اُسکو خیرمقدم کہا اور جسطرح شیر کے پیچھے پیچھے گیدڑ شکار کیواسطے ہولیتا ہے اُسکے ساتھہ ہولیا اور نواب غلام قادر خان روہیلہ بھی اُسکے آشامل ہوا جب یہہ لوگ ریاست کیتھل کی عملداری کے ایک گانون موضع بہاگل مین پہنچے نانون مل نے بھی اُنسے آکر ملاقات کی۔ مرہٹون نے رئیس کیتھل کے بھائی بحال سنگہہ سے یہہ گانون جسکی جاگیر مین تہا سات ہزار روپیہ نذرانہ مانگا جو اُس نے ادا نہو سکا اور نانون مل نے وہ روپیہ مرہٹون کو دیکر بہاگل وغیرہ کیتھل والون کے سات گانون گرو کر لئے اور چونکہ غلام قادر خان کا اتفاق مرہٹے کے ساتھہ اُنکی زیادہ تقویت کا باعث تہا نانون مل نے مناسب سمجھکر کچھہ ایسی حکمت کی کہ وہ انبا راو سے جدا ہوکر دہلی کو چلا گیا۔ غلام قادر خان کے چلے جانے سے انبا راو کا سکھون پر سے دباو جاتا رہا اور اسلئے اگرچہ اُسنے چند روز تک ہاتہہ پاون مارے مگر کچہہ حاصل نہوا۔ اور مایوس ہوکر آخر وہ بھی لوٹ گیا۔

سردار ہری سنگھ سیالبہ والہ کی حمایت مین دیوان کی فوج کشی سردار بدہ سنگھ فیض اللہ پوریہ پر

سردار خوشحال سنگھ فیض اللہ پوریہ نے اوان کوٹ وغیرہ کو سردار ہری سنگھ سیالبہ والہ سے چھین کر اپنے ماتحت کرلیا تہا اور اس سبب سے ان دونون خاندانون کے باہم دیر سے ان بن تہی اور سردار ہری سنگھ اگرچہ بنوڑ کی لڑائی مین خوشحال سنگھ کا مددگار تہا لیکن اُسکے فتح ہونیکے بعد وہ نانون مل سے ملگیا تہا اب جو خوشحال سنگھ نے قضا کی جبکا سکھون کو بہت لحاظ تہا ہری سنگھ کو اپنے مذکورہ بالا دیہات کے واپس لینے کی ہوس ہوئی اور اسلئے پٹیالہ مین آکر نانون مل سے امداد کا خواہان ہوا - دیوان نے اُسکی درخواست منظور کی اور پانچ چھہ ہزار فوج کے ساتھہ سرہند مین جا اُترا اور اُس علاقہ کے سکھہ سردارون سے نذرانے اور پیشکش لیکر کوٹلہ کی گڑہی کو جا گھیرا جسپر خوشحال سنگھہ کا داماد مان سنگھہ قابض تہا - دو دن کی لڑائی کے بعد گڑہی فتح ہوگئی اور مان سنگھہ پکڑا گیا اور اُنہون نے اوان کوٹ پر مورچے جا لگائے - اتنے مین اتفاقاً سردار تارا سنگھہ رئیس راہون دَل کو لیکر ستلج کے اس پار اُتر آیا اور سردار کرم سنگھہ شاہ آبادی اور اُسکے ہمجنس اور ہموطن سکھہ سردار اُس سے جا شامل ہوئے اور خوشحال سنگھہ کا بیٹا بدہ سنگھہ انکو اپنی مدد کیواسطے

چڑہا لایا ادہر نانون مل نے بہی کمک منگائی اور عطاء اللہ خان صاحب رئیس کوٹلہ مالیر اور رائے احمد صاحب رئیس کوٹ اور راجہ جسونت سنگہہ صاحب والی نابہہ اور روسائے کیتہل وجیند اپنی اپنی فوج کے ساتہہ آگئے اب کئی دن تک تو جو لڑائیان ہوتی رہین وہ چہینا جہانٹی سی ہی تہین مگر آخر کو ایک بڑی لڑائی ہوئی جسمین مخالفون کے تین چار سو آدمی مارے گئے اور بہت سے زخمی ہوئے اور وہ بہاگ کر ستلج کے اُس پار چلے گئے اور جن جن سردارون کے علاقے ستلج کے اسطرف تہے اُن سے نانون مل نے مستحکم وعدہ لیلیا کہ وہ پہر دل باندہنے کا قصد نکرینگے اور پٹیالہ مین آکر اس فتح کے انعام اور شکریہ مین سب راجے اور سردارون کو خلعت وغیرہ دیکر رخصت کیا اور سرکاری ملازمون کو سونے کے کڑے اور گہوڑے اور دوشالے عطا کئے۔

دیوان کا اقتدار اور سکہہ سردارون سے اُسکا طرز سلوک اور اُسکے برخلاف لوگون کا سازش کرنا

یہہ زمانہ نانون مل کے بڑے عروج کا تہا اور اگرچہ وہ خود بہی بڑا مدبر اور صاحب ہمت اور جری تہا لیکن اُسکے آٹہہ سات بیٹون اور تین چار بہائیون سے بہی اُسکو بڑی مدد ملتی تہی اور اُنسے اپنی شجاعت اپنی جانفشانی مستقل مزاجی اور دور اندیشی

کے کامون سے ثابت کردیا تہا کہ وہ ایک نہایت لایق اور خیر خواہ اور ریاست کے لئے کارآمد ملازم ہے اور چونکہ اُسکو اپنی عقل وتدبیر اور ہمت وشجاعت پر بہروسہ تہا وہ کسی سکہہ سردار کو خیال مین نہ لاتا تہا اور اُسکو کبہی اسکی پروا نتھی کہ کوئی اُس سے ناراض ہوجائیگا اور غرور کا ایسا دہوان اُسکے مغز مین بہرا تہا کہ دربار مین بیٹہکر حقہ پیتا اور سکہہ سردار جو اُس سے ملنے کو آتے اُنکا سلام اپنے پیچوان حقہ کی نَے سے لیتا اور اِس سبب سے لوگ اُس سے بہت جلتے تہے۔ اب چونکہ مہاراج بہی جوان ہوچلے تہے جیسا کہ بدقسمتی سے تمام ایشیائی خصوص ہندوستانی ریاستون مین عام رسم پڑی ہوئی ہے سوہان سنگہہ[ا] دنالی وال وغیرہ خود مطلب لوگون نے جنکو یہہ مدنظر تہا کہ ریاست کا انتظام بگڑنے پاوے مگر ہمارے رات دن کلچھرّے اوڑا کرین اور ناچ رنگ کہیل تماشے اور سیر وشکار سے رئیس کو امور ریاست کی طرف متوجہ ہونے کی فرصت نملے یہہ کہکر کہ آپ تو صرف نام کے راجہ ہین راج ریاست کا مالک درحقیقت دیوان ہے اور وہ آپ کو کچہہ نہین سمجہتا مہاراج کو نانون مل کی طرف سے بہڑکانا شروع کیا اور بسبب نوعمری اور ناتجربہ کاری کے اُنکے دل مین بہی اِن باتون کا

ا یہہ وہی سوہان سنگہہ ہے جسکا ذکر ہم پہلے لکہہ چکے ہین۔ اسکی زوجہ نے مہاراج کو دودہ پلایا تہا اور اس سبب سے اُنکے مزاج مین دخیل ہونیکا اُسکو زیادہ موقع حاصل تہا۔ ۱۲۔ مولف

کچھ کچھ اثر ہونے لگا۔ اوہر دیوان جو اپنی تجربہ کاری اور عمدہ خدمات پر نازان تہا اس سے بیخبر کہ لوگ اُسکے حق مین کیا کانٹے بو رہے ہین صاف دلی اور نمک حلالی سے بغیر اسکے کہ مہاراجہ کے میلان خاطر کا لحاظ کرے مقتضائے وقت اور مصلحت ملکی کے موافق آزادانہ طور پر کام کئے جاتا تہا۔ اگرچہ آغاز حال مین دیوان کی رفتار اور طرز کارروائی گرفت کے لایق نتھی اور وہ جو کرتا تہا نمک حلالی اور خیرخواہی کے جوش سے کرتا تہا مگر آخر کو دانائی اور تجربہ کاری کے گہمنڈ اور خیرخواہی اور خدمتگذاری کے ناز نے اُسکی عقل ماردی اور وہ گمراہ ہونیسے نبچ سکا اور اپنی مقتضیات طبع کو مہاراج کی واجبی خواہشون پر بہی ترجیح دینے لگا مثلاً اُسکے بیٹے نوندہ رائے نے جو ایک گہوڑا خریدا اور وہ اتفاقاً مہاراج کی پسند آگیا اور انہون نے یہہ چاہا کہ قیمت لیکر وہ اُسکو مہاراج کو دیدے اور اُسنے اپنے باپ کی مختاری کے گہمنڈ سے صاف انکار کردیا نانون مل نے خبر ہونے پر بہی اپنے بیٹے کی اس نامناسب بات پر کچھ توجہ نہ کی اور اسپر طرہ یہہ کیا کہ بسنت آئے قلعہ دار ہردوآن پور کو جسپر مہاراج اور اُنکی پہوپہی بی بی راجندر صاحبہ بہت مہربان تہین اپنی ذاتی رنجش سے جسکے واسطے وہ موقع ڈہونڈہتا تہا اس نامعقول بہانہ سے کہ اُسپر ایک شخص نے پانسو روپیہ قرض کی نالش کردی قید کرلیا اور اکیس ہزار روپ

جرمانہ اُسکا گہر ضبط کرکے وصول کیا اور ایسی ہی اور چند باتین کین جنکے سبب سے
مہاراج کو نہایت ملال ہوا اور اُنمین اور دیوان مین بگاڑ بڑہ گیا

داداجیا اور علی بہادر مرہٹہ کا اس مُلک مین آنا اور ریاست کے برخلاف دیوان کا اُنسے سازش کرنا اور اُسکے متعلق حالات

ادہر تو یہہ کیفیت تہی اودہر یہہ اتفاق ہوا کہ جب غلام قادر خان روہیلہ کو
شاہ عالم بادشاہ کے اندہا کرنیکے انتقام مین میرٹہہ کے قریب مرہٹون نے لڑکر
پکڑ لیا اور متہرا مین لیجاکر بہت عذاب کے ساتہہ مارڈالا اور اُنکو اپنے اس زبردست
حریف کے خلش سے اطمینان ہوگیا رانی خان اور داداجیا اور علی بہادر[1] پیشوا
ملک گیری کے ارادہ سے فوج لیکر اسطرف کو آئے چونکہ تہانیسر کے قریب اُنہون
نے بیش مقام کیئے اِس سے نانون مل کو خیال تہا کہ شاید وہ آگے نہ بڑہینگے، مگر چونکہ
وہ دل برداشتہ ہی تہا اسلئے اُسنے پہلے سے اُسکا کچہہ تدارک نکیا۔ لیکن جب
سردار بہنگا سنگہہ تہانیسری نے اُنکی رسد وغیرہ لوٹ کر اُنکو نہایت دق کیا اور
وہ تہانیسر سے ڈیرہ اُٹہاکر اجرانہ مین آگئے جو تہانیسر سے پٹیالہ کے رخ ایک گاؤن
ہے تو اُسنے بی بی راجندر صاحبہ کو یہہ کہا کہ اسوقت آپکا پٹیالہ مین رہنا مناسب

[1] یہہ شخص باجے راؤ پیشوا کا بیٹا تہا جو ایک مسلمان کسبی عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا تہا اور نواب کہلاتا تہا۔ اِسکی اولاد باندہ مین رہتی تہی جو بغاوت ۱۸۵۷ء کی علت مین اپنی نوابی کہو بیٹہے ۱۲

نہین بہٹنڈہ یا مونک کو چلے جانا چاہیئے ورنہ مرہٹون کے نذرانہ کی فکر کرکہنی چاہیئے جس سے اُسکا یہہ مطلب تہا کہ یہہ ڈرکر اُس سے ملتجی ہون اور اُنکی اور مہاراج کی ناراضگی کے سبب سے جو ذرا اُسکی ہوا بگڑ چلی تہی پہر بندہ جائے مگر بی بی صاحبہ جو مہاراج آلا سنگہہ بہادر سے شخص کی پوتی اور مہاراج امر سنگہہ سے شیر کی بہن تہین اس گیدڑ بہبکی مین کب آتی تہین نذرانہ کا لفظ جو ریاست کی عزّت کے برخلاف تہا سنکر بہت ناراض ہوئین اور اُنہون نے بہٹنڈہ وغیرہ کے جانیسے انکار کرکے اُسکو یہہ جواب دیا کہ ہمسے کیا پوچہتا ہے جو مقتضائے نمک حلالی ہو وہ کر اور اگر خود غرضی سے مطلب ہے تو ویسا اختیار ہے دیوان یہہ سنکر بہت متفکر ہوا اور اُسنے اپنے مشیرون سے یہہ کہا کہ مہاراج اور اُن کے خاندان کے لوگ مجہسے ناراض ہین اور خزانہ مین بہی صرف خدا کا نام ہے پس بہتر ہے کہ کام چہوڑ کر مین علیحدہ ہو جاؤن چونکہ ایسے وقت مین اُسکا یہہ ارادہ نمک حلالی سے بعید تہا لوگون نے اُسکو منع کیا اور یہہ صلاح دی کہ تمام ملک کے پٹواریون سے جنہون نے کبہی ضرورت کیوقت مین کچہہ نہین دیا بطور ڈنڈ رعیہ لیکر دفع الوقتی کرنی چاہیئے۔ انکے سمجہانیسے دیوان اپنے اس ارادہ سے باز آیا اور مرہٹے سردارون کے پاس اپنے وکیل روانہ کیئے اور

فوج جمع کرکے اور سب ذیلدار سرداروں کو ساتھہ لیکر بمقام اجرانہ رانی خان
سے جا ملا اور ملک کے اکثر سرداروں کی ملاقات اپنی معرفت کرا اونسے
خاطر خواہ نذرانے دلاکر اسکو اپنا رفیق شفیق بنالیا لیکن جب وہ اس ریاست سے
نذرانہ کا طالب ہوا تو اُسنے اسکی اطلاع بی بی راجندر صاحبہ کے پاس بہیجی اور
یہہ بہی کہہ بہیجا کہ اگر نذرانہ ندیا جائیگا تو مرہٹون کی فوج پٹیالہ پر چڑہ آئیگی اگرچہ
معلوم نہین کہ یہہ سوال رانی خان نے از خود کیا تہا یا نانون مل نے اُسکو
ترغیب دی تہی مگر بی بی صاحبہ نے اُسکو دیوان ہی کی کارسازی سمجھکر یہہ جواب
دے بہیجا کہ ہمکو کیا ڈراتا ہے اگر وہ نذرانہ مانگتا ہے تو تو اپنے پاس سے دیدے
اور مہاراج کو جو ابہی نو عمر تہے احتیاطاً جنگل کے ملک کی طرف بہیجدیا اور نانون مل
کے بیٹے دیوی دتا مل کو قید کرلیا تاکہ نانون مل کچھہ بدی نکر سکے مگر اسکا نتیجہ اچھا
نہوا اور نانون مل بی بی صاحبہ کی صفائی مزاج سے ناامید ہوکر کُھلم کُھلا مخالف ہوگیا
اور اس امید سے کہ مرہٹون کی حمایت سے اُسکو ریاست مین پہر وہی اقتدار حاصل
ہوسکیگا اُنکو بہکا کر تیس ۳۰ ہزار فوج کے ساتھہ پٹیالہ کو چڑہا لایا اور یہہ فوج پٹیالہ سے دو میل
سنوہر کے مقام آکر اوتر پڑی اور دادا جیا نے بی بی راجندر صاحبہ کے پاس
دیوی دتا مل کی رہائی کیواسطے پیغام بہیجا کیونکہ نانون مل نے اُن سے وعدہ

کیا تہا کہ اگر وہ اُسکے بیٹے کو قید سے چہُڑا دینگے تو وہ نذرانہ کا بندوبست کردیگا - اگرچہ بی بی صاحبہ مرہٹون کے ساتہہ مقابلہ کرنے پر آمادہ تہین مگر سردار چین سنگہہ اور منشی رام دیال کی صلاح سے خواہی نخواہی بات کا بڑہانا خلاف مصلحت سمجہکر دیوی دیال کو قید سے چہوڑ دیا اور اگرچہ سردار گہیل سنگہہ کرور سنگہیہ وغیرہ مرہٹون کے ساتہہ معاملہ کرانے مین ساعی ہوئے اور بی بی راجندر صاحبہ راجہ جسونت سنگہہ صاحب بہادر رئیس نابہہ کی والدہ رانی دیسو صاحبہ کی تقلید سے مرہٹون کے لشکر مین ایکدفعہ آئین گئین مگر آپس کے فساد کے باعث سے کچہہ تصفیہ نہوا کیونکہ بی بی صاحبہ تو اس بات پر جمی ہوئی تہین کہ نانون مل نذرانہ دیوے اور وہ یہہ کہتا تہا کہ نذرانہ بی بی صاحبہ دیوین آخرش مرہٹون نے تنگ آکر یہہ سوال پیش کیا کہ جبتک معاملہ یکسو نہو ہمارے ٹہرنے کے لئے قلعہ سیف آباد خالی کردیا جائے اور سولہہ سے چڑہکر سیف آباد پر ڈیرے آڈالے اور مورچے باندہ کر لڑائی شروع کی بی بی صاحبہ نے بہی سردار تلوک سنگہہ جبید اور سوہان سنگہہ مہتہ کا کو قلعہ کی حفاظت کیواسطے بہیجدیا تہا پس اگرچہ دونون طرف کی فوج کے سردار سینہ بسینہ ہوکر لڑنا نہین چاہتے تہے لیکن تو بہی ڈیرہ مہینے تک اکثر مہیڑ جہاڑ ہوتی رہی اب سردار گہیل سنگہہ اور اَور سردارون نے مرہٹون کا دیرتک اس ملک مین ٹہرنا نامناسب جانکر حیلہ

اور تدبیر سے اُنکو واپس چلے جانے پر آمادہ کیا اور بی بی راجندر صاحبہ نے اُنکو کہہ بہیجا کہ اگر نذرانہ ہی لینا ہے تو دیوان سے لیلو اور اگر خاص ہمسے نذرانہ لینے پر تمکو اصرار ہے تو ہم تا وقتیکہ پٹیل[ل] بہادر سے خود ملکر اسکا تصفیہ نکرلین تمکو نذرانہ نہین دینگے چنانچہ بعد اس تکرار مدار کے مرہٹون نے سیف آباد پر سے مورچے اُٹھا لئے اور متہرا کی طرف کوچ کردیا اور بی بی صاحبہ بہی اپنی فوج کا ایک معقول حصہ ساتھہ لیکر ماہ اسوج سمت ۱۸۴۶ مین متہرا کو چل پڑین مرہٹون نے نانون مل کو بہی جبراً ساتھہ لیلیا مگر وہ منت سماجت کرکے اپنے بیٹے دیوی دتا مل کو ضمانت کے طور پر اُنکے پاس چہوڑکر کرنال سے واپس چلا آیا۔

مہاراج کا سلوک نانون مل کے خاندان سے اور اُسکی تباہی اور بی بی صاحبہ کا متہرا سے واپس آنا اور اُنکی وفات

جب مرہٹے یہان سے چلے گئے مہاراج نے ڈہوڈان مین آکر اوّل نانون مل کے گہوڑون کا طویلہ ضبط کیا اور پہر اُسکے بیٹے نوندہ رائے کو جو ضلع برنالہ کا تہانہ دار اور تحصیلدار تہا قید کرکے تمام مال و اسباب اُسکا ضبط کرلیا اور مائی دتا مل کی گرفتاری کے

ل دکن کے ملک مین جاگیرداروں وغیرہ کو جنکو کوئی ملک یا اُسکا کسیقدر حصہ انتظام کے واسطے بذریعہ پٹہ اور سند کے دیا جائے پٹیل کہتے ہین چونکہ مرہٹون کے رئیس اعظم پیشوا کی طرف سے مادہوجی سیندہیا دہلی کا صوبہ دار اور حاکم تہا اسواسطے مرہٹے اُسکو پٹیل کہتے تہے ۱۲ موٴلف

ارادہ سے جو اُسکا تیسرا بیٹا تہا مونک کی طرف کوچ کیا اور اگرچہ وہ باغی ہوکر قلعہ مین اکڑ بیٹھا مگر مہاراج کا حکم پہنچتے ہی قلعہ کی فوج نے اُسکو پکڑ کر حاضر کر دیا اور قریب چالاکہہ روپیہ کے اُسکا ضبط سرکار ہوا اور گہوڑے اور اونٹ اور ڈیرے خیمے وغیرہ مال و اسباب بطور انعام اور لوٹ کے لشکر کے تصرف مین آیا اور مہاراج نے پٹیالہ آکر قلعہ کنہور پر چڑہائی کی جہان نانون مل کے بہتیجے دیوان سنگہہ اور ذوقی مل حاکم تہے نانون مل نے کرنال سے پٹیالہ کو واپس آتے وقت جب یہہ خبرین سنین سردار دیوان سنگہہ اور گوروت سنگہہ لاڈوہ والہ سے ملکر اُنکو اپنے ساتہہ شاہ آباد مین لایا اور وہان کے رئیس سردار کرم سنگہہ نرملہ سے امداد کا طالب ہوا۔ کرم سنگہہ نے بظاہر اُسکو امداد کا متوقع کیا اور خفیہ اُسکے آنیکی خبر مہاراج کے پاس بہیجدی اور کہہ بہیجا کہ جسطرح ممکن ہو اُسکے پہنچنے سے پہلے قلعہ فتح کرلینا چاہیئے ورنہ دقت ہوگی۔ مہاراج نے یہہ سنتے ہی ایک سخت حملہ کرکے قلعہ فتح کرلیا اور دیوان سنگہہ اور ذوقی مل وغیرہ تین سو آدمی اُسکے کنبہ کے قید ہوئے اور نقد وجنس اور توپ زنبورک وغیرہ سامان جنگ جو کچہہ قلعہ مین تہا سرکار کے قبضہ مین آگیا جب یہہ خبر نانون مل اور اُسکے رفیقون کو پہنچی اسکو اکیلا چہوڑکر سب اپنے اپنے چلدیئے اور یہہ ناامیدی کی حالت مین موضع چہکہ مین جو ایک گانون رئیس کیتہل کی عملداری مین تہا وہان کے زمیندارون کی خوشامد

کرکے مقیم ہوا مہاراج قلعہ کہنور پر اپنا عمل دخل کرکے پٹیالہ کو تشریف لے آئے اور اُسکی
ہوا اگر ڑی دیکھکر جہان کہین کوئی اُسکا آدمی تہا تہانہ دارون نے پکڑکر اُسکو پٹیالہ بہیجدیا
اور اگرچہ یہہ وقت بڑی خبرداری کا تہا مگر مہاراج جو حد سے زیادہ بے پروا اور سیر و تماشے
کے شایق اور اکثر کوتہ اندیش اور خودغرض لوگ اُنکے پیشدست تہے اکثر پٹیالہ سے
باہر سیر و شکار مین مصروف رہتے تہے چنانچہ بی بی راجندر صاحبہ جب مادہوجی سیندہیا
سے جو پٹیل بہادر کے لقب سے مشہور تہا ملکر اور اپنے معاملات کی درستی حسب دلخواہ کر کر
واپس آئین مہاراج حسب عادت جنگل کے ملک مین سیر و شکار مین مصروف تہے اُسکی
بی بی صاحبہ نے پٹیالہ سے اُسطرف کو کوچ کیا اور نانون مل جو جہکہ مین بیٹہا ہوا اپنے
کام کی درستی کیواسطے رات دن کاغذون کے گہوڑے دوڑاتا تہا بی بی صاحبہ
کی خدمت مین عرضی پرچے بہیجکر اُنکی مہربانی کا متوقع ہوا اور مہاراج کے مصاحبون کو
جو دیوان کو نکالکر اُنکی نہایت بے آزار اور مسرف اور سیدہی سادی حکومت
کے زمانہ مین مزے کر رہے تہے اور گیرو گرفت کے خوف سے جو اچہے انتظام کے
لوازم مین سے ہے آزاد تہے بی بی صاحبہ کے آنیسے اپنے حلوے مانڈے کے جاتے
رہنے کا اندیشہ ہوا اور اُنہون نے مہاراج کے دل مین یہہ بات بٹہادی کہ نانون مل
بی بی صاحبہ کی خوشامد درآمد کر رہا ہے اور وہ بہی یہہ چاہتی ہین کہ ریاست کے تمام کاروبار

مین اُنکا دخل ہو جائے - اسلئے تعجب نہین کہ وہ ناتو مل کی تقصیر معاف کردین اور
بی بی صاحبہ کا حکم تمام مُلک پر جاری ہو کر آپ ویسے کے ویسے ہی رہجائین یہہ
چلتا ہوا فقرہ اپنا کام کر گیا اور مہاراج بی بی صاحبہ سے ناراض اور اُنکی صُورت سے
بیزار ہو گئے اور یہہ حالت ہو گئی کہ جب وہ یہہ سُنکر کہ مہاراج فلان جگہہ مقیم ہین ملاقات
کیواسطے وہان پہنچین تو مہاراج فوراً کسی دوسری جگہہ چلے گئے - کچہہ عرصہ تک یہی
حالت رہی اور وہ لشکر کے پیچھے پیچھے پہرتی پہرتی حیران ہو گئین اور مہاراج نے ایکدن
بہی اُنکو اسبات کا موقع ندیا کہ وہ آکر اپنے پیارے بہتیجے کو دیکہین - پس اس باعث
سے وہ ناراض ہو کر نہایت غمناکی کی حالت مین پٹیالہ کو واپس تشریف لے آئین اور
مہاراج کی اس بیوجہہ رنجش اور اپنی محنت اور تکلیفات کی ناقدردانی کے افسوس سے
جو اُنہون نے صرف محبت کے سبب سے اختیار کی تہین غم مین گُہٹ گُہٹ کر مر گئین
یہہ بی بی صاحبہ بہی اپنے زمانہ مین ایک تہین جرأت - استقلال اور دور اندیشی
یہہ تمام اوصاف جنکا مرد فخر کی راہ سے دعوی کیا کرتے ہین سب اُنکی ذات مین
موجود تہے اور عورتون کی سی ضعیف العقلی اور بُزدلی اُنمین نام کو بھی نہتہی -

ناتو مل کا کوٹلہ مالیہ کے پٹہانون کو اُبہار کر مہاراج سے لڑوانا اور اُسکی وفات

نانون مل اگرچہ بظاہر تلی بنا بیٹھا تہا مگر ادہر اُدہر چوہے دوڑانے اور توڑ جوڑ لگانیسے غافل نتہا اُسکو اُمید تہی کہ کسی نہ کسی ڈہب سے ایکدن اُسکو پٹیالہ مین پہروہی عزت او اقتدار حاصل ہوجائیگا جو پہلے تہا اور اسلئے رات دن اِس فکر مین رہتا تہا کہ کوئی چہوٹا بڑا رئیس قابو چڑہ جائے تو اُسکو اُبہار کر اپنی مدد پر کہڑا کرے عطاء اللہ خان رئیس کوٹلہ مالیر آخر اُسکی باتو نمین آگیا اور اُسنے اُسکو یہہ پٹی پڑہائی کہ پٹیالہ مین نہ اب روپیہ ہے اور نہ پہلی سی فوج ہے اور کوئی سردار بہی ایسا نہین ہے جو کسی نازک موقع پر کچہہ کام دیسکے۔ پس جو علاقہ تمہارا پٹیالہ نے مختلف اوقات مین دبالیا ہے اُسکے چہوڑ لینے کا اب وقت ہے۔ یہہ باتین اگرچہ کسیقدر صحیح تہین مگر اُسکی یہہ توقع محض لغو تہی کہ پٹیالہ مین اب بہی اسکا کچہہ رعب وداب باقی ہے اور موقع ہوا تو لوگ اُسکے حامی بنجائینگے۔ الغرض عطاء اللہ خان لڑائی کیلئے تیار ہوکر خانپور مین آن اُترا جو پٹیالہ سے قریب بیس میل کے کوٹلہ کی نواح مین ایک گانون ہے اور آنکہون پر ٹہیکری رکہکر نانون مل بہی آموجود ہوا۔ یہہ خبر سنکر مہاراج بہی آٹہہ سات ہزار فوج کے ساتہہ اُسکی سرزنش کیواسطے جا پہونچے اور کئی لڑائیان ہوئین اور ہر دفعہ کوٹلہ والون ہی کو شکست ہوئی اور مجبور ہوکر عطاء اللہ خان کوٹلہ کو بہاگ گیا اور اس گستاخی اور عہدشکنی کے جرم مین اُسکے

بہت سے گانون مہاراج نے چہین لئے اور یہہ کلنک کا ٹیکا لیکر نانون مل جو اپنے نئے دوست پٹہانون کی نظرون سے بہی اُتر گیا تہا چند روز کے بعد کاتب ۲۸ ( ) سمت ۱۸۴۴ کو وہین مرگیا - اور عطاء اللہ خان ایک ہتنی جو نانون مل چہوڑ مرا تہا اور کچہہ اور نقد و جنس بطور نذر لاکر معافی قصور کا طالب ہوا اور پکّا وعدہ کیا کہ پہر کبہی اطاعت اور خدمتگذاری سے انحراف نکریگا اور مہاراج نے جو نہایت بےکینہ اور رحم دل تہے اسکی خوشامد اور ندامت دیکہکر جو علاقہ اُسکا اس لڑائی مین چہین لیا تہا اُسکو پہر بخشدیا

سردار آلیل سنگہہ وغیرہ کا میر الٰہی بخش کو قتل کرنا

جب نانون مل کی مدار المہامی کا زمانہ ختم ہوگیا - مہاراج نے لالہ کیسر مل کو دیوان بنایا اور میر منشی کا عہدہ منشی کشن چند کہتری باشندہ قصبہ پایل کو دیا اور اگرچہ منشی کشن چند پر بہی مہاراج بہت مہربان تہے مگر سب سے زیادہ سید الٰہی بخش پر جو سامانہ کے رہنے والے سادات رضویہ مین سے تہے مہربانی فرماتے تہے اور اُنکا بہت رسوخ تہا - اب سکہہ سردار انکو بہی اُنہین آنکہون سے دیکہنے لگے جن سے نانون مل کو دیکہتے تہے اور سردار آلیل سنگہہ کالیکا اور سردار فتح سنگہہ میادر منشی رام دیال جنکی بات اب ذرا ہیکی پڑ گئی تہی انکے درپے قتل ہوئے اور بارہوین صفر سنہ ۱۲۰۵ مطابق پچیسوین اکتوبر سنہ ۱۷۹۰ء کو جب مہاراج شکار کی تقریب سے

موضع گہگین جو پٹیالہ سے قریب پچیس میل کے جنوب کی طرف ایک گانون ہے تشریف رکہتے تہے البیل سنگہ اور فتح سنگہ وغیرہ نے سنگہہا سنگہ ڈہلون اور دیال سنگہ وڑج کے ساتہہ سازش کرکے اُنکو میر الہی بخش کے قتل پر آمادہ کیا اور جب سب لوگ دربار مین حاضر تہے دیال سنگہ نے اچانک میر الہی بخش پر بندوق چلائی اور سنگہا سنگہ نے چہاتی مین نیزہ مارا اور ہرچند بندوق اور نیزہ کے زخم نے اُنکا کام تمام کردیا تہا مگر اسپر بہی اسہی شخص نے فتح سنگہ منیہ اپنے حریف کو کٹار سے زخمی کیا اور وہین مہاراج کی مسند کے پاس جان دیدی اور میر الہی بخش کے بہائی میر امام بخش اور اُنکے رشتہ دار میر جلال الدین اور اُنکے بارہ نوکر چاکرون کو بہی مفسدون نے وہین تہ تیغ کیا اور سامانہ مین اگر اُنکے اور اُنکے پاس پڑوس لوگون کے گہرون کو لوٹ لیا- اس فساد مین منشی کشن چند بہی کسیقدر زخمی ہوا اور مہاراج گہبراکر دربار سے اوٹہہ گئے اور مجبور ریاست کی دیوانی کا عہدہ آدم بال کو دیا اور البیل سنگہ کو مدار المہام بناکر سب کام کاج اُنکی اور اُنکے دوست فتح سنگہ وغیرہ کی مرضی پر چہوڑدیا اور خود پہلے سے زیادہ سیر و شکار مین رہنے لگے-

سردار چوہڑ سنگہ کا دغا سے مارا جانا اور اُسکے انتقام مین موضع گہنیان باجہ کی بربادی وغیرہ

پہدوڑ کے قریب کہنیان باجہ ایک گاؤن ہے وہان کے زمیندار سردار چوہڑ سنگھہ جاگیردار پہدوڑ سے دشمنی رکہتے تہے اب انکو بیٹہے بیٹہے یہہ سوجہی کہ شروع ماہ بیساکہہ سمت ۱۸۵۰ مین چوہڑ سنگھہ کو یہہ دم دیکر کہ اسکا تہانہ اپنے گاؤن مین بٹہا لینگے ازیٰہان لیگئے اور ایک بالاخانہ مین اُتار کر اُسکی ضیافت کی اور اُسکو اور اُسکے سوتیلے بہائی دل سنگہہ اور نوکر چاکرون کو خوب شراب پلائی اور جب وہ مدہوش ہوکر سوگئے اپنے ہمقوم ہیڑار زمیندارون کو جمع کرکے اُنکے قتل کے ارادہ سے اُس مکان کا محاصرہ کرلیا دشمنون کا شور و غل سُنکر چوہڑ سنگہہ کی بہی آنکہہ کہلی اور اجل سر پر کہڑی دکہائی دی لیکن اب جان دینے کے سوا اور کیا ہوسکتا تہا تقدیر اپنا کام کرچکی تہی ناچار تلوار لیکر لڑنے لگا اور بہتون کو تیر اور گولی سے مارا اور جو کوئی دل چلا حوصلہ کرکے نزدیک آیا اُسکو تلوار کے گہاٹ اُتارا دشمنون نے یہہ جرات و ہمت دیکہکر لڑنے سے تو ہاتہہ کہینچ لیا مگر یہہ حکمت کی کہ جس مکان مین وہ تہے اُسکے نیچے کے مکان کو لکڑیون سے بہرکر آگ دیدی اور اس ترکیب سے اپنے بدنصیب مہمانونکو آگ مین جلاکر اپنے دل کے پہپہولے پہوڑے مہاراج اسوقت برنالہ مین تہے جب یہہ خبر سُنی تین ہزار فوج کے ساتہہ اپنے خیرخواہ اور بہادر و غیلدار کے انتقام لینے کو چڑہ گئے قریب بنا ہلہ کے مفسد مارے گئے اور گہنیان با جمع چند اور دیہات کے جو ان

مفسدہ مین شریک تہے جلاکر خاک سیاہ کر دیا گیا اور وہان سے بہدوڑ جاکر جوہر سنگہہ کے
بیٹے دیپ سنگہہ اور بیر سنگہہ کو اُنکے باپ کا پرسہ دیا اور بمشورہ سردار البیل سنگہہ
پرگنہ توہانا اور ٹیرہ وغیرہ کیطرف جنہون نے کچہہ عرصہ سے محاصل ادا نہین کیا تہا کوچ
کیا توہانا کے زمیندارون بہر توڑتے رہے مگر رات کو گانونکو خالی چہوڑکر بہاگ گئے
اور البیل سنگہہ نے سرکاری تہانہ وہان بٹہا دیا اور موضع گاوڑان کے چالیس آدمیونکو
قتل کرکے گانون کو لوٹ لیا ٹیرہ کا قلعہ از سر نو تعمیر کیا گیا اور موضع جوڑا اور ٹاٹا
اور گانون اور گورکہہ پور بہونہ وغیرہ سے باقیماندہ محاصل لیکر براہ سنام پایل
کے علاقہ مین پہنچے یہان ملک روشن خان گوجر مدار المہام رئیس کوٹ وجگراؤن
کی عرضی آئی جسمین لکہا تہا کہ اگر حضور لودیانہ مین تشریف لائین تو بہت خوب ہے
ورنہ مجہکو اجازت ہو کہ حاضر ہو کر خدمت بجا لاؤن اور سردار سدا سنگہہ عرف کاکڑ
پہلّو والے نے بہی عرضی بہیجی اور درخواست کی کہ اُسکو اُسکے چچا کپور سنگہہ کے
ظلم سے بچایا جاوے اسلئے مہاراج لودیانہ مین تشریف فرما ہوئے۔ روشن خان
نے گہوڑا نذر کیا اور اپنے آقا کی جانب سے اخلاص اور دوستی کا اظہار کیا سدا سنگہہ
بہی اگر قدمبوس ہوا اور اُسکے چچا کو سمجہا کر نزاع دُور کرائی گئی اور چونکہ کرم سنگہہ
سوڈہی ساکن ماچہی واڑہ نے براہ شرارت راجگڈہ کے سرکاری قلعہ کو دہا دیا تہا

اسلئے وہان تشریف لیگئے اور سوڈہی کے نام یہہ حکم بہیجا گیا کہ قلعہ کو ویسا ہی بنا دے
ورنہ سزا دیجائیگی اور تعمیر کا خرچہ لیا جائیگا سوڈہی حاضر ہوا اور اپنے قصور کا معترف
ہو کر یہہ عرض کیا کہ مجھکو سوڈہی اور دعا گو سمجھکر معاف کیجے مہاراج نے جو مجسم رحم
تہے سوڈہی کی خطا معاف کردی اور سردار انبیل سنگہہ کو حکم دیا کہ بصرف سرکار
قلعہ تعمیر کیا جائے - سوڈہی تو اسطرح بچگیا مگر قرب وجوار کے زمیندار جو قلعہ کا مصالحہ
اُٹہا لیگئے تہے خوب ڈانڈے گئے اور کچے قلعہ کی جگہہ پختہ برج بنایا گیا اور یہان سے
کوچ کرکر چڑہت سنگہہ[1] لدہڑ سے گہوڑا اور نذرانہ لیکر سرہند مین آئے -

بی بی صاحب کُنور صاحبہ کا اپنی سُسرال سے پٹیالہ مین آنا اور مدار المہام مُقرر ہونا

جب لوگون نے میر الہی بخش کو عین دربار مین مہاراج کی مسند کے سامنے قتل کرڈالا
اور گستاخی اور بے ادبی کی ذرا پروا نکی مہاراج کو یہہ خیال ہو گیا کہ یہہ لوگ ایکدن

[1] چڑہت سنگہہ کا باپ جی سنگہہ علاقہ مانجہہ کا رہنے والا تہا اسنے سنہ [illegible] ء کے قریب نشانون والی مثل
کے سردارون سے ملک قریب تین ہزار روپیہ کی آمدنی کا علاقہ اپنے قبضہ مین کرلیا - احمد شاہ درانی
کے حملہ کے وقت اور سکہون کی طرح یہہ بہی پہاڑون کو بہاگ گیا تہا اور اسکے علاقہ مین کے سات گانون
مہاراج آمر سنگہہ صاحب بہادر نے دبا لئے تہے مگر جب یہہ واپس آیا تو انمین سے چار گانون
پہر انکو واپس دیدئے سنہ [illegible] مین اسکی وفات کے بعد چڑہت سنگہہ جسکا متن مین ذکر ہے اس علاقہ کا

ہمسے بہی وُہی سلوک کرینگے جو اُنکے خیر خواہ میر الہٰی بخش کے ساتھہ کیا ہے اسلیئے اُنکو کسی پر اعتبار نرہا اور اگرچہ مصلحتاً سب کاروبار اُنہین لوگونکی سپرد کردیا تہا جنہون نے میر الہٰی بخش کو قتل کیا تہا اور آپ سیر و شکار مین جی بہلاتے تہے مگر در پردہ اپنی چہوٹی بہن بی بی صاحب کور صاحبہ کو جو بڑی عاقلہ اور صاحب ہمت تہین اُنکی سسرال سے بلوا بہیجا تہا تاکہ اُنکی صلاح سے کچہہ انتظام کرین - اب سرہند مین اُنکی تحریر پہنچی جس سے معلوم ہوا کہ وہ پٹیالہ کو آتی ہین پس مہاراج الیبل سنگھہ وغیرہ کو سرہند مین چہوڑکر جریدہ پٹیالہ کو چلے آئے اور بی بی صاحبہ کو مختار اور مدار المہام اور اُنکے ایک ذی اعتبار ملازم بہائی تارا سنگھہ نامی کو اُنکا نایب مقرر کیا اور نانون مل کا بہتیجا دیوان سنگھہ بہر مورد عنایت ہوکر دیوان اور منشی کشن چند بدستور میر منشی کے عہدہ پر ممتاز ہوا - بی بی صاحبہ کو پٹیالہ مین آئے کچہہ عرصہ نہین ہوا تہا کہ اُنکے پاس یہہ خبر آئی کہ اُنکے شوہر سردار جیمل سنگھہ کو اُسکے چچیرے بہائی سردار فتح سنگھہ نے قید کرلیا ہے اسلیئے بخشی کیما ڈوگرا اور سردار جودہ سنگھہ کالیکا اور ملک تمیرا ڈوگر وغیرہ سردارون کو ساتہہ لیکر فتحگڈہ پہنچین اور فتح سنگھہ سے لڑکر سردار جیمل سنگھہ کو چہوڑا لیا

مالک ہوا - یہہ علاقہ اب بہت چہوٹے چہوٹے حصونمین تقسیم ہوگیا ہے صرف ایک سردار بدہ سنگھہ کے پاس قریب پانچہزار روپیہ کی آمدنی کے دیہات ہین - اس تمام علاقہ کی آمدنی بالفعل قریب چوبیس ہزار روپیہ سال کے ہی اور ضلع لدہیانہ کے متعلق ہے ۱۲ مولف

اور جب وہان کا انتظام بخوبی ہوگیا پہر پٹیالہ کو چلی آئین اور مہاراجہ کے ساتہہ جمالپور ٹوہانہ وغیرہ کا دورہ کیا۔

بی بی صاحب کنور صاحبہ کی لڑائی مرہٹون سے

اب سمت ۱۸۵۱ شروع ہوا اور مرہٹون کی ایک بڑی بہاری فوج لچہمن راؤ اور اناجی راؤ کے ساتہہ اس ملک کو آئی اور تمام چہوٹے چہوٹے سردارون نے انکی اطاعت قبول کرلی اور بڑے رئیسون مین سے ہی راجہ بہاگ سنگہہ صاحب رئیس جیند اور بہائی لال سنگہہ صاحب رئیس کیتہل نے اپنے وکیلون کو خوشامدانہ پیغام دیکر انکے پاس بہیجا مگر بی بی صاحب کنور صاحبہ نے بے جدال و قتال مرہٹون کی اطاعت قبول کرنی پسند نکی اور راجہ بہاگ سنگہہ صاحب بہادر کے مشورہ سے جو اسوقت پٹیالہ مین تشریف فرما تہے لڑائی کی تیاری کی اور سب رفیق اور فیلدار سردارون کو بلا بہیجا ۔سردار[٥٧] بہنگا سنگہہ اور مہتاب سنگہہ تہانیسری۔ سردار جودہ سنگہہ کلسیہ اور سردار

---

٥٧ سردار بہنگا سنگہہ کا ایک رشتہ دار مت سنگہہ نامی علاقہ مانجہہ کا رہنے والا سردار تارا سنگہہ غیبہ رئیس راہون کا خدمتگار تہا [illegible] مین وہ کسی بات پر اپنے آقا سے ناراض ہوگیا اور بہنگا بہیسا کر اسنے اسکے دو سو سوارون کو اپنے ساتہہ شامل کرلیا اور قسمت آزمائی کیواسطے ستلج کے اس پار اتر آیا۔ بہنگا سنگہہ بہاگ سنگہہ نودہ سنگہہ جو تینون حقیقی بہائی تہے یہہ بہی اسکے ساتہہ تہے اب انہون نے ملک کو لوٹنا شروع کیا اور ادہر ادہر اپنا قدم جمانے لگے چنانچہ اول سرہند کے متصل موضع کہیڑی معروف بسنت سنگہہ والی

دیپ سنگہ و بہیر سنگہ بہدوڑ والے آموجود ہوئے اور کسیقدر فوج سردار تارا سنگہ کی بہی
راہون سے آگئی۔ جب مرہٹے مردان پور مین پہنچے جو پٹیالہ سے قریب پندرہ میل
کے شرق کی طرف ایک گانون ہے۔ بی بی صاحبہ سرداران مذکورۃ الصدر کو ساتہ لیکر

اور اُسکے متصل دیہات پر قبضہ کیا پہر بہائی دیسو سنگہ کے تہانہ دار کو نکال کر تہانیسر پر قابض ہوگئے
اور قریب ڈیرہ لاکہہ روپیہ سال کی آمدنی کا علاقہ ادہر اُدہر سے دبالیا۔ مت سنگہ کے مرنیکے بعد
کہیڑی کا علاقہ تو دہ سنگہ کو ملا اور تہانیسر کا علاقہ بہنگا سنگہ اور بہاگ سنگہ نے بانٹ لیا۔ سردار
بہنگا سنگہ ایک بیباک اور تندخو اور مشہور شخص تہا اور اُسکو لوٹ کا ایسا چسکا تہا کہ جبتک اُسکی
بیٹی رانی روپ کنور صاحبہ کی نسبت مہاراج کرم سنگہ بہادر سے نہین ہوئی تہی پٹیالہ کی دہوپ
گہاٹ کو اکثر آکر لوٹ لیجاتا تہا۔ سنہ ۱۸۱۵ع مین اسکے انتقال کے بعد سردار فتح سنگہ باپ کا جانشین
ہوا لیکن اُس سے چار برس بعد اُسنے لاولد قضا کی اور اُسکے علاقہ پر اُسکی والدہ سردارنی جیان
اور پہر سنہ ۱۸۲۳ع مین اُسکے مرنیکے بعد سردار فتح سنگہ کی زوجہ چند کنور سنہ ۱۸۵۰ع تک قابض رہی اور
اُسکے مرنیسے یہہ علاقہ ضبط سرکار انگریزی ہوگیا۔ سردار بہنگا سنگہ کا ایک لڑکا صاحب سنگہ نامی
لونڈی کے پیٹ سے بہی تہا جسکا نام رام دیوی تہا اور تہوڑا سا علاقہ سردار بہنگا سنگہ نے اُسکو بہی
دے رکہا تہا جو ابتک اُسکے بیٹے کشن سنگہ کے قبضہ مین ہے۔ سردار بہاگ سنگہ کے چار بیٹے
سردار مہتاب سنگہ گلاب سنگہ پنجاب سنگہ تاج سنگہ تہے سردار مہتاب سنگہ اُس لڑائی مین مارا گیا جو
سنہ ۱۷۹۴ع مین پٹیالہ اور نابہہ کے باہم مہاراج صاحب سنگہ بہادر کے عہد مین بمقام نروانہ ہوئی تہی اور
اُسکے بعد گلاب سنگہ پنجاب سنگہ تاج سنگہ نوبت بنوبت قابض جاگیر ہوئے اور تاج سنگہ کے بیٹے جمعیت سنگہ
کے سنہ ۱۸۳۲ع مین لاولد مرنیسے یہہ علاقہ بہی سرکار انگریزی کی ایکسیشن پالیسی کی نذر ہوا۔ امور

سات ہزار فوج کی جمعیت سے اُنکے مقابلہ کیواسطے روانہ ہوئین پہر اور اوراجگدہ کے
میدان مین مخالفونکا سامنا ہوا اور دو گہنٹے تک لڑائی ہوتی رہی اب چونکہ مرہٹونکی
فوج بہت تہی اس سے ہماری سپاہ کا دل چہوٹ گیا اور قریب تہا کہ پاون اُکھڑ جائین پس فوج
کی بزدلی اور ہل چل دیکہکر یہہ شیر دل رانی صاحبہ تلوار ہاتہہ مین لیکر اپنی رتہہ سے نیچے اُتریں اور فوج
کے سردارون کو یہہ کہکر للکارا کہ عورت کو جو تمہارے رئیس کی بہن بہی ہے میدان
مین اکیلا چہوڑکر جہان کو کیا مونہہ دکہاؤ گے اور مین تو یہان سے ایک قدم بہی
پیچہے نہ ہٹونگی پہر تو فوج کے لوگون کو بہی بڑی غیرت آئی اور خوب جی توڑکر لڑے
اور قریب شام دونون طرف کا لشکر تہک کر اپنی اپنی جگہہ اُتر پڑا چونکہ اسطرف کی
فوج مرہٹون کی فوج سے بہت کم تہی اور دن کی لڑائی سے نقصان بہی بہت ہو چکا
تہا سردارون مین یہہ مشورہ ہوا کہ پٹیالہ کو کوچ کرنا چاہئے لیکن بی بی صاحب اسپر
راضی نہوئین اور راجہ بہاگ سنگہہ صاحب بہادر اور سردار بہنگا سنگہہ اور سردار جودہ سنگہہ
کو بلاکر یہہ کہا کہ جس حالت مین اپنی فوج بہت کم ہے اور لڑائی سے تہک بہی گئی
ہے پٹیالہ جاکر اس سے کچہہ کام نہوسکیگا اور دشمن دلیر ہوکر صبح ہوتے ضرور پٹیالہ پر
دہاوا کرینگے پس مناسب یہہ ہے کہ دل مضبوط کرکے رات کو انپر چہاپا مارا جائے
یہہ صلاح ٹہن گئی اور جب مرہٹے غافل ہوکر سو گئے یہہ تلوارین پکڑ اندہیرے مین اُنپر

ٹوٹ پڑے۔ اگرچہ اس لڑائی سے مرہٹون کی سپاہ کے کچھہ بہت آدمی ضایع نہین ہوئے لیکن اُنکے دلونمین ایک خوف سا بیٹھگیا اور یہہ خبر سنتے ہی (جو محض اُنکے ڈرانے کو مشہور کی گئی تہی) کہ اور فوج پٹیالہ کی مدد کو عنقریب آنیوالی ہے بغیر اسکی کہ کچہہ تحقیق کرین پچہلے پانون کرنال کو بہاگ گئے اور بی بی صاحب نے پٹیالہ آکر سب سردارون کو فتح کے شکریہ مین خلعت وغیرہ دیکر رخصت کیا۔

بیدی صاحب سنگہہ اونہ والہ کا کوٹلہ مالیر پر حملہ کرنا اور مہاراج کا پٹہانون کو مدد دینا

اس سے کچہہ عرصہ کے بعد بیدی صاحب سنگہہ اونہ والہ نے ستلج کے اس پار آکر کوٹلہ مالیر پر حملہ کیا یہہ شخص بابا نانک صاحب کی اولاد مین تہا جو سکہون کے سب سے پہلے گرو اور بیدی قوم کے کہتری ستہے۔ اسکا باپ اجیت سنگہہ بڑا مسکین و حلیم الطبع شخص تہا اور کبہی اونہ سے باہر نہین گیا تہا اور اُس تہوڑی سی زمین کی آمدنی پر قانع تہا جو اُسکے باپ کلادہر کو اُسکے کسی سکہہ (مرید) نے دی تہی مگر برخلاف اپنے باپ کے صاحب سنگہہ ایک صاحب عزم شخص تہا اور اسکے دماغ مین سپہ سالاری اور ملک گیری کے خیالات سمائے ہوئے تہے۔ مہاراجہ رنجیت سنگہہ بہادر کے عروج سے پہلے پنجاب مین یہہ ہی اپنی ہمت وجرات سے

ایک ذی قدرت شخص بنگیا تہا مگر اسکا عروج اور اقتدار جو کچہہ تہا وہ سب ستلج کے اُسطرف تہا۔ اب اسکو ستلج کے اس جانب بہی اپنا اقتدار قایم کرنیکا خیال آیا اور اُسنے یہہ سوچکر کہ مخالفت مذہب کے سبب سے سکہہ رئیس پٹہانون کی حمایت نکرینگے سب سے پہلے کوٹلہ مالیر کی ریاست کو تاک لیا اور سکہون کے غصہ دلانیکے واسطے پٹہانون پر گاؤکشی کا الزام لگا کر جہاد کی شہرت دی اب ایک تو اس شخص کا بابا نانک صاحب کے خاندان مین سے ہونا۔ دوسرے اُسکا یہہ شہرت دینا کہ مذہب کیواسطے لڑائی ہے کام کر گیا اور جہاد کی صدا کان مین پہنچتے ہی سردار تارا سنگہہ غیبہ اور بگہیل سنگہہ کروڑ اسنگہیہ اور سردار مہتاب سنگہہ تہانیسری اور اور کئی سکہہ سردار لڑنے مرنے پر طیار ہو بیدی صاحب کے ساتہہ کوٹلہ مالیر پر چڑہ آئے۔ عطاء اللہ خان اور اُسکے بہتیجون وزیر خان۔ فتح خان۔ ہمت خان اور دلیر خان نے تہوڑی دیر مقابلہ کیا مگر آخرکار شکست کہاکر کوٹلہ کو بہاگے اور مالیر پر بیدی صاحب کا قبضہ ہوگیا اور سکہون نے کوٹلہ کا محاصرہ کرلیا۔ اتفاقاً اسوقت مہاراج یہان سے سات میل پر امرگڈہ مین تشریف رکہتے تہے۔ عطاء اللہ خان نے جو کوٹلہ کے محفوظ رہنے سے بہی مایوس ہوچکا تہا مہا

لہ ۱۸۷۲ء مین کوکا فرقہ کے لوگون نے بہی جب اُنہون نے کوٹلہ مالیر پر حملہ کیا تہا ہندوؤن کی طبیعت کے بہڑکانیکے لئے یہی بہانہ بنایا تہا جسکا ذکر ہم مہاراج مہندر سنگہہ صاحب بہادر کے عہد کے حال مین لکہینگے۔ ۱۲ مولف

ہمراہس کے ساتہہ اپنے بہتیجے ونیخان کو یہہ پیغام دیکر مہاراج کی خدمت مین بہیجا کہ اُنکے قبایل کو کوٹلہ سے نکالکر اپنی حفاظت مین لیلین - چونکہ کوٹلہ والے اس سرکار سے قدیم بلدارانہ توسل رکہتے تہے مہاراج نے فوراً بخشی ستید او ڈوگر کو دو ہزار سوارون کے ساتہہ اُنکی مدد کیواسطے بہیجدیا اور اپنے اہلکار سردار چین سنگہہ کی زبانی سردار بگہیل سنگہہ وغیرہ کو یہہ کہہ بہیجا کہ یہہ لڑائی کوٹلہ سے نہین ہے بلکہ ہمسے ہے پس سمجہہ لینا چاہیئے کہ اسکا انجام کیا ہوگا اور بیدی صاحب کو بہی سمجہا بوجہا کر بیچارے پٹہانون کی عزت بچائی اور بیدی صاحب اپنے ملک کو واپس چلے گئے -

رئیس ناہن کی رعایا کی سرکشی اور مہاراج کا راجہ صاحب کو مدد دینا

اسوقت ناہن کے رئیس راجہ دہرم پرکاش صاحب کا انتقال ہوچکا تہا اُنکے چہوٹے بہائی راجہ کرم پرکاش صاحب ناہن کی گدّی پر بیٹہے تہے لیکن اُنکے مقابلہ مین موجی رام مہتا - پہار سنگہہ خواص - بلاقی داس بخشی وغیرہ اہلکارون اور رعایا سے سرموٗرنے شورش کر رکہی تہی - اسلئے وہ قصبہ بوڑ مین مہاراج کے پاس آکر اپنی مدد کیواسطے ملتجی ہوے - چونکہ راجہ کیرت پرکاش صاحب کے وقت سے ناہن والون کا اس ریاست سے دوستانہ تعلق ہوگیا تہا - مہاراج نے بی بی صاحب کنور صاحب کو سردار کو لانگہہ سردار چین سنگہہ بہائی تاراسنگہہ

دیوان کیسر ل اور کسیقدر فوج کے ساتہہ اُنکی مدد کیواسطے بہیجدیا - یہہ اُنکو ناہن
مین لے گئین اور چار مہینے تک وہان رہکر بخوبی انتظام کردیا - راجہ صاحب نے رخصت
کے وقت علاوہ اور تحفہ تحایف کے بی بی صاحب کو ایک بہت عمدہ ہتنی نذر کی

بیدی صاحب سنگہہ کا حملہ ریاست رائکوٹ پر

سمت ۱۸۵۵ مین بیدی صاحب سنگہہ وہی بہانہ بناکر اور سکہون کو ساتہہ لیکر پہر اس
ملک مین آئے اور آٹہہ سات ہزار فوج کے ساتہہ رائے الیاس صاحب کے علاقہ پر
جسمین قصبہ رائکوٹ - جگرانون اور لودیانہ وغیرہ شامل تہے دست درازی
شروع کی اور چند گانوون کے زمینداروں کو اپنا مرید اور سکہہ بناکر اپنے تہانے
بٹہا دیئے رائے صاحب کا مدار المہام روشن خان جودہ کے مقام اُنکے مقابلہ
مین خوب جی توڑکر لڑا اور اگر زندہ رہتا تو عجب نہ تہا کہ مخالفون کو پس پا کردیتا مگر قضا
سے اُسکے ایک گولی آلگی اور وہ اپنے آقا کی نمکحلالی مین جان دیکر اپنا نام روشن
کرگیا اور اُسکی فوج جو بیدی صاحب کی سپاہ سے قریب چوتہائی کے تہی اپنے
سردار کے مارے جانے سے بیدل ہوکر تتر بتر ہوگئی - رائے الیاس اسوقت پندرہ برس
کا لڑکا تہا اُسنے سنام کے مقام اگر مدد کی استدعا کی - مہاراج نے فوراً بہائی لال سنگہہ
صاحب بہائیس کیتہل راجہ بہاگ سنگہہ صاحب والی جیند اور سردار جودہ سنگہہ کلسیہ وغیرہ

کو بلالیا اور بیس ہزار فوج کے ساتہہ رائے الیاس صاحب کی امداد کیواسطے چڑہ گئے اور جہان جہان بیدی صاحب نے اپنے تہانے بٹہادیئے تہے مار کر اٹہادیئے اور اِن روئے ستلج کے سردارون کے نام جو اُنکے شریک ہوگئے تہے عتاب آمیز تحریرین بہیجین اور بیدی صاحب کو بہی لکہا کہ وہ رائے صاحب کے ملک مین مداخلت کرنیسے دست کش ہون سردار کرم سنگہہ شاہ آبادی اور سردار بدہ سنگہہ فیض اللہ پوریہ فوراً اسطرف آملے اور اور حسب عادت بیدی صاحب کو اکیلا چہوڑ کر چمپت ہوئے اور وہ مایوس ہوکر بدووال کے قلعہ سے جو اُسوقت اُنکا جائے قیام تہا نکل گئے اور مہاراج نے رائے صاحب کی خواہش کے موافق بدووال وغیرہ چار مقامات مین چندروز کیواسطے اپنے تہانے بٹہادیئے تاکہ دشمن کو پہر گنجایش دخل کی نرہے جب بیدی صاحب کے ہاتہہ سے یہہ مقامات نکل گئے تب اُنہون نے اور اور گانوون پر قبضہ کرلیا۔ موضع منصور کے زمیندارون نے شیر خان تحصیلدار کے ظلم سے تنگ ہوکر بیدی صاحب کو بلایا اُنہون نے موضع ددگری مین ایک نیا قلعہ تعمیر کیا بہرائی تہہ کی سازش سے رات کیوقت لودہیانہ پر حملہ کیا اور اُس مقام پر جہان اب تہہ کی دہرم سالا بنی ہوئی ہے ایک کچی گڑہی بناکر قلعہ لودیانہ پر حملہ کی تیاری کی۔ رائے الیاس نے اپنے ہمسایہ سدا سنگہہ اور کہڑک سنگہہ ہلور کے رئیسون سے

مدد چاہی مگر وہ خود اس قابل نتھے پس ناچار اُنھنے جارج طامس صاحب سے جو اُسوقت بڑا زبردست اور ہانسی حصار کے ضلع پر حکمران تہا التجا کی جارج تو چاہتا ہی تہا کہ اس مُلک کی ریاستوںمین مداخلت کرنیکا اُسکو موقع ملے پس وہ فوراً ایک قوی سپاہ کے ساتہہ رائے صاحب کی مدد کو ہانسی سے روانہ ہوا۔ بیدی صاحب نے یہہ خبر سُنکر تو دہیانہ پر سے فوراً فوج اُٹہالی اور ستلج پار چلے گئے اور جارج بہی جسکو اس مُلک مین دست اندازی کا کوئی بہانہ نہ ملا تہا راستہ مین سے اُلٹا پہر گیا

جارج طامس مشہور بہ جہاج صاحب کی لڑائیونکا ذکر

قبل اسکے کہ ہم اُن واقعات کو لکہین جو اس ریاست کو جارج طامس کے ساتہہ پیش آئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کچہہ مختصر حال اُسکے ہندوستان مین آنے اور رفتہ رفتہ عروج اور اقتدار پانے کا بیان کرین۔ یہہ ایک انگریز قوم کا آدمی تہا جو اوّل ایک یورپین جہاز مین کسی چہوٹے عہدہ پر نوکر ہوکر ۱۷۸۱ء مین ہندوستان کو آیا اور مدراس مین جہاز سے اترا اور جیسا کہ اُس زمانہ مین فرنچ اور ڈچ اور انگریز وغیرہ فرنگی لوگون نے مال و دولت کے حصول کی امید مین اپنی ادنی درجہ کی نوکریان اور پیشے چہوڑکر مرہٹون وغیرہ ہندوستانی رئیسونکی فوجی نوکریان اختیار کرلی تہین اسیطرح جارج بہی ۱۷۸۷ء مین زیب النسا معروف شمرو کی بیگم رئیس سردہنہ کی

سرکار مین آکر نوکر ہوگیا اور رفتہ رفتہ عروج پاگیا مگر جب ۱۷۹۱ء مین بیگم نے کسی وجہ سے اُسکا تنزل کر دیا اُسکی نوکری چہوڑکر آپا کہانڈے راو مرہٹے کے پاس جو مادہو جی سیندہیا کی طرف سے جہجر۔ دادری۔ کانوڑ اور نارنول کا حاکم تہا جا نوکر ہوا اور خدمتین کر کر اُسکو ایسا خوش کیا کہ اُسنے جہجر وغیرہ کا علاقہ جو اوّل اُسکی فوج کی نوکری مین تہا بطور جاگیر اسکو معاف کر دیا اسوجہ سے اسنے جہجر کے متصل ایک آبادی کر کے وہان ایک قلعہ بنا لیا اور اپنے نام پر جارج گڈہ اُسکا نام رکہا جو عوام مین جہاج گڈہ کے نام سے مشہور ہوا مگر جب کہانڈے راو کے مرنیکے بعد ۱۷۹۵ء مین اُسکا بہتیجا باون راو اُسکا جانشین ہوا جارج اُسکی ذیلداری چہوڑکر خودسر بن بیٹھا اور ہانسی حصار وغیرہ پر قبضہ کرلیا اور ہانسی کے پرانے قلعہ کو مستحکم کرکے اپنا دارالحکومت بنایا اِسکے پاس ایک ایک ہزار سپاہی کی آٹہہ پلٹنین اور ایکہزار سوار اور ساڑہے تین ہزار متفرق سپاہی اور چہوٹی بڑی پچاس توپین تہین اب اسنے آگے قدم بڑہانا چاہا اور دوستانہ طور سے اِین روئے ستلج کے رئیسون کو اپنے ساتہہ ملکر مرہٹون سے لڑنے اور اُنکے مقبوضہ ممالک کی فتح مین شریک ہونیکی ترغیب دی چونکہ اسکی باتون سے خودغرضی کی بو آتی تہی۔ بہائی لال سنگہہ صاحب رئیس کیتہل جنکا علاقہ جارج کی عملداری کے قریب تہا اور سردار گوردت سنگہہ لاڈوہ والے

وغیرہ سرداروں نے فوراً تاڑ لیا کہ اُس کا اس سے کیا مطلب ہے اور جب جارج نے
دیکھا کہ اِس ترکیب سے کام نہین نکلتا اور سکھ بہین دم مین نہین آتے تب اُسنے بزور شمشیر
انکے مطیع کرنیکا ارادہ کیا اور جیند کے قرب وجوار کے دیہات کو لوٹنا شروع کر دیا
اور جب مگہسر سمت ١٨٥٥ مین (نومبر ١٧٩٨) شاہ زمان بادشاہ کابل لاہور مین آیا اور اُس مُلک کے
سکھ سردار اُس سے لڑنیکے لئے امرتسر مین جمع ہوئے اور اِس باعث سے اِن جنگان
و سرداران این روے ستلج کو بہی کسیقدر فکر و تردد تہا جارج نے یہہ سوچکر کہ اسوقت کوئی
اور رئیس انکی مدد نکر سکیگا جیند پر سوچے آ لگائے مگر اُسکا یہہ خیال غلط نکلا اور اس
خبر کے سُنتے ہی سب سے پہلے ریاست کیتھل کی سپاہ جو جیند سے قریب تر تہی
راجہ بہاگ سنگھ صاحب بہادر والی جیند کی مدد کو پہنچی اور سردار گوردت سنگھ
لاڈوہ والا اور سردار بہنگا سنگھ اور مہتاب سنگھ تہانیسر والے اور راجہ جسونت سنگھ
صاحب بہادر والی نابہہ اور اور چہوٹے چہوٹے سردار نوبت بنوبت پہنچے گئے
مہاراج اور بی بی صاحب کنور صاحبہ بہی جا شامل ہوئے اور قریب تین ٣ ہزار کے
فوج جمع ہوگئی - پندرہ ١٥ دن تک لڑائی ہوتی رہی اور اگرچہ شروع مین جارج
جرات سے لڑتا رہا مگر اُسنے یہہ دیکہکر کہ مخالف تعداد مین زیادہ مین جیند سے
اپنی فوج ہٹالی اور ہانسی کو چلا گیا اور راجہ بہاگ سنگھ صاحب بہادر وغیرہ سرداروں

نے دلیر ہوکر اُسکا نارنوند تک پیچہا کیا جو جیند سے سات کوس کے فاصلہ پر جنوب
کیطرف ایک گانون ہے اور اُسکے علاقہ کے گانوون کو لوٹ لیا مگر جاج کا یہہ
بہاگنا دراصل بہاگنا نہ تہا بلکہ ایک دہوکا تہا چنانچہ وہ اسوج سدی پنچمی سمت ۱۸۵۵
مطابق ۱۶- اکتوبر ۱۷۹۸ء کو دو پلٹن اور ستر ہلکی توپون کے ساتہہ نارنوند کے
مقام رات کو یکایک انپر آن پڑا یہان پہرہ چوکی کچہہ نہ تہا اور سکہہ سردار خیالی فتح
کے گہمنڈ مین بالکل غافل اور بیخبر تہے پس یہہ ناگہانی آفت دیکہکر ایسی بہاگڑ پڑی
کہ ایک کو ایک کی خبر نرہی اور دو سو آدمی اسطرف کے مارے گئے اور سب ڈیرے
خیمے لٹ گئے مگر راجہ جسونت سنگہہ صاحب والی نابہہ کے لشکر کو ذرا بہی آنچ نہین
آئی- اس شکست کا باعث بظاہر تو فوج کی بے ترتیبی اور سردارون کی غفلت
ہی تہی مگر مشہور یہہ ہوا کہ ایکدفعہ راجہ جسونت سنگہہ صاحب والی نابہہ کی فوج کو جو
ہنسی کے طور پر بی بی صاحب کنور صاحب نے یہہ کہدیا تہا کہ ہمارے ناچ کے
چمار بہی اُس سے اچہے ہین- اس بات کا غبار راجہ صاحب کے دل مین بہرا ہوا
تہا اور اُنہون نے اسکا عوض لینے کو جاج سے ملکر اپنے رفیقون کی بیخبری مین
رات کو حملہ کرا دیا اور اسی سبب سے اُنکے کسی آدمی کا بال بہی بیکا نہین ہوا اور راجہ صاحب
نے ازراہ تفاخر یہہ بہبکارنا شروع کیا کہ دیکہو میرے سپاہی جنکو چارون سے بہی

کمتر بتایا جاتا تہا دشمن کے حملہ کیوقت کیسے ثابت قدم رہے اور اسکی بہی شہرت ہوئی کہ سردار کرم سنگہہ شاہ آبادی پانچہزار روپیہ کی کہوٹی اشرفیان لیکر دشمن سے ملگیا تہا اور اُسنے یہہ اقرار کرلیا تہا کہ حملہ کیوقت ہاتہہ پانون ہلائے بغیر بہاگ جائیگا تاکہ اُسکی دیکہا دیکہی اور لشکر مین بہی بہاگڑ پڑجائے اور ایسا ہی اُسنے کیا ہی مگر ہم نہین کہہ سکتے کہ یہہ باتین کہان تک سچ ہین کیونکہ تعجب نہین کہ شکست کی ندامت مٹانیکو گہڑلی گئی ہون - القصہ اس فتح سے اگرچہ جارج کا پلہ بہاری ہوگیا تہا مگر وہ جانتا تہا کہ اس جم غفیر سے عہدہ برا ہونا مشکل ہے پس اُسنے اس موقع پر اپنی بات رہجانے ہی کو غنیمت سمجہا اور ہانسی سے اپنے دیوان اودے چند کو صلح کا پیغام دیکر مہاراج کی خدمت مین بہیجدیا چونکہ فریقین اپنی اپنی طاقت کو خوب جانچ چکے تہے پس سب کی صلاح سے صلح ہوگئی کچہہ یہہ سمجہے کچہہ وہ سمجہے اور مہاراج بر اے چندے احتیاطاً بی بی صاحب کو جیند مین چہوڑکر پٹیالہ کو چلے آئے اور مہاراج کرم سنگہہ بہادر ولیعہد کی ولادت کا بڑے چاؤ اور خوشی سے جشن کیا جو اُس رت کو بمقام پٹیالہ پیدا ہوئے تہے جسمین جارج نے چہاپا مارا تہا -

مہاراج اور بی بی صاحبکور کے باہم سوء مزاجی اور بی بی صاحبا کی وفات

اب چونکہ کسی بیرونی دشمن کا اندیشہ نہین رہا تہا اسلئے خانگی جہگڑے بہر جہڑے
اور مذکورہ بالا ضرورت کی وجہہ سے جو بی بی صاحب کو کچہہ عرصہ جیند مین رہنے کا اتفاق
ہوا موقع پاکر مہاراجہ کے مصاحب اور اکثر حاضر باش لوگ جو بی بی صاحبہ کی خوش انتظامی
اور رعب و داب کے باعث سے اپنی بیجا خواہشون پر حسب دلخواہ کامیاب نہو سکتے تہے
انکی طرف سے مہاراجہ کے پاس لگاؤ بجہاؤ کرنے لگے اور رانی آسکور صاحبہ جو بالطبع
معاملات ریاست مین دخیل ہونے کی خواہشمند تہین اور بی بی صاحبہ کی حکومت اور معاملات
ریاست مین انکی مداخلت انکو پہلے سے ناگوار تہی اب جو ولیعہد کی مان ہوگئین اپنے
سے بڑہکر بی بی صاحب کے فخر و عزت کا ہونا انکو اور بہی ناگوار ہوا اسلئے وہ بہی اُس
گروہ کی مؤید ہوگئین اور مہاراجہ کو چونکہ ہاتہیون کے جمع کرنیکا نہایت شوق تہا لوگون
نے یہہ کہا کہ دیکہئے وہ ہتنی جو راجہ صاحب نابہن نے دی تہی بی بی صاحب نے خود ہی
رکہ لی آپکو نہ دی اور سمت ۱۸۵۵ مین جو بی بی صاحب نے اپنی جاگیر کے ایک گانون موضع
بہریان مین کچا قلعہ بنا کر اُسکا نام اوبہڑال بدلدیا تہا اُسکو انکی خودسری کی دلیل بنایا
اور ایسی ہی اور چند باتین کہہ سنکر مہاراجہ کو اُنسے ناراض کردیا اور بی بی صاحب جو
یہہ معلوم کرکے کہ مہاراجہ کے دل پر اُنکی خدمات کی نسبت غمازون کی بات کا اثر زیادہ
ہوتا ہے ناخوش ہوکر جیند سے جلدی اپنی جاگیر کو چلی گئین اس سبب سے لوگون

کو اور بہی مہاراج کی طبیعت کے بہڑکانیکا موقع ملا اور یہانتک نابت پہنچی کہ مہاراج نے انکو کہہ
بہیجا کہ قلعہ خالی کر کے اپنی سسرال کو چلی جائین اور جب انہون نے اسکا کچھہ خیال نکیا
اس حکم کے برعکس قلعہ کے استحکام کی تدبیرین شروع کین مہاراج کا یہہ قصد ہوا کہ اگر وہ
خوشی سے قلعہ کو خالی نکرین تو زور سے قلعہ چہین کر انکو پٹیالہ لے آئین اور بہائی
لال سنگہہ صاحب اور سردار جودہ سنگہہ کلیہ کو ساتہہ لیکر وہان چلے گئے اور اسوجہہ
سے کہ اسطرف بہی مقابلہ کی تیاریان تہین مورچے باندہنے کا حکم دیا مگر بہائی لال سنگہ
اور سردار جودہ سنگہہ نے مہاراج کو یہہ سمجہایا کہ بہن کے ساتہہ لڑنیمین آپکی بدنامی ہے
اور بی بی صاحب کو بہی فہمایش کی کہ بہائی کا کہنا ماننا ہی بہتر ہے اور اگرچہ
بی بی صاحب مہاراج کی تلوّن مزاجی کے باعث سے انکے قول و قرار پر بہروسہ
نکرتی تہین مگر آخر ان دونون رئیسون کے سمجہانیسے بہائی کے ساتہہ پٹیالہ کو چل
پڑین مگر انکو پہر کچھہ بدگمانی ہوئی اور رستہ مین سے اپنے قلعہ کو چلی گئین اب باہم
لڑائی ہوئی اور ملک کیماڈو گرچو ملک لکہنا کے سیالبہ کی لڑائی مین مارے جانیکے
بعد بخشی ہوا تہا مارا گیا اور عہد و پیمان ہو کر بہزار دقّت وہ پہر پٹیالہ کے آنے پر راضی
ہوئین مگر مہاراج جب انکو ہمراہ لیکر قلعہ ڈہوڈان مین آئے تو قلعہ دار کو یہہ حکم دیکر
کہ بغیر اجازت کے وہ انکو کہین باہر جانے ندے پٹیالہ کو تشریف لے آئے۔

بی بی صاحب کچھہ عرصہ یہان رہین اور ایکدن یہہ حیلہ بناکر کہ انکی ایک لونڈی کسی ضرورت سے بہریان کو جائیگی قلعہ دار سے سواری طلب کرکر بہریان کو چلی گئین اور اس سبب سے کہ یہہ نزاع محض ایک خانگی تکررنجی تہی کچھہ واقعی دشمنی تہی مہاراج نے بہی پہر کچھہ تعرض نکیا اور سمت ۱۸۵۶ تک وہ وہین رہین اور جب مرض الموت سے بیمار ہوکر بتقاضائے محبّت پٹیالہ مین آگئین چار پانچ روز کے بعد اس جہان سے گذر گئین بہائی کو بہن کی وفات کا بڑا رنج وغم ہوا

جارج طامس کی عہد شکنی اور اسکا مآل کار

جارج کو ملک گیری اور لوٹ کا چسکا کب نچلا بیٹھنے دیتا تہا پس وہ عہد پیمان پر خاک ڈالکر سمت ۱۸۵۸ مین پہر اپنی جگہہ سے اٹھا اور جیند اور کیتہل کے بعض دیہات کو جو ہانسی کے علاقہ سے ملحق تہے دبالیا اور جب وہ اٹھہ کہیڑے[1] مین پہنچگیا مہاراج نے جو اسوقت نام مین تہے بہائی لال سنگھہ صاحب راجہ بہاگ سنگھہ صاحب سردار مہتاب سنگھہ تہانیسری اور سردار گوردت سنگھہ لاڈوہ والہ وغیرہ کو بلایا اور تو سب اپنی اپنی فوج کو لیکر آگئے مگر راجہ الیاس صاحب جنکا بیدی صاحب سنگھہ

[1] بموجب تصریح مندرجہ صفحہ (۱۱) کتاب رپورٹ بندوبست وتاریخ ضلع حصار مرتبہ منشی امین چند صاحب جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر اجمیر مطبوعہ سنہ ۱۸۶۶ء مطبع کوہ نور لاہور کسوہن وغیرہ آٹھہ دیہات واقع پرگنہ نرواند عملداری سرکار پٹیالہ کا وہ قدیم نام ہے جو کتاب آئین اکبری مین مندرج ہے ۱۲ مولف

کے حملہ کے وقت سے جاج سے ملاپ ہو گیا تہا نہین آئے اور یہہ معلوم کرکے
کہ جاج نے ڈرہبہ کیطرف کوچ کیا ہے جو پٹیالہ سے قریب تین ۳ میل کے جنوب
کی طرف ایک گانون ہے مہاراج نے اپنے بخشی ملک تیرا ڈوگرا دربہائی
تارا سنگہہ اور سردار دیپ سنگہہ اور بیر سنگہہ بہدوڑیون کو دو ہزار سوارون کے
ساتہہ اُسکے مقابلہ کو بہیجا - یہان ایک ہلکی سی لڑائی ہوئی اور جاج نے شمال
کیطرف جاکر بالدہ کو جو دہوڈان کے قریب ایک گانون ہے لوٹ لیا اور وہان
کے بہت سے زمینداروں کو قتل کرکر کنہوری کی طرف لوٹ گیا جو بالدہ سے
مغرب کی طرف دریاے گہگر کے کنارے ایک گانون ہے - یہان دیوان سنگہہ
دیوان ایکہزار سوار کے ساتہہ پہلے سے موجود تہا اُسکے ساتہہ مٹھہ بہیڑ ہوئی مگر وہ
وہان بہی نہ ٹہرا اور لڑتا بہڑتا نارنگوال جا نکلا - یہان اُسکو بہائی تارا سنگہہ اور راجہ
بہاگ سنگہہ صاحب بہادر والی جیند اور سردار کرم سنگہہ شاہ آبادی نے پانچہزار
سوارون کے ساتہہ آلیا اور اگرچہ وہ تہکا ماندہ اور بیخبر تہا مگر دو گہنٹے تک خوب لڑتا
رہا اور آخر شکست کہاکر کہڈور کو بہاگ گیا اور جب یہہ اُسکا پیچہا دبائے موضع
جو ذہ منصوریں پہنچے تو اُسنے یہہ فطرت کی کہ صلح کا خواہان ہوا اور پیام سلام مین
چہہ دن گذار دئے اور اس حکمت سے جب اُسکی فوج نے ذرا دم لے لیا عہد و پیمان

کو جو محض ایک حیلہ تہا بالائے طاق رکہکر یکا یک یہان سے غایب ہوگیا اور موضع انجوا
کو جالوٹا جو رائے الیاس کی عملداری مین تہا - مہاراج جو اسوقت گہنگرانہ مین تہے
کوچ کرکے موضع برونڈی مین اُس سے دو کوس کے فاصلہ پر آن اُترے اور
ایک ہفتہ سے زیادہ ہر روز لڑائی ہوتی رہی - اب یہان سے بہاگ کر اُسنے پہر
اس ریاست کے قلمرو مین قدم رکہا اور لکگرڈال مین اُس سے اور یہان کی سپاہ
سے مقابلہ ہوا جسمین اُسکو شکست ہوئی اور اس عملداری سے نکلکر کیتہل کیطرف
متوجہ ہوا - اس سبب سے مہاراج نے بہائی لال سنگہہ صاحب کو تو لکگرڈال سے کیتہل
کو بہیجدیا اور خود مونک مین تشریف لے آئے تاکہ بوقت ضرورت بہائی صاحب
کی مدد کرسکین اور جب اُسنے موضع کہردوی کو جالوٹا مہاراج کیتہل مین تشریف
لیگئے - جاج گہگر سے عبور کرکے موضع کٹہیانہ کو جو سرراہ تہا لوٹتا ہوا جنوب کی سمت
ہولیا اور سفیدون پر جو کرنال کے قریب ریاست جیند کی عملداری مین ایک پرانا
قصبہ ہے حملہ کیا یہان قلعہ کی سپاہ مین اُسکے مقابلہ کا دم نتہا راجہ بہاگ سنگہہ
صاحب مدد کو گئے مگر اُنکے پہنچنے سے پہلے یہہ پرانا قلعہ جو شکستہ بستہ پڑا تہا اُسکے قبضہ
مین آچکا تہا - جاج کا قلعہ مین بیٹہا رہنا عبث تہا پس وہ شہرپناہ کے نیچے راجہ
صاحب سے صف آرا ہوا اور ایک سخت لڑائی ہوئی جسمین تین سو کے قریب راجہ صاحب

کے سپاہی مجروح اور مقتول ہوئے اور پانسو آدمی جارج کے کیت رہے اور
اُسکے لشکر کا بہت سامال واسباب لُٹ گیا اور وہ یہہ نقصان اُٹہا کر پہر کیتہل کے علاقہ
مین جا گہسا - چونکہ وہ کہین جم کر نہ لڑتا تہا اور اس دوا دوش مین فوجین بہت
دق ہوگئین تہین اور رعایا کا بہی بہت نقصان ہوا تہا اسلئے یہہ مشورہ ہوا کہ بالفعل
اُسکو صُلح اور دار مدار کرکے اس مُلک سے نکالدیا جائے اور فرصت مین جنرل پیرون
فرانسیس سے جو مرہٹون کی طرف سے صوبہ دہلی کا حاکم اور جارج کا مخالف تہا جوڑ
توڑ لگا کر اُسکو جارج سے لڑوا دیا جائے یہہ منصوبہ قرار پا کر مہاراج نے اپنے اہلکار سردار
چین سنگہہ کو جارج کا منشا دریافت کرنیکو بہیجدیا - اگرچہ اس بکہیڑے مین مخالفون کے
چند دیہات اُسکے قبضہ مین آگئے تہے اور لوٹ کہسوٹ کے ذریعہ سے روپیہ پیسا بہی
خوب ملگیا تہا لیکن راتدن کی مار دہاڑ سے وہ بہی بہت تنگ آگیا تہا اور چاہتا تہا کہ
کسیطرح صُلح ہو جاوے پس اُسنے اسکو غنیمت سمجہا اور صلح صفائی کی باتین اور پیام سلام ہو کر
اوایل ۱۸۰۱ء مین ہانسی کو چلا گیا اور مہاراج بہائی لال سنگہہ صاحب اور صاحب بہاگ سنگہہ صاحب
اور اپنے اہلکار سردار چین سنگہہ اور ہیر سنگہہ کو دہلی کو بہیجکر اور فوج کو اپنے بخشی
ملک شیر اُدہو گر کے ساتہہ احتیاطاً کیتہل مین چہوڑ کر پٹیالہ کو چلے آئے - جب یہہ
دہلی مین پہنچے جنرل پیرون وہان موجود نہ تہا کول گیا ہوا تہا اسلئے سردار چین سنگہہ

اودہیر سنگھہ راجہ بہاگ سنگہہ صاحب اور بہائی لال سنگہہ صاحب کو یہان چہوڑکر
وہان چلے گئے اور بات چیت کرکے اُسکو اپنے ساتہہ دہلی مین لائے اور راجہ
بہاگ سنگہہ صاحب اور بہائی لال سنگہہ صاحب نے اُس سے ملاقات کی اور
تیسوین ربیع الثانی ۱۲۲۳ مطابق دسوین ستمبر ۱۸۰۸ء کو مفصلہ ذیل سات سوال
لکہکر اُسکے روبرو پیش کئے۔

اول - یہہ کہ فوج کافی انکی امداد کیواسطے مامور کیجائے۔

دوسرے - فوج کا کوچ اور مقام اُنکے مشورہ سے ہوتا رہے۔

تیسرے - جارج ہانسی سے خارج کیا جائے۔

چوتہے - جو جو گانون اُنکے جارج نے اپنے قبضہ مین کرلئے ہین وہ چہڑا دیئے جائین۔

پانچوین - جارج کے خاص مقبوضہ مُلک مین سے جو کچہہ بطور مہربانی دینا منظور ہو لکہدیا جائے اور خرچہ جنگ کی جو قسطین تمسک مین لکہی گئی ہین اُنکے سوا اُنکو کچہہ سروکار نہو گا خواہ ہنگامہ جاری ہی ہے

چہٹے - رائے الیاس و افغانان مالیر کوٹلہ و راجہ جسونت سنگہہ صاحب وغیرہ برادران و چہاریان و تعلقداران مہاراجہ راجگان اگر

انکی اس قرارداد کے موافق روپیہ ادا کرین تو اُنکے علاقہ پر ان کا
قبضہ کرادیا جاے اور اس صورت مین اُنکے حصہ کے روپیہ کے علاوہ
اُس مکان کی حیثیت کے موافق یہہ نذرانہ دینگے -

ساتوین سواے برادران وچہار میان مہاراجگان کے اور سکہہ سرداروںکے
معاملہ (خراج) مین کمی بیشی انکی صلاح سے کیجاے اور اُسمین
سے اس خدمت کے عوض مین جو کچہہ انکو دینا منظور ہو وہ لکہدیا جاے
- اور چار لاکہہ روپیہ اس امداد کے معاوضہ مین بتفصیل ذیل دینا کرکے تمسک لکہدیا

	معاملہ	نذرانہ	میزان
پٹیالہ معہ ذیلداران	یک لاکہہ لعہ ماصہ ہزار	ماصہ ہزار	یک لاکہہ صہ ہزار
کیتہل معہ ذیلداران	للعہ ہزار	صہ ہزار	— ہزار
جہیند ...	لعہ ماصہ ہزار	معہ ماصہ	لعہ ہزار
نابہہ ...	معہ صاہ ہزار	لعہ صاہ	معہ ہزار
رائے کوٹ ...	— ہزار	عہ ہزار	لہ ہزار
رائے پور گوجروال	صہ ہزار	صمہ ہزار	عہ ہزار
کوٹلہ مالیر ...	صہ ہزار	صمہ ہزار	غہ ہزار
میزان	سہ لاکہہ	یک لاکہہ	للہ لاکہہ

یہہ تفصیل ہمنے سردار چین سنگھہ کے خانگی حساب کی ایک ایسی پرانی بہی سے نقل کی ہے جسمین سمت ۱۸۵۵ و ۱۸۵۸ سے سمت ۱۸۶۵ تک ریاست کے بہی اکثر وہ حسابات صیغہ جنگ و پولیٹکل درج ہین جو اُنکی معرفت ہوئے تہے اور اسکی طرز تحریر سے ہمکو ثابت ہوا کہ ندرانہ کی رقم جنرل پیرون اور اُسکے نایب جبرلوی بورکوئین کو اور وہ رقم جو بنام معاملہ درج ہے سرکار گوالیار کو جسکے وہ نوکر تہے دی گئی تہی اور اِن دونو رقمون کے ملانے اور مرہٹون کے خراج لینے کے اُس قاعدہ پر خیال کرنے سے جسکو اُنکی اصطلاح مین چوتہہ کہتے تہے یہہ بہی معلوم ہوگیا کہ گذشتہ صدی کے خاتمہ پر اِن ریاستون کی آمدنی حسب تفصیل ذیل تہی۔

پٹیالہ۔	چہہ لاکہہ بارہ ہزار	۶۱۲۰۰۰
کیتہل۔	دو لاکہہ چالیس ہزار	۲۴۰۰۰۰
جیند۔	ایک لاکہہ سولہ ہزار	۱۱۶۰۰۰
نابہہ۔	ایک لاکہہ باون ہزار	۱۵۲۰۰۰
رایکوٹ۔	تین لاکہہ بیس ہزار	۳۲۰۰۰۰
رای پور گوجروال۔	اَسی ہزار	۸۰۰۰۰

کوٹلہ مالیر اسی ہزار ۸۰۰۰۰

پس مسٹر گرفن صاحب نے جو معاملہ کی رقم کو ریاستوں کی آمدنی اور نذرانہ کو
خراج خیال فرمایا ہے اور اس سے انکی اسوقت کی طاقت اور مقدرت کا اندازہ
کیا ہے صحیح نہین ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ صاحب موصوف کو معاملہ کے لفظ
سے یہہ دہوکا ہوا ہے جو اکثر ملک کی آمدنی کے معنون مین ہی بولا جاتا ہے
۔ چونکہ پیرون کو خود ہی جارج کیطرف سے کہٹکا لگا رہتا تہا اور اسلئے یہہ دل سے
اسکا استیصال چاہتا تہا موقع مناسب دیکہکر اُسنے خوشی خوشی انکی درخواست
منظور کرلی اور پہلے اور دوسرے اور تیسرے اور پانچوین اور چہٹے سوال کو
منظور کرکے چوتہے کے جواب مین یہہ لکہا کہ نواب نجف قلیخان اور مہاراجہ
سیندہیا کی حکومت کے زمانہ مین جس جسجگہہ پر انکا قبضہ تہا اُس پر اپنا قبضہ
کرین اور ساتوین سوال کی بابت یہہ ٹہرایا کہ ایسے لوگون کے ساتہہ جو معاملہ
ٹہرے اُسمین سے دو حصّے اُسکے اور ایک حصہ انکا ہوگا اور یہہ قرار دیا کہ
پانچہزار سوار انکا بالفعل اس قبضہ کے یکسو ہونے تک اُسکی فوج کے ساتہہ رہے
۔ الغرض اس قرارداد کے بعد جنرل موصوف بہادر گڈہ مین جو دہلی سے پندرہ
میل کے فاصلہ پر جہجر کیطرف ایک قصبہ ہے جا اُترا اور جارج کو لکہا کہ جہجر سے اپنی

پاس بلالیا اور اُسکو یہہ کہا کہ وہ ہانسی اور جہجر وغیرہ مُلک کو چھوڑ دے اور
پچاس ہزار روپیہ نقد ماہوار بطور تنخواہ اپنی فوج کے مہاراجہ سیندہیا سے لیلیا
کرے اور یہہ بھی کہا کہ اگر وہ اسکو کم سمجھتا ہو تو وہ اور پچاس ہزار روپیہ ماہوار
کے واسطے سفارش کرنیکو تیار ہے مگر جارج نے بدعہدی کے سبب سے اسکو
منظور نہ کیا اور بلا اجازت رات کو ہانسی کے جانیکے ارادہ سے پانی پت کو
چلا گیا اور اُس علاقہ کو لوٹنا شروع کردیا ناچار جنرل موصوف نے کپتان سمتہہ
کو تین پلٹنین اور پندرہ توپون کے ساتہہ جہاج گڈہ پر قبضہ کر لینے کو بہیجا اور
اُدہر اپنے نایب میجر لوئی بورکوئین کو اپنی فوج کا بڑا حصہ ساتہہ دیکر ہانسی کیطرف
روانہ کیا اور خود دہلی کو لوٹ گیا۔ جارج کپتان سمتہہ سے جا لڑا اور اُسکے ایسے
دانت کہٹے کئے کہ وہ جہاج گڈہ کو چھوڑ کر جہجر کو چلا گیا میجر لوئی نے جب یہہ
خبر سنی ہانسی کا جانا موقوف رکہا اور موضع کہٹکر سے چلکر اپنی اور پٹیالہ اور
کیتہل اور جیندہ کی فوج کے ساتہہ جہاج گڈہ کو جا گہیر لیا اور دو مہینے تک خوب
لڑائیان ہوتی رہین اور جارج بڑی جرات سے مقابلہ کرتا رہا لیکن اس سبب سے
کہ پٹیالہ سے برابر کمک پہنچتی رہی اور جنرل پیرون نے مدد کیواسطے اور
فوج بہیجدی اور رسد کے نہ پہنچنے کے باعث سے جارج کی فوج بہو کہون مرنے

اور اونٹ گہوڑے کاٹ کاٹ کر کہانے لگی ناچار ہو کر وہ جہاج گڈہ سے
نکلکر ہانسی کو بہاگ گیا میجر نے جہاج گڈہ پر قبضہ کرلیا اور جارج کا توپخانہ وغیرہ
جو کچھہ وہان تہا اُسکے قبضہ مین آگیا اور اُسنے قلعہ ہانسی پر مورچے جا لگائے چونکہ
جارج کے چیدہ اور عمدہ سپاہی کچھہ مارے گئے اور کچھہ جہاج گڈہ کی فتح کے بعد
میجر لوئی کے نوکر ہو گئے تہے اور ایسے قوی دشمنون کے مقابلہ کی سکت اب
اُسمین باقی نہین رہی تہی پانچ روز کے بعد اُسنے میجر کے پاس صلح کا پیغام بہیجدیا
اور توپ خانہ وغیرہ آلات حرب و ضرب کے سوا جو کچھہ نقد و جنس اُسکا قلعہ مین تہا
ساتہہ لیکر قلعہ کو خالی کر دیا اور میجر سے تہوڑی سی فوج بطور بدرقہ ہمراہ لیکر
سنہ۱۸۰۲ء کے شروع مین دہلی کو چلا گیا اور میجر نے اُسکے تمام مقبوضہ ملک پر
اپنا قبضہ کرلیا اور قلعہ کنوہن ۔ نروانہ ۔ کہنوری جن پر جارج نے تسلط کرلیا
تہا بدستور پٹیالہ کے قبضہ مین آگئے ۔ جبکہ جارج کے قصہ کا اسطرح سے خاتمہ
ہو گیا مہاراج کا ارادہ ہوا کہ ریاست کے بعض علاقے جو اس افراتفری مین
سرکش ہو گئے تہے اُنکو مطیع کیا جائے تاکہ جو روپیہ جنرل پیرون کو دینا ٹہرا
تہا ادا کیا جائے اسلئے اُنہون نے اپنے دیوان دیوان سنگہہ کو میجر کے پاس
روانہ کیا اور اُسنے باتفاق سرداران چین سنگہہ و ہمیر سنگہہ کے میجر سے یہہ درخواست کی

کہ اُسکے لشکر کا کوچ و مقام اُنکی صلاح سے ہوتا رہے چونکہ یہہ بات جنرل پیرون کی اجازت پر موقوف تہی اُنکے درخواست کرنے پر جنرل نے میجر کو اسکی اجازت دیدی اور اُسنے اوّل ہانسی ۔ سرسہ ۔ رانیان ۔ بہٹنیر وغیرہ ملک مقبوضہ جارج سے خراج تحصیل کیا اور پہر باتفاق دیوان دیوان سنگھہ وغیرہ پرگنہ اٹہہ کہیڑہ مین اُن اترا دیوان سنے پرگنہ گوہیو ۔ بہونہ ۔ اور ناہل وغیرہ پر قبضہ کرلیا اور سردار بیر سنگھہ ننگو والیہ دو سو سوار کے ساتہہ وہان ٹہر گیا اور میجر موافق مشورہ سردار چین سنگھہ اور راجہ بہاگ سنگھہ صاحب اور بہائی لال سنگھہ صاحب کے چہوٹے چہوٹے سکھہ سردارون کے علاقون مین پہرتا ہوا پہہات مین پہنچا اور وہان سے بنوڑ ہوتا ہوا مہاراج کی ملاقات کیواسطے پٹیالہ آیا اور جنرل پیرون کی طرف سے پیغام دوستی مہاراج کی خدمت مین بیان کئے اور اکیسوین رمضان سنہ ۱۲۱۶ ہجری کو ایک عہدنامہ دوستی بلفظ (قولنامہ) مابین جنرل موصوف اور اس سرکار کے لکہا گیا جسمین طرفین کے دوست دوست اور دشمن دشمن قرار پائے اور درج ہوا کہ ضرورت کیوقت مہاراجہ سیندہیا کی فوج فوراً پٹیالہ کی مدد کرے اور اسیطرح پٹیالہ اور بہائی لال سنگھہ صاحب اور راجہ بہاگ سنگھہ صاحب سیندہیا کو مدد دین اور ایک دو مہینے کے عرصہ تک فوج کشی کے خرچہ کا بہی